عمران سیریز
مظہر کلیم ایم اے
روڈ سائیڈ سٹوری

محترم قارئین!

السلام وعلیکم! ایک منفرد اور نئے انداز کی کہانی پیش خدمت ہے۔
چونکہ میرا مقصد ہمیشہ نئے سے نئے انداز کی کہانی پیش کرنا ہوتا ہے اس لئے اس بار بالکل انوکھے انداز کی کہانی پڑھیئے۔ اس کہانی میں ایکشن اور سسپنس کا خوبصورت امتزاج آپ کو یقیناً بے پناہ پسند آئے گا۔
اس بار ایک محترم قاری کا تفصیلی خط پیش کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ آپ کو بھی معلوم ہو سکے کہ کس قیامت کے نامے میرے نام آتے ہیں۔
مدینہ ٹاؤن فیصل آباد سے محترم ظفر اقبال مفتی صاحب نے دو جہازی سائز کے صفحات پر پھیلا ہوا ایک تنقیدی خط لکھا ہے۔ اس کا ابتدائی فقرہ ہے "مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ درج ذیل کمزوریوں کا شکار ہو گئے ہیں" ___ اس فقرے میں لفظ "کمزوری" قابل غور ہے اور کمزوریوں کی تفصیل کچھ اس طرح سے درج کی گئی ہے۔

پہلی کمزوری:۔ آپ نے عمران کو انسان سے جن یا کوئی مافوق الفطرت چیز بنا دیا ہے۔ وہ ایک وقت میں پچاس آدمیوں سے لڑ کر ان کو زیر کر لیتا ہے ___

دوسری کمزوری:۔ عمران کو کبھی بازو اور ٹانگوں کے علاوہ گولی نہیں لگی۔
تیسری کمزوری:۔ صرف جولیا اور تنویر ہی عمران کے مذاق کا نشانہ کیوں بنتے ہیں

چوتھی کمزوری :۔ عمران اب فیاض کا ملازم ہوگیا ہے۔ دو تین ناولوں میں وہ ——— صرف اسی کے لئے کام کرتا ہے۔

پانچویں کمزوری :۔ عمران اب منشیات کی تنظیموں کو پکڑواتا پھر رہا ہے اس لئے ——— اس کی ٹرانسفراب پولیس میں ہونی چاہیئے۔

چھٹی کمزوری :۔ یہ سائنسی دور ہے سائنس نے بہت ترقی کی ہے لیکن اتنی ——— نہیں کہ جتنی آپ کے ناولوں میں سائنس نے کی ہے۔

ساتویں کمزوری :۔ آپ کے ناولوں میں ایکشن کی کمی اور سسپنس کی زیادتی ہوتی جارہی ہے۔

اور ان کمزوریوں کی گنتی کے بعد آخری پیرا یوں درج ہے۔ "حلقہ موت" بہت اچھا ناول ہے۔ مجھے بیحد پسند آیا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے باگوپ، شماک، ناقابل تسخیر مجرم۔ ریڈ میڈوسا۔ فاسٹ ایکشن۔ لیڈی ایگلز اور ادھورا فارمولا پڑھے ہیں۔ بہترین ناول ہیں۔

تو محترم قارئین! یہ ان کمزوریوں کی فہرست تھی جس کا شکار میں ہوگیا ہوں۔ جی تو چاہ رہا ہے کہ محترم ظفر اقبال مفتی صاحب کے خط کا تفصیلی جواب دیا جائے۔ لیکن مجھے ہر کمزوری بے حد کمزور محسوس ہورہی ہے اور کمزوری کا جواب دینا تو بذات خود کمزوری ہے اور ہوسکتا ہے کہ اس طرح کمزوریوں کی فہرست میں مزید اضافہ ہوتا چلا جائے۔ اس لئے ان ساری کمزوریوں کے سلسلے میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ عمران آخر سیکرٹ ایجنٹ کیوں بن گیا ہے۔ وہ حکمت کی دکان کھول کر طاقت کی دوا بھی تو فروخت کرسکتا تھا مجھے امید ہے کہ محترم ظفر اقبال مفتی صاحب اس پر ضرور غور فرمائیں گے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم۔اے

عمران نے جیسے ہی اپنے فلیٹ کے سامنے کار روکی۔ ساتھ ہی سپرنٹنڈنٹ فیاض کی جیپ بھی آکر اس کے ساتھ رک گئی۔ اور ابھی عمران اُسے دیکھ ہی رہا تھا کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض جو اپنی مکمل یونیفارم میں تھا۔ بجلی کی سی تیزی سے جیپ سے اترا اور عمران کی کار کا دروازہ کھول کر سائیڈ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"چلو جلدی کرو ——— کیفے مالابار چلو" ——— سوپر فیاض نے تیز لہجے میں کہا۔

"سوری ——— میں نے گاڑی مالک کو دینی ہے۔ میرا وقت ختم ہوگیا ہے۔ اور گاڑی کا مالک اتنا سخت ہے کہ وقت ختم ہونے کے بعد ہر ایک منٹ پر پچاس روپے کاٹ لیتا ہے ——— آپ کوئی اور گاڑی دیکھ لیں" ——— عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں کہتا ہوں چلو ——— بکواس کرنے کا بالکل وقت نہیں ہے" سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن وہ گاڑی کا مالک اور جرمانہ" ——— عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"لعنت بھیجو گاڑی کے مالک پر ——— میری جان پر بنی ہوئی ہے اور تم بکواس کئے جا رہے ہو" ——— سوپر فیاض نے بُری طرح جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شکر ہے خدا کا ——— گاڑی ابھی ڈیڈی کے نام ہی رجسٹرڈ ہے۔ میں ابھی تمہاری لعنت انہیں ارسال کر دیتا ہوں۔ لیکن وہ جرمانہ۔ وہ تو بہرحال بھرنا ہی پڑے گا" ——— عمران نے مسکرا کر گاڑی آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ساری زندگی گزر گئی ہے جرمانے بھرتے ——— لوگوں سے کہتا ہوں اور کھاتا ہوں۔ چلو بھر دوں گا یہ جرمانہ بھی۔ مگر تم چلو سہی" سوپر فیاض واقعی بری طرح جھنجلایا ہوا تھا۔

"لیکن وہ تو پیشگی وصول کرتا ہے۔ اور تم جانتے ہو میں تو غریب آدمی ہوں۔ پھر لعنت بھی مجھے پوسٹ کرنی ہو گی ——— آج کل پوسٹ آفس والوں نے بھی نرخ اتنے چڑھا رکھے ہیں جیسے ہم خط کی بجائے سونا لفافوں میں ڈال کر بھیج رہے ہوں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس نے کار کی رفتار دانستہ آہستہ رکھی ہوئی تھی۔

"جتنے تم غریب ہو میں جانتا ہوں ——— دیکھو عمران ——— میں اس وقت بے حد پریشان ہوں۔ مجھے مزید پریشان نہ کرو۔ میں تمہارے

پاس ہی آ رہا تھا کہ تمہاری کار نظر آ گئی۔ اب پلیز ذرا تیز چلاؤ۔ ورنہ تمہارے ڈیڈی جو کیفے میں موجود ہیں میری جان کو آ جائیں گے۔ انہیں تو بس بہانہ چاہیئے ناراض ہونے کا" ——— سوپر فیاض نے اس بار رو دینے والے لہجے میں کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے کار کی رفتار تیز کر دی۔

کیونکہ وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ سوپر فیاض واقعی بے حد پریشان ہے۔ اور وہ جانتا تھا کہ اگر اسے مزید پریشان کیا تو اس سے بعید نہیں کہ چلتی کار سے ہی باہر چھلانگ لگا دے ——— اور سر رحمان کے کیفے پہنچنے کا سن کر وہ چونک بھی پڑا تھا کیونکہ کوئی خاص ہی بات ہو گئی ہو گی ورنہ سر رحمان جیسے آدمی بھلا کیفے میں کہاں جانے والے ہیں۔

"آخر ہوا کیا ——— کیا قیامت ٹوٹ پڑی یا کوئی حسینۂ عالم منتخب ہو رہی ہے کیفے میں" ——— عمران نے کار چلاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"پتہ نہیں کیا ہوا ——— مجھے تو سر رحمان نے فون کیا کہ فوراً کیفے مالا بار پہنچو۔ اٹ از ایمرجنسی" ——— فیاض نے اس بار قدرے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"اور تم نے وہ ایمرجنسی مجھ پر تھوپ دی۔ ارے بھائی تمہیں تو ایمرجنسی کی تنخواہ ملتی ہے۔ مجھ غریب کو جسے سارا دن روزی کے لئے مارا مارا پھرنا پڑتا ہے ——— دو گھڑی آرام ہی کر لینے دیا کرو" عمران نے اس بار جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے انداز

مصنوعی ہی تھا۔

"میں نے نہیں تھوبی ۔ تمہارے ڈیڈی کا حکم تھا کہ اس ناخلف عمران کو ہر صورت میں ڈھونڈھ کر لے آؤ فوراً" ۔۔۔ فیاض نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی نے کہا تھا ۔۔۔ ارے کمال ہے ۔ آج ڈیڈی کہیں مجھے کیفے میں کاؤنٹرمین کی نوکری تو نہیں دلانا چاہتے ۔ یار خدا کے لئے مجھے واپس جانے دو ۔ کہہ دینا وہ ناخلف بالکل ہی ناخلف ہو چکا ہے" عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"مرو نہیں کوئی خاص ہی چکر ہو گا ۔ ورنہ سر رحمان تو تمہاری شکل دیکھنے کے روادار نہیں ۔ وہ تمہیں کیوں بلاتے" ۔۔۔ سوپر فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اب وہ نارمل ہو چکا تھا ۔

"ظاہر ہے ۔ تمہاری شکل دیکھنے کے بعد ان میں خوب صورتی اور بدصورتی کا احساس ہی ختم ہو گیا ہو گا" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ اور سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا ۔ وہ پہلے جتنا پریشان تھا ۔ اب وہ اتنا ہی لطف لے رہا تھا ۔

تھوڑی دیر بعد عمران کی کار کیفے مالابار کے سامنے پہنچ گئی ۔ وہاں پولیس کی کئی گاڑیوں کے ساتھ ساتھ اعلیٰ آفیسران کی سرکاری گاڑیاں بھی موجود تھیں ۔۔۔ اور کیفے کے باہر پولیس کے سپاہی پھیلے ہوئے تھے ۔ اور پھر انہیں سر رحمان کی کار بھی نظر آ گئی ۔

"یہ تو کوئی سرکاری جاسہ لگ رہا ہے ۔ یار مجھے تو کوئی تقریر بھی یاد نہیں" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کار کا دروازہ

کھول کر نیچے اتر آیا ۔ سوپر فیاض کوئی جواب دیئے بغیر نیچے اترا ۔ اور سپاہیوں کے سیلوٹوں کے جواب دیتا بڑے آفیسرانہ انداز میں کیفے کے اندر کی طرف بڑھ گیا ۔۔۔ عمران اس کے پیچھے یوں چل رہا تھا جیسے کوئی مجرم گھیرے میں آنے کے بعد جیل کی طرف لے جایا جا رہا ہو ۔

کیفے کے ہال میں داخل ہوتے ہی عمران چونک پڑا ۔ وہاں سر رحمان کے ساتھ ساتھ سر سلطان بھی موجود تھے ۔ پولیس کے اعلیٰ آفیسران کے علاوہ کئی اعلیٰ سرکاری آفیسرز بھی نظر آ رہے تھے ۔۔۔ ہال کے عین درمیان میں ایک لاش پڑی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی اس کے ارد گرد خون کا تالاب سا بنا ہوا تھا ۔ اس لئے عمران اسے پہچان نہ سکا ۔۔۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض نے تو جاتے ہی سر رحمان کو زوردار سیلوٹ کیا ۔ جب کہ عمران یوں سر جھکائے کھڑا تھا جیسے اس آدمی کا قاتل بھی وہی ہو اور سوپر فیاض اسے گرفتار کر کے لے آیا ہو ۔

"تم آ گئے" ۔۔۔ سر رحمان نے سوپر فیاض کے سیلوٹ کو نظر انداز کر کے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا ۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں سچ کہتا ہوں ۔ مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ نے نہیں مارا" ۔۔۔ عمران نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"شٹ اپ ۔۔۔ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ۔ مجھے یہ امید نہ تھی کہ تم اب ایسے کاموں میں بھی ملوث ہو سکتے ہو ۔ تمہیں یہ حرکت کرتے شرم نہیں آئی ۔ کاش ! پیدا ہوتے ہی میں تمہارا گلا گھونٹ

دیتا تو کم از کم مجھے آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا"۔۔۔۔سر رحمان غصے کی شدت سے کانپ رہے تھے۔ ان کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھے۔ اور عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلنا شروع ہو گئیں وہ تو حسبِ عادت اداکاری کر رہا تھا۔ یہاں تو رنگ ہی اور نکل رہا تھا۔

"سر رحمان مجھے اب بھی یقین ہے کہ عمران ......" سر سلطان نے سر رحمان سے مخاطب ہو کر کہنا چاہا۔

"آپ خاموش رہیں سر سلطان۔ آپ کی وجہ سے یہ اتنا بگڑا ہے۔ اور نوبت آج یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ میں فرائض کی راہ میں کسی رشتے کو رکاوٹ نہیں بننے دوں گا۔۔۔۔ اگر اس ناخلف نے یہ حرکت کی ہے تو اسے اس کی عبرت ناک سزا ملے گی"۔۔۔۔سر رحمان نے سر سلطان کی بات کاٹتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"جی۔۔۔۔جناب قسم سے میں ابھی کنوارہ ہوں۔ اب بھلا بزرگوں جیسی حرکت میں......"۔۔۔۔عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔۔۔۔ بند کرو اپنی یہ بکواس۔۔۔۔منیجر کو بلاؤ" سر رحمان نے غصے سے چیخ کر کہا۔

آخری الفاظ انہوں نے اپنے پیچھے کھڑے ایک پولیس آفیسر سے کہے۔ پولیس آفیسر تیزی سے ایک راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

"آخر ہوا کیا ہے۔ کچھ مجھے تو بتائیں"۔۔۔۔عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی پتہ چل جاتا ہے۔ اداکاری کی ضرورت نہیں ہے"

سر رحمان نے اُسے بُری طرح ڈانٹتے ہوئے کہا اور عمران سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔ اتنا تو وہ اندازہ کر چکا تھا کہ کیفے میں کوئی قتل ہو گیا ہے۔ اور شاید سر رحمان اس قتل کا شبہ عمران پہ ڈال رہے ہیں۔ لیکن کیوں ڈال رہے ہیں۔۔۔۔اس کی وجہ عمران کو سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ اس کیفے میں تو اُسے شاید سال ہو گیا تھا وہ آیا ہی نہ تھا۔

اُسی لمحے ایک ادھیڑ عمر آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری سے نکل کر ان کی طرف بڑھ آیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"یس سر۔۔۔۔حکم سر"۔۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"منیجر۔۔۔۔ یہ سامنے علی عمران کھڑا ہے۔ کیا اس کے متعلق تم نے رپورٹ کی تھی"۔۔۔۔سر رحمان نے منیجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ج۔۔۔۔ج۔۔۔۔جی ہاں۔۔۔۔ بالکل یہی ہیں جناب۔ میں انہیں اچھی طرح پہچانتا ہوں جناب"۔۔۔۔منیجر نے مڑ کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور عمران حیرت سے آنکھیں پٹپٹا کر ہی رہ گیا۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض"۔۔۔۔منیجر کی بات سنتے ہی سر رحمان نے چیخ کر سپرنٹنڈنٹ فیاض سے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔سپرنٹنڈنٹ فیاض یکلخت اٹین شن ہو گیا۔

"عمران کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دو۔ یہ میرا آرڈر ہے" سر رحمان نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔۔۔۔یس سر"۔۔۔۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض نے کہا۔

اور جیب سے کلپ ہتھکڑی نکال کر عمران کی طرف بڑھا۔

"ٹھہرو ـــــ یہ کیا طریقہ ہے۔ مجھے بتاؤ کہ میں نے کیا جرم کیا ہے" ـــــ عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ہتھکڑی ڈالو ـــــ اس کے بعد سب کچھ ہو گا" ـــــ سر رحمان نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سر رحمان ـــــ آپ ذرا حوصلے سے کام لیں" ـــــ سر سلطان نے کچھ کہنا چاہا۔

"آپ خاموش رہیں۔ یہ میرے محکمے کا کیس ہے۔ اور میں با اختیار ہوں" ـــــ سر رحمان نے پلٹ کر سر سلطان کو تقریباً ڈانٹتے ہوئے کہا

"سوری ڈیڈی۔ آپ کو صبح معطل کر دیا گیا ہے۔ اب آپ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل نہیں رہے۔ اس لئے آپ کا حکم نہیں چل سکتا۔ آپ کے محکمے کا چارج سر سلطان کو سونپ دیا گیا ہے۔ اور سر سلطان اس وقت با اختیار ہیں ـــــ کیوں سر سلطان میں ٹھیک کہہ رہا ہوں" ـــــ عمران نے انتہائی خشک اور سرد لہجے میں کہا۔

"کس میں یہ جرأت ہے کہ مجھے معطل کرے" ـــــ سر رحمان نے غصے کی شدت سے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"عمران ٹھیک کہہ رہا ہے سر رحمان ـــــ صدرِ مملکت نے آپ کو صبح عہدے سے معطل کر دیا ہے۔ اور آپ کے محکمے کے فرائض عارضی طور پر مجھے سونپ دیئے ہیں۔ آرڈر میرے پاس پہنچ چکے ہیں"

سر سلطان نے بھی خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ عمران کا

اشارہ اچھی طرح سمجھ گئے تھے۔

"لیکن کس جرم میں۔ مجھے ابھی تک آرڈر نہیں ملے۔ میں کیسے یقین کر لوں" ـــــ سر رحمان کی حالت دیکھنے والی تھی۔ ماتحتوں کے سامنے اس قسم کی بات اور وہ بھی سر سلطان جیسے ذمہ دار آدمی کے منہ سے کم از کم وہ اس کا تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔

"جرم ان سے جا کر پوچھیں جنہوں نے آپ کو معطل کیا ہے" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"منیجر ـــــ فون لے کر آؤ میں صدرِ مملکت سے بات کرتا ہوں۔ یہ کیا تماشا ہے" ـــــ سر رحمان نے غصے سے کھولتے ہوئے انداز میں منیجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھہرو منیجر ـــــ پہلے یہ بتاؤ کہ یہاں کیا ہوا ہے ۔ اور سر رحمان آپ پلیز خاموش رہیں" ـــــ عمران نے منیجر اور سر رحمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کون ہوتے ہو مجھے اور منیجر کو حکم دینے والے۔ نکل جاؤ یہاں سے گٹ آؤٹ" ـــــ سر رحمان اور زیادہ بگڑ گئے۔

"سر رحمان آپ اپنے دفتر جائیں۔ میں وہیں آ کر آپ سے تفصیلی بات کروں گا۔ یا پھر خاموش رہیں۔ عمران جو کچھ کر رہا ہے میری اجازت سے کر رہا ہے" ـــــ سر سلطان نے کہا۔

"یعنی تم ـــــ تم مجرم کو ہی اختیار دے رہے ہو کہ وہ اپنے جرم کی تفتیش کرے۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے" سر رحمان نے کہا۔

"اگر یہ مجرم ثابت ہوا تو میں اپنے ہاتھوں سے اس کے ہاتھ میں ہتھکڑی ڈال دوں گا۔ آپ مجھے اچھی طرح جاننے کے باوجود ایسی بات کر رہے ہیں" ——— سر سلطان نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اس منیجر نے رپورٹ دی اور اب منیجر نے تمہارے سامنے اسے پہچان لیا ہے۔ اور کون سا ثبوت چاہئے تمہیں" ——— سر رحمان نے کہا۔

"ڈیڈی بعض اوقات وہ کچھ ہوتا نہیں جو کچھ بتایا جاتا ہے یا نظر آتا ہے۔ لیکن آپ کو تو شاید شوق ہے سوپر فیاض کو مجھے ہتھکڑی لگاتے دیکھنے کا ——— منیجر لولو یہاں کیا ہوا ہے" ——— عمران نے سر رحمان سے بات کرتے ہوئے منیجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب ——— ابھی دو گھنٹے قبل یہ صاحب جو مر چکے ہیں ایک خوبصورت غیر ملکی لڑکی کے ساتھ یہاں کیفے میں داخل ہوئے۔ اور آ کر ایک میز پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے شراب طلب کی اور دونوں شراب پینے لگے کہ کچھ دیر بعد آپ کیفے میں داخل ہوئے ——— آپ نے اس لڑکی کو بازو سے پکڑ کر باہر کی طرف کھینچنا شروع کیا۔ لڑکی بری طرح چیخنے لگی۔ آپ کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ ان صاحب نے آپ کو روکنا چاہا تو آپ نے ان پر اندھا دھند فائرنگ کر دی ——— اور چیختی چلاتی لڑکی کو کھینچتے ہوئے کیفے کے باہر چلے گئے۔ لوگوں نے آپ کا راستہ روکنا چاہا تو آپ نے ان پر بھی فائر کھول دیا۔ اس طرح لوگ اس لڑکی کی مدد نہ کر سکے اور آپ کیفے کے باہر کھڑی کار میں لڑکی کو ڈال کر چلے گئے ——— میں چونکہ آپ کو اچھی طرح پہچانتا ہوں اس لئے میں نے سب سے پہلے سر رحمان کو

فون کیا۔ اس کے بعد پولیس کو پھر یہ سب صاحبان یہاں آ گئے" منیجر نے پوری تفصیل سے قصہ بتا دیا۔

"اب اور کرو حمایت اس مجرم کی" ——— سر رحمان نے پلٹ کر سر سلطان سے مخاطب ہو کر انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں نے اس وقت کون سا لباس پہنا ہوا تھا" ——— عمران نے سرد لہجے میں منیجر سے پوچھا۔

"یہی جو آپ نے اب بھی پہن رکھا ہے" ——— منیجر نے بڑے مطمئن انداز میں جواب دیا۔

"تم یہ بیان کس کے کہنے پر دے رہے ہو۔ سنو۔ میں روح میں سے بھی ہڈیاں برآمد کر لیا کرتا ہوں۔ سمجھے۔ اس لئے جو کچھ سچ ہے وہ بتا دو۔ ورنہ بے موت مارے جاؤ گے ——— اور اگر تم کسی خوف کی بنا کر ایسا کر رہے ہو تو بے فکر ہو جاؤ۔ میں تمہیں مکمل تحفظ دوں گا" ——— عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ سر رحمان جیسے آدمی کے جسم میں بھی سردی کی لہر دوڑ گئی۔

"جناب میں سچ کہہ رہا ہوں۔ یہاں چار بیرے بھی موجود تھے۔ آپ ان سے تصدیق کر لیں۔ لوگ تو قتل کی وجہ سے بھاگ گئے لیکن بیرے تو موجود ہیں" ——— منیجر نے جواب دیا۔

"بلاؤ ان بیروں کو" ——— عمران نے کہا۔

"عمران جانتے ہو یہ لاش کس کی ہے" ——— سر سلطان نے اس بار انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"لاش کا چہرہ آپ کی طرف ہے آپ ہی بتا دیں" ——— عمران

نے بھی خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ وزارت معدنیات کے چیف سیکرٹری گلزار رسول ہیں" سر سلطان نے کہا۔

"ہوں گے ـــ میں تو انہیں جانتا ہی نہیں" ـــ عمران نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اس کا دماغ اس ساری صورت حال سے واقعی گھوم گیا تھا۔

اُسی لمحے چار بیرے سکڑے سہمے انداز میں وہاں آ کھڑے ہوئے۔

"سنو ـــ یہ قتل کس نے کیا ہے۔ کیا تم قاتل کو پہچانتے ہو" سر سلطان نے ان بیروں سے مخاطب ہو کر پوچھا

"جی ہاں ـــ ان صاحب نے۔ یہ جو سامنے کھڑے ہیں۔ یہ غیر ملکی لڑکی کو زبردستی اغوا کر کے لے گئے۔ اور ان صاحب کو انہوں نے گولیاں چلا کر مار ڈالا" ـــ چاروں بیروں نے بیک آواز ہو کر کہا۔

"اس نے اس وقت کون سا لباس پہن رکھا تھا" ـــ سر سلطان نے پوچھا۔

"یہی جو اس وقت پہنا ہوا ہے" ـــ چاروں بیروں نے جواب دیا۔

اب تو عمران کے ہوش واقعی اڑ گئے۔ منیجر اور بیروں کے چہرے بتا رہے تھے کہ وہ سچ بول رہے ہیں۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ اس نے نہ قتل کیا ہے نہ اغوا ـــ اور نہ وہ اس طرف آیا ہے۔ پھر آخر یہ سب چکر کیا ہے۔ کوئی بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے ـــ سپرنٹنڈنٹ فیاض اسے ہتھکڑی لگا دو"

سر سلطان نے خشک لہجے میں سوپر فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور فیاض سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔

لیکن اُسی لمحے عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور پھر اس کا ریوالور سر سلطان کی کنپٹی سے لگ گیا۔

"خبردار اگر کوئی آگے بڑھا تو میں گولی چلا دوں گا" ـــ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اور ہال میں موجود ہر شخص ساکت رہ گیا۔

"عمران ہٹ جاؤ ہٹ جاؤ ـــ ورنہ میں تمہیں گولی مار دوں گا" سر رحمان نے تیزی سے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"میری انگلی گولی سے زیادہ تیز حرکت کرتی ہے۔ سمجھے۔ آپ کو اگر سر سلطان کی زندگی عزیز ہے تو ہٹ جائیں ـــ چلیں سر سلطان دروازے کی طرف۔ اور میں بالکل لحاظ نہیں کروں گا" ـــ عمران کا لہجہ اس قدر خشک تھا کہ سر سلطان کا جسم نمایاں طور پر کانپنے لگا۔

سر رحمان دانت پیس کر رہ گئے۔ کچھ بھی ہو وہ سر سلطان کی زندگی داؤ پہ نہ لگا سکتے تھے ـــ اس لئے باوجود شدید غصے کے وہ اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھے گئے۔ عمران سر سلطان کو اُسی انداز میں لے کر کیفے کے دروازے سے باہر آ گیا۔ کیفے سے باہر موجود سپاہی یہ سچوئشن دیکھ کر بُری طرح چونکے ـــ لیکن ظاہر ہے وہ اعلیٰ افسر کے حکم کے بغیر کوئی حرکت نہ کر سکتے تھے۔ عمران انہیں لیتا ہوا سیدھا اپنی کار کے پاس پہنچا۔

"چلیں ڈرائیونگ سیٹ سنبھالیں" ـــ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"سنو ۔۔۔ میں تمہیں ۔۔۔۔۔۔" ۔۔۔ سر سلطان نے پہلی بار کچھ کہنا چاہا۔

"بولنے کی ضرورت نہیں خاموش رہیں" ۔۔۔ عمران نے انہیں بری طرح ڈانٹ دیا۔ اور سر سلطان نے خاموشی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

"اگر کسی نے تعاقب کیا تو میں سر سلطان کو گولی مار دوں گا سمجھے" عمران نے چیخ کر کہا۔ اور پھر دروازہ کھول کر ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"چلیں آگے بڑھیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اس نے ریوالور اب بھی سر سلطان کی کنپٹی کے ساتھ رکھا ہوا تھا۔ سر سلطان نے خاموشی سے کار آگے بڑھا دی۔ اور چند لمحوں بعد کار کیفے مالابار سے کافی فاصلے پر پہنچ گئی۔

"بس یہاں چوک کے قریب روک دیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور سر سلطان نے خاموشی سے بریک لگا کر کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔

"نیچے اتریں۔ یہاں آپ کی لاش پولیس کو کچھ دیر بعد ملے گی۔ اتنی دیر میرے ملک سے نکلنے کے لئے کافی ہوگی" ۔۔۔ عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا اور سر سلطان کی آنکھیں خوف سے پھٹنے لگیں اب تک شاید وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ عمران یہ سب کچھ گرفتاری سے بچنے کے لئے کر رہا ہے۔ لیکن اب عمران کا لہجہ اور اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ واقعی گولی مارنا چاہتا ہے۔

"تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم" ۔۔۔ سر سلطان کا لہجہ بری طرح لڑکھڑا

کر رہ گیا۔ وہ کار سے باہر آ چکے تھے۔

"یہاں سے کچھ دیر بعد آپ کو ٹیکسی مل جائے گی جا کر صدر مملکت سے بات کر لینا ورنہ ڈیڈی قیامت ڈھا دیں گے۔ اور سنیں۔ یہ کوئی گھپلا چکر چل گیا ہے ۔۔۔ ورنہ یقین کریں میرے فرشتوں کو بھی اس سارے واقعے کا علم نہیں ہے اور آپ کا تھوڑا سا خون میں نے اس لئے خشک کرنا ضروری سمجھا کہ آپ نے بھی ڈیڈی کی طرح میری گرفتاری کا حکم دے دیا تھا۔ خدا حافظ" ۔۔۔ عمران نے نرم لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ اور سر سلطان خاموش کھڑے کار کو جاتا دیکھتے رہے۔

ہوٹل تاج شہر کی گنجان آبادی کے درمیان میں واقع تھا۔ خاصا بڑا ہوٹل تھا اور اس میں ہر وقت لوگوں کا ہجوم سا رہتا تھا۔ کیونکہ اس ہوٹل کے کھانوں میں اور ذائقے کی دور دور تک دھوم تھی۔ وسیع و عریض ہال میں دوپہر کے وقت تو مشکل سے ہی کوئی کرسی خالی ملتی تھی ــــ ایک ایک کرسی کے پیچھے چار چار افراد انتظار میں کھڑے رہتے تھے۔ ہال کی سائیڈوں میں بنے ہوئے کیبنوں میں بھی کھانا کھانے والوں کا ہجوم رہتا تھا۔ البتہ یہ کیبن پہلے سے ریزرو کرالئے جا سکتے تھے۔

ہال کے شمالی حصے میں موجود سب سے بڑے کیبن میں اس وقت چار افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ باقاعدہ کھانا کھانے میں مصروف تھے۔ ان سب کے جسموں پر عام سا لباس تھا اور وہ چاروں مقامی تھے۔

"باس کا حکم ہے کہ کیفے مالابار جیسا ایک ڈرامہ اور کیا جائے" ایک آدمی نے کھانا کھاتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ لیکن ابھی پچھلی ادائیگی بھی نہیں ہوئی" ــــ دوسرے نے کہا۔

"باس نے وعدہ کیا ہے کہ اکٹھی ادائیگی ہو جائے گی" ــــ پہلے نے جواب دیا۔

"لیکن آخر ان ڈراموں کی ضرورت ہی کیا ہے" ــــ تیسرے نے کہا۔

"ضرورت کا علم تو باس کو ہی ہو گا۔ ہمارا کام تو بس حکم کی تعمیل ہے۔ اور پھر ہمیں اس کی شاندار ادائیگی ہو گی۔ ہم کیوں سوچیں" ــــ پہلے نے کہا۔

"میرا خیال ہے فندر کو یہیں بلا لیا جائے۔ یہ ہوٹل اس نئے ڈرامے کے لئے خاصا اچھا رہے گا" ــــ دوسرے نے کہا۔

"لیکن اس بار کرو گے کیا۔ اور ہاں۔ وہ لڑکی کہاں ہے جسے کیفے مالابار سے اغوا کیا تھا" ــــ تیسرے نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ ہیڈ کوارٹر میں پہنچا دی گئی ہے۔ اب باس جانے اور وہ" پہلے نے ہنستے ہوئے کہا اور وہ سب ہنس پڑے۔

"لیکن یہاں کرو گے کیا۔ یہ بھی سوچا ہے" ــــ چوتھے نے پہلی بار کہا۔

"میرا خیال ہے پہلے یہاں جھگڑا کیا جائے پھر اچانک فائرنگ کر دی جائے۔ اس طرح خاصا بڑا ہنگامہ ہو گا۔ اور فندر کی شکل و صورت بھی لوگوں کو اچھی طرح یاد رہ جائے گی" ــــ دوسرے نے کہا۔

"نہیں ــــ ڈرامہ ذرا شاندار ہونا چاہیئے۔ فندر پرنس کے لباس

میں یہاں آئے۔ اس کے باقاعدہ باڈی گارڈ ہوں۔ پھر باڈی گارڈوں کا جھگڑا ہو۔ اور باڈی گارڈ فائرنگ کریں ساتھ ہی فندر بھی فائرنگ کر دے۔ تین چار آدمیوں کی فائرنگ سے خاصے لوگ مریں گے۔ اس طرح زیادہ لطف آئے گا" ـــــ چوتھے نے کہا۔

"عمران کے باڈی گارڈ تو افریقی ہیں۔ فندر ان باڈی گارڈوں کو کہاں سے لے آئے گا۔ اس لئے ایسا ناممکن ہے۔ وہ پہلے والا پروگرام ٹھیک ہے کہ کرسی کے لئے جھگڑا ہوا ہے ـــــ پھر فندر فائرنگ کرتا ہوا نکل جائے۔ اور ہو سکے تو وہ باقاعدہ اس بات کا اعلان بھی کر دے۔ کہ اس کا نام علی عمران ہے اور وہ ڈائریکٹر جنرل سنٹرل انٹیلی جنس کا بیٹا ہے۔ اس طرح سارا واقعہ کھل کر سامنے آجائے گا" ـــــ تیسرے نے ۔ ۔ ۔ دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹھیک رہے گا۔ پھر فندر کو بلایا جائے" ـــــ پہلے نے کہا۔

"نہ ـــــ یہاں سے اٹھو اور اسے نہ صرف لے آؤ بلکہ ہم سب نے خیال رکھنا ہے کہ وہ کسی کے ہتھے نہ چڑھ جائے۔ اور پھر اسے بخیر و عافیت واپس پہنچانا بھی ہم نے ہے" ـــــ دوسرے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور ان سب نے سر ہلاتے ہوئے کھانے سے ہاتھ روک دیئے۔ اور پھر وہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور ان میں سے ایک نے کیبن کا پردہ ہٹایا تو ایک ویٹر تیزی سے ان کی طرف لپکا۔

"کتنے پیسے" ـــــ پہلے نے پوچھا۔

"اٹھاسی روپے جناب" ـــــ بیرے نے جواب دیا تو پہلے نے جیب سے سو کا نوٹ نکال کر بیرے کو دیا۔

"باقی تم رکھ لینا" ـــــ اس نے کہا۔ اور بیرے نے جلدی سے سلام کیا اور وہ چاروں کیبن سے نکل کر رومالوں سے ہاتھ اور منہ پونچھتے ہوئے ہال سے گزر کر ہوٹل کے مین گیٹ سے باہر نکل آئے۔

"اچھا اب اپنی اپنی ڈیوٹی اچھی طرح سمجھ لو۔ جہانگیر جا کر فندر کو لے آئے گا۔ وہ کار بالکل گیٹ کے ساتھ روکے گا۔ اور خود بھی فندر کے ساتھ ہی ہال کے اندر جائے گا ـــــ اور راستے میں اسے پوری ہدایات دے گا۔ شفیع تم نے گیٹ کے بالکل قریب رہنا ہے۔ جیسے ہی فندر فائرنگ کر کے باہر نکلے۔ تم نے اسے بجلی کی سی تیزی سے پکڑ کر کار میں پہنچا دینا ہے ـــــ اور عاشق تم نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر رہنا ہے۔ کار سٹارٹ رہنی چاہیئے۔ جیسے ہی فندر بیٹھے تم نے کار لے کر ہوا ہو جانا ہے۔ اور میں ہال کے اندر رہوں گا۔ تاکہ اگر کوئی فندر کو قابو کرنا چاہے تو میں اور جہانگیر اسے بچائیں گے ـــــ عام تماشائیوں کے انداز میں فندر کے جاتے ہی ہم سب نے ایک ایک کر کے مختلف راستوں سے ہیڈ کوارٹر پہنچ جانا ہے" ـــــ پہلے نے پوری ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے ـــــ میرا خیال ہے فندر کے پاس مشین گن ہونی چاہیئے" ـــــ عاشق نے کہا۔

"نہیں ـــــ مشین گن نہیں۔ مشینی پسٹل ہی ٹھیک رہے گا۔ مشین گن چھپ نہ سکے گی۔ اور جہانگیر فندر کو اچھی طرح سمجھا دے کہ کچھ دیر جھگڑا کرے پھر فائرنگ شروع کر دے۔ تاکہ اس کی شکل و صورت اچھی طرح لوگوں کو یاد رہ جائے" ـــــ پہلے نے کہا۔

"ٹھیک ہے راما۔ میں اسے اچھی طرح سمجھا دوں گا۔ ویسے وہ خود بھی

بے حد سمجھ دار ہے۔ کیفے مالا بار میں اس نے کس طرح اداکاری کی کہ سب چکر کھا گئے"۔۔۔۔ جہانگیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور کسے ۔۔۔ اب تم جاؤ اور اُسے لے آؤ۔ مرکری شیشوں والی کار میں لے آنا۔ تاکہ راستے میں اُسے کوئی دیکھ نہ سکے"۔۔۔۔ راما نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ تم فکر نہ کرو"۔۔۔۔ جہانگیر نے کہا اور ایک طرف کھڑے ہوئے موٹر سائیکل کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ وہ سب وہیں کھڑے آپس میں ہی باتیں کرتے رہے۔ ہوٹل میں سے مسلسل لوگ آجا رہے تھے ۔۔۔ اور ہوٹل کے سامنے کاروں۔ موٹر سائیکلوں۔ سائیکلوں اور رکشوں کا خاصا ہجوم تھا۔ ہر شخص اپنے اپنے معیار کی سواری پہ آجا رہا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد مرکری شیشوں والی نیلے رنگ کی کار دُور سے آتی دکھائی دی۔

"فندر آگیا۔ اب سب اپنی اپنی ڈیوٹی پہ پہنچ جاؤ۔ اور انتہائی ہوشیاری سے کام ہونا چاہیئے"۔۔۔۔ راما نے کار کو دیکھتے ہی اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا ہال کے اندرونی دروازے سے ہوتا ہوا اندر چلا گیا۔ جب کہ دوسرا آدمی آگے بڑھ کر گیٹ کے قریب کھڑا ہو گیا۔ تیسرا جس کا نام عاشق تھا وہیں کھڑا رہا ۔۔۔ کیونکہ فندر اور جہانگیر کے اندر جانے کے بعد کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر اس نے بیٹھنا تھا۔ کار سے اترنے والا جسے فندر کہا جا رہا تھا بالکل علی عمران کے قدوقامت وہی چہرہ مہرہ آنکھوں میں ویسی ہی چمک مخصوص ٹیکنی کلر لباس پہنے ہوئے

وہ بالکل علی عمران لگ رہا تھا۔

وہ اندر داخل ہو گیا۔ اور پہلے تو عمران کے سے انداز میں ادھر اُدھر دیکھتا رہا۔ بالکل وہی انداز جیسے اُلّو کو پکڑ کر دھوپ میں بٹھا دیا گیا ہو۔ پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور ایک کرسی پہ بیٹھے قدرے لمبے تڑنگے سے آدمی کے پاس جا کھڑا ہوا ۔۔۔ وہ آدمی پورے دھیان سے کھانا کھانے میں مصروف تھا۔

"بس بس بہت کھا لیا کھانا۔ اب میرے لئے جگہ خالی کرو۔ گھنٹہ ہو گیا ہے مجھے انتظار کرتے کرتے"۔۔۔۔ عمران کے روپ میں فندر کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

کھانا کھاتے ہوئے وہ آدمی اس کی آواز سن کر چونک پڑا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں غصے سے پھڑکنے لگیں۔

"جاؤ دور ہٹو ۔۔۔ دیکھ نہیں رہے میں ابھی کھانا کھا رہا ہوں" مونچھوں والے نے کرخت لہجے میں اُسے دُور ہٹنے کے لئے کہا۔

"تمہاری یہ جرأت کہ تم سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان کے بیٹے علی عمران سے اس لہجے میں بات کرو"۔۔۔۔ فندر نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کی آواز سن کر نہ صرف ہال میں موجود کھانا کھانے والے چونک پڑے بلکہ کھانے کے انتظار میں کھڑے افراد بھی اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"تم چاہے گورنر جنرل کے بیٹے ہی کیوں نہ ہو۔ ہٹ جاؤ۔ ورنہ شباب خان تمہاری بتیسی نکال دے گا"۔۔۔۔ مونچھوں والا بھی کوئی ہتھ چھٹ ہی دکھائی دے رہا تھا۔ مگر دوسرے لمحے چٹاخ کی بھرپور آواز سے ہوٹل تاج

کا ہال گونج اٹھا۔ قندر کا بھرپور تھپیڑ پوری قوت سے شتاب خان کے چہرے پر پڑا تھا۔ اور شتاب خان الٹ کر کرسی سمیت پیچھے جا گرا۔

"ہٹو ــــــ علی عمران جو کہہ دیتا ہے وہی ہوتا ہے ــــــ" قندر نے چیختے ہوئے کہا۔

لیکن شتاب خان کی آنکھوں میں بھی خون اتر آیا تھا۔ وہ نیچے گرتے ہی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہوا۔ اور پھر قندر پر یوں جھپٹا جیسے عقاب چڑیا پر جھپٹتا ہے ــــــ لیکن قندر حیرت انگیز پھرتی سے نہ صرف ایک طرف ہٹا بلکہ اس کی لات بجلی کی سی تیزی سے شتاب خان کے پہلو پر لگی اور شتاب خان چیختا ہوا آگے والی میز پر جا گرا۔ پھر تو جیسے ہال میں بھونچال سا آگیا ــــــ لوگوں میں بھگدڑ سی مچ گئی۔ وہ سب تیزی سے ادھر ادھر ہٹ رہے تھے۔ کئی میزیں الٹ گئیں کئی کرسیاں گر گئیں۔ کھانے کے برتن اڑ گئے۔

شتاب خان خاصا تیز نکلا نیچے گرتے ہی وہ اچھلا اور پھر لٹو کی طرح گھومتا ہوا قندر سے آ ٹکرایا اور قندر بے اختیار لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہٹ ــــــ شتاب خان نے اسے گالیاں دیتے ہوئے ناک پر ٹکر مارنی چاہی لیکن قندر نے پھرتی سے گھٹنا موڑ کر آگے کر دیا۔ اور مینڈھے کی طرح دوڑ کر ٹکر مارنے کے لئے بڑھنے والا شتاب خان قندر کے مڑے ہوئے گھٹنے سے ٹکرا کر چیختا ہوا پیچھے ہٹا۔

"تم نے علی عمران پر ہاتھ اٹھا کر اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے ہیں ــــــ" قندر نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی پھرتی سے جیب سے ریوالور نکالا۔ اور پھر دوبارہ حملے

کے لئے پر تولنے والا شتاب خان قندر کے ریوالور سے نکلنے والی گولیوں کی زد میں آگیا۔ فائرنگ کے دھماکوں سے پورا ہال گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی شتاب خان کی چیخوں نے صورت حال کو اور زیادہ گھمبیر بنا دیا۔

قندر مسلسل فائرنگ کرتا ہوا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔ اب ہال میں موجود لوگ اس کی گولیوں کی زد میں آ کر مکھیوں کی طرح گر رہے تھے۔

چند لمحوں بعد قندر دروازے سے نکلا اور تیزی سے مرکری شیشوں والی کار کی طرف دوڑتا گیا۔ جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر عاشق بیٹھا ہوا تھا۔ اور کار سٹارٹ تھی۔ جیسے ہی قندر کار کے قریب پہنچا۔ عاشق نے ہاتھ بڑھا کر اس کی طرف کا دروازہ کھولا اور قندر اچھل کر سیٹ پر بیٹھا اور کار رائفل سے نکلنے والی گولی کی طرح آگے دوڑتی گئی۔

شام کے اخبارات کی چیختی ہوئی شہ سرخیوں نے پورے دارالحکومت میں ہلچل مچا دی تھی۔ کیفے مالا بار اور ہوٹل تاج کے واقعات کی بھرپور رپورٹنگ کی گئی تھی ——— عمران کے ساتھ ساتھ سر رحمان کے فوٹو شائع کئے گئے تھے۔

سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان کے صاحبزادے علی عمران نے دارالحکومت میں قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ قسم کی سرخیوں نے عوام کے غیض و غضب کو اور بڑھا دیا تھا ——— کیونکہ اعلیٰ سرکاری افسر کے حوالے نے جلتی پہ تیل کا کام کیا تھا۔ ہر طرف سے سر رحمان کو فوری طور پر معطل کرنے اور علی عمران کو گرفتار کرنے پر اصرار کیا جا رہا تھا ——— پورے شہر میں ہاکر چیخ چیخ کر ان سرخیوں کو اور زیادہ بڑھا چڑھا کر پکار رہے تھے۔ اخبارات دھڑا دھڑ بک رہے تھے اور سب کی زبانوں پر عمران کی اس قتل و غارت کا چرچا تھا۔

دانش منزل کے آپریشن روم میں عمران اخبارات سامنے رکھے ان خبروں کے مطالعے میں مصروف تھا۔ وہ سر سلطان کو چھوڑ کر وہاں سے سیدھا دانش منزل آگیا تھا ——— اس نے یہیں سے فون کر کے سلیمان کو فلیٹ بند کر کے رانا ہاؤس پہنچ جانے کا حکم دیا تھا۔ کیونکہ اُسے یقین تھا۔ کہ اس کی عدم موجودگی میں سلیمان غریب کی شامت آجائے گی۔ اور ابھی کیفے مالا بار والے واقعے کا کوئی اتہ پتہ نہ چلا تھا کہ یہ ہوٹل تاج والا قصہ سامنے آگیا ——— فائرنگ کرتا ہوا علی عمران دروازے سے باہر نکلتا ایک فوٹو میں صاف دکھائی دے رہا تھا۔ شاید کوئی پریس فوٹو گرافر بھی کھانا کھانے وہاں پہنچا ہوا تھا اور پھر گولیوں کی بوچھاڑ کے باوجود وہ اپنے کیمرے کو نہ روک سکا ہو گا ——— بڑا واضح فوٹو تھا اور عمران کی نظریں اس وقت اسی فوٹو پر جمی ہوئی تھیں۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے واقعی وہ اسی کا فوٹو ہو۔ وہی ٹیکنی کلر لباس وہی چہرہ وہی آنکھیں۔ چال۔ قد و قامت دیوا اور پکڑنے کا انداز۔ سب کچھ بالکل ویسا ہی تھا ——— بلیک زیرو آج کل چھٹی پر تھا۔ اس کے والد بیمار تھے اور وہ عمران سے کہہ کر ان سے ملنے گیا تھا۔ چونکہ آج کل کیس بھی کوئی نہ تھا۔ اس لئے عمران نے اُسے جانے کی اجازت دے دی تھی ——— یہی وجہ تھی کہ اس وقت عمران آپریشن روم میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ عمران ابھی فوٹو دیکھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو " ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سلطان بول رہا ہوں۔ عمران کہاں ہے طاہر ——— دوسری

طرف سے سرسلطان کی سخت اور سپاٹ آواز سنائی دی۔ انہوں نے شاید عمران کو بلیک زیرو سمجھا تھا۔

"اوہ سر ــــ عمران صاحب تو غائب ہیں۔ ان کے فلیٹ پر تالا پڑا ہوا ہے۔" ــــ عمران نے اس بار بلیک زیرو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اُسے ڈھونڈھو۔ اس کم بخت نے اب تک کا سارا کیا کرایا ڈبو دیا ہے۔ سارا شہر نہ صرف اس کے خلاف ہو گیا ہے بلکہ صدر مملکت اور تمام اعلیٰ حکام پنجے جھاڑ کر اس کے پیچھے پڑ گئے ہیں ــــ سر رحمان کی صدمے کے مارے بُری حالت ہے۔ صدر مملکت نے مجھے اس کی فوری گرفتاری کے سختی سے احکامات دیئے ہیں۔ اور یہ ہے بھی ضروری۔ تاکہ بپھرے ہوئے عوام کو فوری طور پر سنبھالا جا سکے۔" سرسلطان نے تیز اور سخت لہجے میں کہا۔

"لیکن سر ــــ آپ تو عمران صاحب کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ کبھی ایسی حرکتیں نہیں کر سکتے۔ یہ ان کے خلاف کوئی گہری سازش ہو رہی ہے" ــــ عمران نے بلیک زیرو کے لہجے میں کہا۔

"کسی کا دماغ گھومتے دیر نہیں لگتی۔ کیفے مالا بار میں تو منیجر اور بیروں کے زبانی بیانات تھے۔ لیکن اب ہوٹل تاج میں فائرنگ کرتے ہوئے تو اس کا فوٹو بھی اخبارات میں آ گیا ہے۔ اب کسی شک وشبہ کی کیا گنجائش رہ گئی ہے" ــــ سرسلطان کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"جناب ــــ اگر ایک منیجر چار بیروں اور فوٹو کی بنیاد پر آپ عمران صاحب جیسے شخص کے متعلق اس نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں۔ تو کل آپ کا فوٹو بھی اسی طرح اخبارات میں شائع ہو سکتا ہے ــــ کیا آپ جیسا میک اپ کر کے ایسی حرکتیں نہیں کی جا سکتیں" ــــ عمران نے کہا۔ گو لہجہ بلیک زیرو کا ہی تھا۔ لیکن اس کے انداز میں سختی آ گئی تھی۔

"اوہ ــــ تو تمہارا مطلب ہے عمران کے میک اپ میں ایسا کیا جا رہا ہے۔ لیکن کیوں" ــــ سرسلطان نے اس بار چونکتے ہوئے کہا۔ شاید اس زاویے پر انہوں نے اب تک سوچا ہی نہ تھا۔

"اس کیوں کا جواب تو تلاش کرنا پڑے گا۔ آپ ایسا کریں محکمانہ طور پر یہ کیس سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر کرا دیں۔ اور اخبارات میں سرکاری طور پر یہ بیان شائع کرا دیں کہ علی عمران گذشتہ ایک ماہ سے سرکاری مشن پر ملک سے باہر گیا ہوا ہے ــــ اس طرح عوام بھی شک وشبہ میں پڑ جائیں گے اور حالات نارمل ہو جائیں گے۔ ادھر جو مجرم ایسا کر رہے ہیں وہ بھی گھبرا کر اپنے بلوں سے نکل آئیں گے" ــــ عمران نے کہا۔

"آج تو تم بالکل عمران جیسی باتیں کر رہے ہو۔ تمہاری باتیں میرے دل کو لگ رہی ہیں۔ واقعی مجھ سے حماقت ہو گئی ہے کہ میں نے عمران کو ایسا سمجھ لیا ــــ میں خود صدر مملکت سے بات کر لیتا ہوں" سرسلطان نے کہا۔

"عمران صاحب کی صحبت میں بیٹھ کر ان جیسا نہیں بنا جا سکتا تو ان جیسی باتیں تو سیکھی جا سکتی ہیں" ــــ عمران نے بلیک زیرو کے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا ۔۔۔ ویسے تم عمران کو ڈھونڈھو۔ اُسے کہو مجھ سے براہِ راست بات کرے۔ اس طرح چھپ جانے کا کیا فائدہ" ۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"بہت بہتر جناب ۔۔۔ جیسے ہی عمران کا پتہ چلا آپ کا پیغام پہنچا دیا جائے گا" ۔۔۔ عمران نے دوبارہ مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

اور پھر دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔ ایک بار تو اس کا دل چاہا تھا کہ وہ اپنے لہجے میں شروع ہو جائے ۔۔۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ کیونکہ اس طرح آئندہ سر سلطان بلیک زیرو سے بات کرتے ہوئے ہمیشہ اسی شک و شبہ میں مبتلا رہتے کہ بلیک زیرو سے بات کر رہے ہیں یا عمران سے ۔۔۔ اس لئے وہ اپنا ارادہ گول کر گیا تھا۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے جولیا کو فون کرنے کے لئے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جناب میں جولیا بول رہی ہوں ۔۔۔ ساری سیکرٹ سروس اس وقت میرے فلیٹ میں موجود ہے۔ عمران کے متعلق باتیں ہو رہی ہیں۔ سر میں نے مناسب سمجھا کہ آپ سے بات کر لی جائے۔ سر آخر یہ کیا چکر چل پڑا ۔۔۔ ہم سب کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ کم از کم عمران ایسا نہیں کر سکتا" ۔۔۔ جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا فیصلہ درست ہے جولیا ۔۔۔ یہ حرکتیں عمران کی نہیں ہیں۔ یہ کسی خاص چکر میں عمران کا نام استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور میں ابھی تمہیں فون کرنے ہی والا تھا کہ تمہاری کال آ گئی ۔۔۔ تم ایسا کرو پوری سیکرٹ سروس سمیت شہر میں پھیل جاؤ اور ان دونوں واقعات کے بارے میں مزید شواہد اکٹھے کرو۔ کوئی ایسا کلیو لازماً مل جائے گا۔ جس سے اصل بات سامنے آ جائے گی" ۔۔۔ عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ ہم یقیناً کلیو تلاش کر لیں گے ۔۔۔ لیکن سر یہ عمران کہاں ہے۔ فلیٹ پر تو تالا پڑا ہوا ہے۔ رانا ہاؤس میں بھی نہیں ہے۔ میں نے ابھی وہاں فون کیا تھا" ۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"گرفتاری کے خوف سے کہیں چھپا بیٹھا ہو گا۔ بہرحال تم اپنا کام کرو۔ میں اس چکر کے پیچھے کسی بڑے مجرم کی بو سونگھ رہا ہوں۔ جیسے ہی کوئی کلیو ملے مجھے فوراً رپورٹ دینا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"چلو تم بھی ہر وقت یہی رونا روتے تھے کہ کام نہیں ہے کام نہیں ہے۔ اب کرو کام" ۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے دیوار پر لگا ہوا بلب جل اٹھا اور ساتھ ہی مخصوص سیٹی کی آواز ابھری۔ عمران نے چونک کر میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن آن کر دیا تو سامنے دیوار پر نصب سکرین روشن ہو گئی ۔۔۔ سکرین پر دانش منزل کا گیٹ نظر آ رہا تھا جس کے ساتھ ایک کار موجود تھی اور بلیک زیرو کھڑا تھا۔ عمران نے سر ہلا کر اس بٹن کو آف کیا اور دوسرا بٹن دبا دیا۔ جس سے پھاٹک آٹومیٹک کھل جاتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر گہری تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

"عمران صاحب ——— یہ کیا ہو رہا ہے۔ ابھی میں نے اخبار پڑھا تو سیدھا ادھر آ گیا" ——— بلیک زیرو نے کمرے میں داخل ہوتے ہی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونا کیا ہے۔ عمران کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ وہ اپنے آپ کو قانون سے بالاتر سمجھنے لگا تھا۔ اب ہوش آ جائے گا۔ جب سوپر فیاض اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالے گا ——— اور صدر اسے پھانسی کے پھندے سے لٹکائے گا تو اسے پتہ چل جائے گا کہ قانون سے بالاتر کوئی نہیں ہوتا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نہ چاہنے کے باوجود بھی ہنس پڑا۔

پھر جب عمران نے کیفے مالابار میں پیش آنے والے سارے واقعات بتلائے تو بلیک زیرو بے تحاشا ہنستا رہا۔

"میرا تو خیال ہے۔ کوئی آپ کے ہاتھوں میں واقعی ہتھکڑیاں ڈلوانا چاہتا ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے اتنے آدمی مارنے کی کیا ضرورت تھی۔ اور پھر وہ غیر ملکی لڑکی بھی غائب ہے۔ جو محکمہ معدنیات کے چیف سیکرٹری کے ساتھ تھی ——— میرا خیال ہے کوئی گہرا ہی چکر ہے۔ یہ سب کچھ کسی خاص پلاننگ کے تحت ہو رہا ہے" ——— عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ظاہر ہے۔ اتنے سارے قتل مذاق میں تو نہیں ہو سکتے۔

لیکن جو لوگ یہ حرکتیں کر رہے ہیں۔ وہ اس سے کیا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ فرض کیا آپ کو گرفتار کر بھی لیا جاتا۔ اس سے انہیں کیا فائدہ ہوتا۔ یہ بات سوچنے کی ہے" ——— بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اسی فائدے میں تو سارا راز ہے۔ بلیک زیرو تم ایسا کرو ذرا جا کر وزارت معدنیات کے چیف سیکرٹری گلزار رسول کا حدود اربعہ معلوم کرو ——— اس جیسے آدمی کا ایک غیر ملکی لڑکی کے ساتھ شہر سے باہر کیفے میں جا کر بیٹھنا کچھ عجیب سا لگ رہا ہے۔ اور اس بات کا بھی پتہ کرو کہ وزارت معدنیات کے تحت آج کل کون کون سے خاص منصوبے ہیں۔ ہو سکتا ہے کوئی معدنیات کے سلسلے کا ہی دھندہ ہو" ——— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں معلوم کر لیتا ہوں" ——— بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ میں رانا ہاؤس جا رہا ہوں۔ اگر کوئی خاص بات ہو تو مجھے وہیں اطلاع دے دینا" ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

ابھی عمران نے بیرونی دروازے کی طرف قدم بڑھائے ہی تھے کہ میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ جب کہ عمران نے اپنے قدم روک لئے۔

"ایکسٹو" ——— بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"طاہر۔ عمران کا پتہ چلا۔ میں سلطان بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"جی ہاں موجود ہیں ــــ بات کیجیے" ــــ بلیک زیرو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"جی ــــ علی عمران بندہ نادان گوش بر آواز ہے" ــــ عمران نے بڑے باتکلف لہجے میں کہا۔

"تم کہاں چھپ گئے تھے۔ پہلے میں نے فون کیا تھا تو تمہارا کہیں پتہ نہ تھا" ــــ سر سلطان نے کہا۔

"ڈھونڈھنے والے ڈھونڈھ ہی لیتے ہیں فرمایئے۔ کون کون میرا وارنٹ گرفتاری لئے مجھے ڈھونڈھ رہا ہے۔ آپ کے پاس ہو تو آپ بذریعہ فون میرے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنا سکتے ہیں" ــــ عمران نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کونین چبانے کی ضرورت نہیں۔ حالات ہی ایسے ہو گئے تھے کہ ہم سب کے دماغ ماؤف ہو کر رہ گئے تھے۔ اگر تھوڑی دیر پہلے طاہر مجھے یہ نہ کہتا کہ یہ سب کچھ میک اپ کے ذریعے کیا جا رہا ہے تو اب تک آدھے سے زیادہ شہر تمہاری گرفتاری کے لئے بھاگ رہا ہوتا۔ طاہر سے بات کرنے کے بعد میں نے صدر مملکت سے بات کی ــــ انہیں یہ پوائنٹ سمجھایا تو بات ان کی سمجھ میں بھی آ گئی ہے۔ چنانچہ تمہاری گرفتاری کے احکامات فی الفور منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ اور سرکاری طور پر یہ اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ علی عمران ایک سرکاری مشن پر گذشتہ ایک ماہ سے ملک سے باہر گیا ہوا ہے ــــ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی وضاحتیں کر دی گئی ہیں۔ اس طرح معاملات واقعی سنبھل گئے ہیں" سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"شکر ہے آپ نے طاہر کی بات کو سمجھ لیا۔ میں تو کیفے میں لاکھ کہتا رہا آپ نے میری بات پر یقین ہی نہ کیا تھا" ــــ عمران نے مسکرا کر بلیک زیرو کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات مان کر تو میں نے تمہارے باپ کو معطل کرا دیا تھا۔ لیکن پھر حالات ایسے بن گئے کہ مجھے مجبوراً وہ احکامات دینے پڑے۔ بعد میں صدر مملکت کے پی۔ اے سے گٹھ جوڑ کر کے بڑی مشکل سے بات نبھائی ــــ بڑا مسئلہ بنا دیا تھا سر رحمان نے۔ بہرحال بات بن گئی۔ ان کی فرضی معطلی کے احکامات کو فرضی طور پر ہی منسوخ کرا دیا گیا" ــــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ــــ واقعی میں آپ کا مشکور ہوں۔ آپ نے میرا اشارہ سمجھتے ہی اتنی بڑی بات کر دی ورنہ ڈیڈی تو مجھے گولیوں سے بھون ڈالتے" ــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا ان باتوں کو چھوڑو۔ ان لوگوں کا پتہ کراؤ جو یہ حرکتیں کر رہے ہیں" ــــ سر سلطان نے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ میں خود بھی مقابلے پر اتر آؤں۔ کچھ آدمی وہ ماریں کچھ میں ماروں۔ بعد میں بیٹھ کر حساب کر لیں گے کہ اصلی عمران مقابلہ جیتا ہے یا نقلی" ــــ عمران نے کہا۔

"لیکن یہ نقلی کا چکر آخر کیوں چلایا گیا ہے۔ ہوٹل تاج میں مرنے والے تو عام لوگ تھے لیکن کیفے مالابار کا مسئلہ دوسرا ہے۔ گلزار رسول صاحب اپنے محکمے کی ناک تھے ــــ خاصے مشہور و معروف آدمی تھے۔ ان کی موت سے ہمارے ملک کو بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑا ہے"

سر سلطان نے کہا۔

"ہاں بات آ ہی گئی ہے تو یہ بتائیں کہ گلزار رسول صاحب کس قسم کے آدمی تھے۔ ان جیسے عہدے کے آدمی کا ایک غیر ملکی لڑکی کے ساتھ ایک عام سے کیفے میں بیٹھنا کچھ انوکھی سی بات ہے"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"گلزار رسول صاحب غیر شادی شدہ آدمی ہیں اور لڑکیوں کے بارے میں خاصے بدنام رہے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ ان کا پرائیویٹ معاملہ تھا اس لئے حکومت نے کبھی اس بارے میں کوئی تشویش ظاہر نہیں کی۔۔۔ ویسے وہ خاصے ذہین اور اپنے کام میں ماہر تھے۔ انہوں نے محکمہ معدنیات میں بڑا کام کیا ہے۔ انگورہ سے قیمتی جواہرات کی کانوں کی دریافت بھی ان کا کام تھا۔ اور جہاں تک مجھے علم ہے۔ آج کل وہ کوہ زرگات کا سروے کر رہے تھے۔۔۔ گذشتہ دنوں ایک محفل میں ویسے ہی بات چھڑ گئی تو انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ ان کا خیال ہے کہ کوہ زرگات میں ایسی دھات کے وسیع ذخائر ملنے کے امکانات روشن ہیں جس سے ہماری ایٹمی توانائی کے مرکز کو بے حد فائدہ پہنچے گا۔۔۔ اور وہ تو اتنا کہہ رہے تھے کہ اگر یہ دھات جسے وہ بلیوایکس کہہ رہے تھے مل گئی تو ملک میں بجلی کا بحران ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ بہرحال چونکہ یہ ٹیکنیکل سا مسئلہ تھا اس لئے میں نے زیادہ دلچسپی نہ لی تھی"۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"یہ وہ زرگات کا سلسلہ دارالحکومت کے شمال مشرق والا سلسلہ ہی ہے یا کوئی اور ہے"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں وہی سلسلہ ہے۔ خاصا وسیع اور طویل سلسلہ ہے"

سر سلطان نے کہا۔

"او۔ کے جناب۔۔۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے گرفتاری سے بچا لیا ہے۔ اب میں ذرا آزادی سے آدمی مارا کروں گا۔ اور کوشش کروں گا کہ زیادہ سے زیادہ گواہ بھی میسر آتے رہیں"

عمران نے کہا۔

"بکواس نہیں چلے گی۔ سنجیدگی سے کام کرو"۔۔۔ سر سلطان نے فہمائشی لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب۔ اگر اس غیر ملکی لڑکی کا پتہ چل جائے جو گلزار رسول کے ساتھ تھی تو شاید کوئی بات بن جائے"

بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے تمہاری طرف سے سیکرٹ سروس کے ممبران کو ہدایات دے دی ہیں کہ وہ شہر میں پھیل کر کلیو تلاش کریں۔ تم انہیں کہہ دینا کہ وہ اس غیر ملکی لڑکی کے بارے میں بھی معلومات حاصل کریں۔ کیفے مالابار کے بیروں سے اس کا حلیہ انہیں یقیناً مل جائے گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی جولیا کو ہدایات دے دیتا ہوں۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میں اب کل ذرا کوہ زرگات کا چکر لگاؤں گا۔ ہو سکتا ہے اس کیس کی جڑیں وہاں موجود ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یس کم ان" ——— کمرے کے اندر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔ اور دروازے پر موجود راما اور اس کے تین ساتھی دروازے کو دھکیلتے ہوئے کمرے میں داخل ہو گئے ——— کمرہ میں خاصی تاریکی تھی۔ وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئے۔ کھٹ کی آواز کے ساتھ کمرہ روشن ہو گیا۔ اور انہوں نے کمرے کے ایک کونے میں رکھی ہوئی بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک بھاری بھرکم غیر ملکی کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میز کے سامنے چار کرسیاں موجود تھیں ——— غیر ملکی کے چہرے پر خاصی سختی اور درشتی کے آثار نمایاں تھے۔ اور اس کی نیلی آنکھوں سے سرد مہری اجاگر تھی۔

"آؤ راما۔ بیٹھو" ——— غیر ملکی نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ سب آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے میز کی طرف بڑھے اور پھر اس کے سامنے موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"باس ——— مجھے یقین ہے ہمارا کام آپ کو پسند آیا ہوگا" راما نے قدرے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ہاں واقعی تم لوگوں نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ دونوں بار ڈرامہ بے حد کامیاب رہا ہے۔ وہ فنڈر کہاں ہے" ——— باس نے نرم انداز میں کہا اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"فنڈر شراب میں دھت تھا اس لئے ہم اُسے ساتھ نہیں لے آئے۔ وہ غضب کا اداکار ہے۔ لیکن اس میں یہی بے تحاشا شراب پینے والی کمزوری ہے" ——— راما نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی یہ کمزوری ہے۔ کہاں ہے وہ" ——— باس نے پوچھا۔

"ہمارے ہیڈ کوارٹر میں" ——— راما نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ہیڈ کوارٹر ——— کیا مطلب" ——— باس نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"باس۔ ہم اپنی رہائش گاہ کو ہیڈ کوارٹر ہی کہتے ہیں" راما نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا اچھا ——— بہر حال تمہیں دونوں کاموں کا نہ صرف پورا معاوضہ ملے گا بلکہ انعام بھی" ——— باس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے میز کی نچلی دراز کھول کر اس میں سے ایک بڑا سا بریف کیس باہر کو گھسیٹا اور بریف کیس نکال کر میز پر رکھ دیا۔ بریف کیس کے تالے خاص ساخت کے تھے ——— باس نے تالوں کو کھولا اور بریف کیس کا ڈھکن اٹھا دیا۔ بریف کیس کرنسی نوٹوں سے بھرا ہوا

تھا۔ راما اور اس کے ساتھیوں کی آنکھوں میں بے تحاشا چمک ابھر آئی۔

" میرا خیال ہے یہ تم سے طے کردہ معاوضے سے زیادہ ہیں۔

یہ سب تمہارے ہیں ۔۔۔۔ باس نے مسکرا کر بریف کیس بند کیا ان کے تالوں کو مخصوص انداز میں گھما کر اس نے بریف کیس راما کی طرف بڑھا دیا۔ راما نے جلدی سے بریف کیس اٹھا لیا۔

" اب ہمیں اجازت ہے باس ۔۔۔ کوئی اور خدمت ہو تو " راما نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

" فی الحال تو نہیں ۔۔۔۔ لیکن جلد ہی ضرورت پڑے گی۔ میں تمہیں فون کر دوں گا " ۔۔۔۔ باس نے نرم انداز میں کہا۔

" ہم منتظر رہیں گے باس " ۔۔۔۔ راما نے کہا اور پھر سلام کر کے وہ واپس مڑ گیا۔ باس نے سر ہلا دیا۔ جب وہ چاروں دروازے سے باہر نکل گئے تو باس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس کا ایک بٹن دبا دیا۔

" یس راجر " ۔۔۔۔ فوراً ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

" راجر میں جیگر بول رہا ہوں۔ راما اور اس کے ساتھیوں کو میں نے بریف کیس دے دیا ہے۔ اب یہ سیدھے اپنی رہائش گاہ پر جائیں گے ۔۔۔۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت ان کے پیچھے پہنچ جاؤ۔ بریف کیس کھولتے ہی یہ سب بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ان کا خاتمہ مشکل نہ ہو گا ۔۔۔۔ بہرحال ان کی شکلیں پہچانی نہ جا سکیں۔

یہ ضروری ہے۔ اور رقم حفاظت سے واپس لے آنا " ۔۔۔۔ جیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے باس۔ ایسا ہی ہو گا۔ آپ بے فکر رہیں " ۔۔۔۔ دوسری طرف سے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" جیری کو میرے پاس بھیج دو " ۔۔۔۔ جیگر نے کہا۔ اور انٹرکام کا رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک سنائی دی۔

" یس کم ان " ۔۔۔۔ جیگر نے کہا۔

اور پھر دروازہ کھول کر ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کا سڈول جسم بتا رہا تھا کہ وہ خاصا سخت جان واقع ہوا ہے۔

" کم ان جیری " ۔۔۔۔ جیگر نے اسے دیکھتے ہی کہا۔

اور جیری مستعدی سے چلتا ہوا میز کے سامنے والی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔

" میرا خیال ہے جیری اب اصل مشن پر کام شروع کر دیا جائے۔ اب کم از کم عمران فوری طور پر ہماری راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گا " باس نے جیری کے بیٹھتے ہی کہا۔

" سر ۔۔۔۔ ابھی ابھی حکومت کی طرف سے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر ایک خبر جاری کی گئی ہے کہ علی عمران جو کہ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کا لڑکا ہے۔ اور جو سرکاری عہدے دار ہے۔ اس کے متعلق اخبارات میں غلط خبریں شائع ہوئی ہیں ۔۔۔۔ علی عمران گذشتہ ایک ماہ سے سرکاری مشن پر ملک سے باہر گیا ہوا ہے۔ ان وارداتوں میں ملوث آدمی نے علی عمران کا میک اپ کیا ہوا تھا " ۔۔۔۔ جیری نے

حیرانہ لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ علی عمران تو یہیں موجود ہے۔ اور ہمارے پاس مکمل رپورٹ ہے کہ کیفے مالابار میں اس کے باپ اور سر سلطان نے اُسے بلوایا اور وہاں سے وہ پستول کے زور پر سر سلطان کو اغوا کر کے فرار ہو گیا۔۔۔۔ پھر سرکاری طور پر بیان کیسے آسکتا ہے"۔۔۔۔ باس نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"سر۔ میں نے یہ بیان خود اپنے کانوں سے سنا ہے۔ اور جہاں تک میں سمجھا ہوں۔ یہ علی عمران فری لانسر نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق براہِ راست حکومت سے ہے۔۔۔۔ اسی لئے حکومت نے اُسے بچانے کے لئے یہ فرضی بیان دیا ہے۔ ورنہ ایک عام آدمی کے لئے چاہے وہ ڈائریکٹر جنرل کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ حکومت سرکاری طور پر ایسے بیانات جاری نہیں کیا کرتی"۔۔۔۔ جیری نے کہا۔

"اوہ تمہارا مطلب ہے کہ علی عمران صرف سیکرٹ سروس کے لئے جزوی طور پر کام نہیں کرتا بلکہ یہ حکومت کا خفیہ عہدے دار ہے" جیگر باس نے مزید چونکتے ہوئے کہا۔

"اس وضاحت سے تو یہی معلوم ہوتا ہے"۔۔۔۔ جیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم نے جو پلاننگ بنائی تھی کہ حکومت کو عمران کے خلاف کر دیا جائے تاکہ عمران کھل کر ہمارے مقابلے پر نہ آسکے وہ ساری اس وضاحت کے بعد فیل ہو گئی"۔۔۔۔ جیگر نے مایوس سے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔۔۔۔ اس سے صاف مطلب یہی ہے۔ حالانکہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ ان وارداتوں میں ملوث پائے جانے کے بعد عمران کو لازماً گرفتار کر لیا جائے گا جیسے کہ کیفے مالابار میں اس کے باپ نے اور سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان نے احکامات دے دیئے تھے۔۔۔۔ اور اعلیٰ سرکاری آفیسر کے قتل میں براہِ راست ملوث ہونے کی وجہ سے وہ جلدی باہر نہ آسکے گا۔ اور اگر گرفتار نہ ہوا تو گرفتاری سے بچنے کے لئے لازماً روپوش ہو جائے گا۔ اس طرح ہم اس دوران آسانی سے اپنا مشن مکمل کر لیں گے۔۔۔۔ لیکن اب موجودہ وضاحت کے بعد تو یہ ساری پلاننگ الٹا ہمارے خلاف جائے گی۔ اب عمران بھی کھل کر سامنے آجائے گا۔۔۔۔ اور حکومت بھی چونک پڑے گی۔ اس طرح تو ہم نے اپنے پیروں پر خود کلہاڑی ماری ہے"۔۔۔۔ جیری نے کہا۔

"اوہ واقعی ساری پلاننگ ہی الٹ ہو گئی ہے۔ اب تمہارا کیا مشورہ ہے۔ ہمیں ان حالات میں کیا کرنا چاہیئے"۔۔۔۔ جیگر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"سر۔۔۔۔ اس پلاننگ کی میں نے پہلے بھی مخالفت کی تھی۔ کیونکہ ہمارا مشن بالکل چھوٹا سا اور سادہ سا ہے۔ اس لئے اگر ہم عمران کو نہ چھیڑتے تو مجھے یقین تھا کہ عمران کو اس کا پتہ بھی نہ چلتا لیکن اب صورت حال بدل گئی ہے۔۔۔۔ عمران کے متعلق جو کوائف ہم نے حاصل کئے ہیں۔ اس کے مطابق وہ پنجے جھاڑ کر ہمارے پیچھے پڑ

جائے گا۔ اور شاید اب عمران ہی کیا پوری سیکرٹ سروس ہی فعال ہو گئی ہو"۔۔۔۔۔۔ جیری نے کہا۔

"لیکن انہیں ہمارے متعلق تو کوئی علم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان دونوں واقعات میں ہم سامنے ہی نہیں آئے۔ اور جن لوگوں کے ذریعے یہ کرایا گیا ہے۔ ان کے قتل کے احکامات میں نے راجر کو دے دیئے ہیں"۔۔۔۔۔۔ جیگر باس نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ جیری کوئی جواب دیتا میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔۔۔۔۔۔ جیگر نے سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔۔۔۔۔۔ جیگر بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ جیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

"راجر بول رہا ہوں باس۔۔۔۔۔۔ راما اور اس کا گروپ ختم ہو چکا ہے۔ رقم والا بیگ میں واپس لے آیا ہوں"۔۔۔۔۔۔ راجر نے کہا۔

"کوئی جھگڑا تو نہیں ہوا"۔۔۔۔۔۔ جیگر نے پوچھا۔

"نو سر۔۔۔۔۔۔ جب میں وہاں پہنچا تو وہ سب بریف کیس کھولنے کے چکر میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ میں نے سائیلنسر لگے ریوالور سے ان سب کا خاتمہ کر دیا۔۔۔۔۔۔ اور پھر ریوالور کے بٹ مار مار کر ان سب کے چہرے بری طرح مسخ کر دیئے ہیں۔ اس کے بعد میں بیگ لے کر واپس آگیا ہوں۔ کسی کو شک تک نہیں ہوا اور نہ کوئی تعاقب ہوا"۔۔۔۔۔۔ راجر نے جواب دیا۔

"گڈ شو"۔۔۔۔۔۔ جیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"باس ان لوگوں کے اس طرح خاتمے کا حکم دے کر آپ نے واقعی بے حد ذہانت سے کام لیا ہے۔ اب عمران انہیں ڈھونڈتا پھرے گا۔ ہمارے ساتھ ان کا لنک اب ثابت نہ ہو گا"۔۔۔۔۔۔ جیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ واقعی اچھا ہوا۔ لیکن اب مقصد یہ ہوا کہ ہم وہیں پہلے پوائنٹ پر آ گئے۔ یعنی کسی کو ہمارے متعلق علم نہیں ہے۔ اب مشن کے بارے میں تمہاری تجویز کیا ہے"۔۔۔۔۔۔ جیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ہمارا مشن تو یہی ہے کہ ہم نے مخصوص ہتھیاروں کی کھیپ درہ ٹاپ میں موجودہ حکومت کے مخالفین تک پہنچانی ہے۔ بس"۔۔۔۔۔۔ جیری نے کہا۔

"ہاں مشن تو واقعی یہی ہے۔ لیکن تم نے مشکلات پر غور نہیں کیا۔ جو ہتھیار ہم نے پہنچانے ہیں۔ وہ بذریعہ سڑک تو پہنچائے جا سکتے ہیں۔ بذریعہ ریلوے یا ہیلی کاپٹروں کے ذریعے نہیں بھیجے جا سکتے۔ کیونکہ درہ ٹاپ انتہائی دشوار گزار علاقہ ہے۔۔۔۔۔۔ اور ملک کے انتہائی شمال مغرب میں واقع ہے۔ وہاں تک کوئی پختہ سڑک بھی نہیں ہے۔ ٹھہرو میں تمہیں نقشہ دکھاتا ہوں۔ پھر پوری طرح سمجھ آ جائے گی"۔ جیگر نے کہا۔ اور اٹھ کر اپنی پشت پر موجود الماری کی طرف مڑ گیا۔

"اچھا۔۔۔۔۔۔ وہاں سڑک بھی نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ جیری نے چونکتے

ہوئے کہا۔

"کیا اس دنیا میں ایسے علاقے بھی ہیں جہاں سڑک بھی موجود نہ ہو"—— جیری کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"یہی تو مسئلہ ہے۔ ہمیں تو صرف اتنا ہی پتہ ہے کہ ہتھیار پہنچانے ہیں۔ اس کی تفصیلات کا علم نہیں۔ اسی لئے تو چیف باس نے کہا تھا کہ پہلے ہم علی عمران کو کسی چکر میں الجھا دیں پھر ان ہتھیاروں کی ترسیل پر کام شروع کریں—— کیونکہ عمران ایسا آدمی ہے جو معمولی سے واقعے کو بھی بڑی اہمیت دیتا ہے"—— جیگر نے الماری میں سے ایک نقشہ نکال کر اُسے میز پر بچھاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو یہ پوائنٹ ہے جہاں سے اسلحے سے بھری ہوئیں دس دیگنیں ہمیں ملیں گی۔ یہ ہمسایہ ملک کی سرحد ہے۔ اور دارالحکومت سے جنوب مشرق کی طرف ہے—— یہاں سے ہم نے ان دیگنوں کو دارالحکومت سے گزار کر درہ ٹاپ میں لے جانا ہے۔ درہ ٹاپ میں بھی حکومت کے سرکاری ایجنٹ موجود ہیں۔ اس لئے ان کی نظروں سے چھپا کر اس پوائنٹ تک ہم نے اسلحہ پہنچانا ہے—— اس پوائنٹ پر وہ آدمی جس کے حوالے یہ اسلحہ کرنا ہے ہم سے یہ اسلحہ وصول کرے گا اور اس طرح ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا۔ اب دیکھو ریلوے صرف دارالحکومت تک ہے—— اس کے بعد درہ ٹاپ تک کوئی ریلوے لائن نہیں ہے۔ اس لئے یہ اسلحہ ریلوے کے ذریعے تو کسی صورت بھی نہیں پہنچایا جا سکتا۔ چونکہ درہ ٹاپ کے گرد دو ممالک موجود ہیں اور دونوں پاکیشیا کے حلیف ملک ہیں اس لئے ادھر سے

بھی کسی طرح اسلحہ نہیں پہنچایا جا سکتا۔ اب ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے کہ ہم پوائنٹ نمبر ایک جہاں سے اسلحہ ہمارے سپرد ہو گا۔ اسے لے کر سڑک کے ذریعے دارالحکومت میں سے ہوتے ہوئے درہ ٹاپ کی سرحد تک جہاں تک پختہ سڑک جاتی ہے وہاں تک لے جائیں—— اور پھر وہاں سے کچی سڑکوں پر سے ہوتے ہوئے فائنل پوائنٹ پر لے جا کر اسلحہ متعلقہ آدمی کے حوالے کر دیں۔ اب دیکھو نقشے میں آٹھ پوائنٹ ایسے ہیں جہاں ہر گاڑی کی مکمل چیکنگ ہوتی ہے—— باقاعدہ چوکیاں بنی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد درہ ٹاپ کی سرحد پر فوجی چوکی ہے۔ جو گاڑیوں کی باقاعدہ اور مکمل چیکنگ کرتے ہیں اس سلسلے میں چیف باس اور میں نے جو پلاننگ بنائی تھی۔ اس کے بعد درہ ٹاپ کی سرحد پر فوجی چوکی ہے—— جو گاڑیوں کی باقاعدہ اور مکمل چیکنگ کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں چیف باس اور میں نے جو پلاننگ بنائی تھی۔ اس کے مطابق دارالحکومت کی آخری حد تک کی پانچ چوکیوں کے سیکورٹی آفیسرز کو بھاری رقوم دے کر خرید لیا گیا ہے—— اس طرح ہم آسانی سے اسلحہ دارالحکومت سے نکال کر لے جا سکیں گے۔ آگے درہ ٹاپ میں داخلے کے وقت جو فوجی چوکی آتی ہے۔ ان لوگوں کو نہیں خریدا جا سکتا تھا۔ اس لئے وہاں کے ایک سردار کو خرید لیا گیا جو فوجی چوکی سے پانچ میل پہلے ہم سے آملے گا اور پھر وہ ایک خفیہ راستے سے ان دیگنوں کو درہ ٹاپ میں داخل کرائے گا—— ایسے راستے سے کہ فوجی چوکی ان دیگنوں کو چیک نہ کر سکے۔ اس طرح ہم درہ ٹاپ میں داخل ہو جائیں گے۔ وہاں سے ایک اد

آدمی ہماری رہنمائی کرے گا جو ہمیں خفیہ راستوں سے فائنل پوائنٹ
پر پہنچانے کا ذمہ دار ہوگا۔ اس طرح یہ مشن مکمل ہوجائے گا۔ مسئلہ
صرف یہ تھا کہ دارالحکومت میں سے ویگنوں کے داخل ہونے اور نکلنے
سے لے کر فوجی چوکی تک کہیں سیکرٹ سروس ہمیں چیک نہ کرے۔
اور سیکرٹ سروس کے سلسلے میں یہ رپورٹ ملی تھی کہ پہلے بھی
اس طرح کی کوشش کی گئی تو سیکرٹ سروس نے راستے میں ہی
چیکنگ کرکے اسلحہ ضبط کرلیا اور اسلحہ لے جانے والے مارے
گئے ——— اس لئے یہ رپورٹ ملی تھی کہ سیکرٹ سروس اکثر اوقات
چیکنگ کرتی ہے۔ سیکرٹ سروس کے متعلق جب تفصیلات
معلوم کی گئیں تو پتہ چلا کہ صرف علی عمران ہی ایک ایسا شخص ہے جو
سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے ——— فری لانسر ہے۔ باقی
سیکرٹ سروس کے متعلق کسی کو کوئی علم نہیں۔ اس لئے ہم نے یہ
پلاننگ کی کہ مشن شروع ہونے سے پہلے علی عمران کو ایسے چکر میں
الجھا دیا جائے کہ وہ ہمارے مشن کے آڑے ہی نہ آسکے ——— چنانچہ
ہم نے نقلی عمران سے وارداتیں کرائیں۔ تاکہ عمران گرفتار ہوجائے۔
اور ہم آسانی سے دارالحکومت سے اسلحہ نکال کر لے جائیں۔ لیکن
اب ہماری یہ پلاننگ فیل ہوگئی۔ اب تم بتاؤ کیا کیا جائے"
جیگر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
"ویری سوری باس واقعی مجھے اس ساری تفصیل کا علم نہ تھا۔
میں تو واقعی اسے آسان سا مشن سمجھ رہا تھا۔ پھر تو عمران کو الجھانے
والی پلاننگ بالکل درست تھی ——— لیکن سر یہ بات میری سمجھ میں

نہیں آئی کہ عمران کو الجھانے کے لئے اتنی لمبی چوڑی پلاننگ کی بجائے
اگر ہم عمران کے سینے میں ایک گولی مار دیتے تو یہ کانٹا ویسے نہ دور ہو
جاتا" ——— جیری نے کہا۔
"تمہاری بات درست ہے پہلے میں نے بھی چیف باس سے
یہی بات کی تھی۔ لیکن چیف باس عمران کو ہم سے زیادہ جانتا ہے۔
اس کے پاس عمران کے مکمل کوائف موجود ہیں ——— اور ان کوائف
کے مطابق عمران کوئی انسان نہیں لگتا بلکہ کوئی بدروح لگتا ہے۔
سینکڑوں بڑی بڑی تنظیموں نے اس کے قتل کا بیڑا اٹھایا۔ لاکھوں
بار اس پر اچانک فائرنگ کی گئی ——— لیکن اسے آج تک خراش
نہیں آسکی وہ نجانے کس طرح ہر بار نہ صرف خود بچ نکلتا ہے بلکہ حملہ
کرنے والے اس کے ہاتھوں ختم ہوجاتے ہیں۔ اس لئے چیف باس
نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ عمران کو قتل کرنے کے چکر میں الجھنے کی بجائے اسے
بڑے سادہ سے طریقے سے الجھا دیا جائے ——— اور وہ سادہ طریقہ یہی
تھا کہ نقلی عمران سے ایسی وارداتیں کرائی جائیں جس سے اس کی گرفتاری
لازمی ہوجائے۔ اور ہم نے راما گروپ کی مدد سے بڑی کامیابی سے
اس پلاننگ پر عمل کیا لیکن بات بنی نہیں ——— ہم دراصل عمران کی اصل
اور خفیہ حیثیت کو نہ جانتے تھے۔ لیکن بہرحال اب ہم نے مشن ہر
حالت میں پورا کرنا ہے۔ ہم پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ کیونکہ معاوضہ اتنا بڑا
ہے کہ ہماری تنظیم پچاس سال میں بھی اتنا نہیں کما سکتی ——— اور اس
قسم کے کیسوں میں یعنی اسلحے کی سمگلنگ میں ہماری تنظیم "راڈار" کو
بین الاقوامی شہرت حاصل ہے" ——— جیگر نے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں باس ـــــ بظاہر تو یہ مشن ہمارے لئے معمولی حیثیت رکھتا ہے۔ ہم نے اس سے بھی زیادہ پیچیدہ مشن بڑی آسانی سے مکمل کر لئے ہیں۔ اگر چیف باس یہ عمران والا مسئلہ درمیان میں نہ ڈال دیتا ـــــ اب میرا خیال تو یہ ہے کہ ہمیں اپنے مشن پر کام شروع کر دینا چاہیئے۔ اگر راستے میں عمران یا سیکرٹ سروس کوئی مسئلہ کھڑا کرتی ہے تو اس سے موقع محل کے مطابق نمٹا جائے گا پہلے سے بیٹھ کر کوئی پلاننگ بنانی فضول ہے ـــــ نجانے مشن کے دوران کیسے حالات پیش آئیں۔ ہو سکتا ہے کوئی مسئلہ سامنے آئے ہی نہ اور ہم اطمینان سے مشن مکمل کر کے واپس چلے جائیں۔ البتہ اگر آپ عمران کے بارے میں زیادہ تشویش رکھتے ہیں تو مشن کے آغاز سے پہلے اُسے اغوا کیا جا سکتا ہے" ـــــ جیری نے کہا۔

"نہیں ـــــ چیف باس نے اس بات کا سختی سے حکم دیا ہے کہ ہم کسی صورت میں بھی عمران سے براہِ راست نہ ٹکرائیں۔ البتہ میرے ذہن میں ایک اور پوائنٹ آ رہا ہے کہ ہم کیوں نہ کسی مقامی گروپ کی مدد سے عمران کے کسی ایسے ساتھی یا عزیز کو اغوا کرا لیں کہ عمران اُسی چکر میں الجھ جائے اور ہم اپنا مشن آسانی سے مکمل کر جائیں" جیگر نے کہا۔

"ہاں ایسے بھی ہو سکتا ہے۔ اس طرح ہم سامنے بھی نہ آئیں گے اور عمران بھی الجھ جائے گا۔ پہلے تو یہ بتائیں کہ عمران والے خطرے کی حدود کیا ہیں اور ہم ان حدود سے کتنی دیر میں نکل سکیں گے۔ تاکہ اتنی دیر کے لئے عمران کو الجھانے کی پلاننگ کی جائے" ـــــ جیری نے کہا

"دیکھو اگر چیکنگ نہ ہوئی تو پوائنٹ دن سے پوائنٹ فائنل تک، اسلحہ پہنچانے میں ہمیں چار روز لگ جائیں گے۔ اور اگر کہیں الجھ گئے تو پھر کچھ نہیں کہا جا سکتا" ـــــ جیگر نے کہا۔

"لیکن اسلحے کی ترسیل کے لئے کون سا طریقہ کار طے کیا گیا ہے، اب ہم ویسے تو اسلحے سے بھری ہوئی دیگنیں لے کر نہیں چل پڑیں گے" جیری نے کہا۔

"ہاں ـــــ اس بارے میں بھی طریقہ کار چیف باس نے طے کر دیا ہے۔ یہاں اس ملک میں سامان کی نقل و حرکت کے لئے بڑے ٹرالر نما ٹرک چلتے ہیں۔ جن کا مخصوص رنگ اور ڈیزائن ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے دس ٹرک حاصل کئے گئے ہیں ـــــ انہیں وہی رنگ کیا گیا ہے اور ان کی نمبر پلیٹیں اور دوسرے نشانات بھی وہی ہوں گے، ان میں نیچے خفیہ تہہ بنائی گئی ہے۔ جس میں اسلحہ چھپایا جائے گا۔ باقی تمام ٹرک غلے سے بھرے ہوئے ہوں گے ـــــ لیکن یہ ٹرک چونکہ درہ ٹاپ میں کبھی نہیں گئے اس لئے انہیں فوجی چوکی کے سامنے سے نہیں گزارا جائے گا۔ اور خفیہ راستوں سے لے جایا جائے گا۔ درہ ٹاپ کے اندر پہنچ کر یہ ٹرک واپس چلے جائیں گے ـــــ اور ان کے بدلے وہاں باربرداری کی عام دیگنیں استعمال کی جائیں گی۔ جو اس اسلحے کو فائنل پوائنٹ تک پہنچا دیں گی ـــــ ان ٹرکوں کی حفاظت کے لئے ان کے ساتھ آگے پیچھے ہماری چار کاریں چلیں گی" جیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر راستے میں چیکنگ ہوئی اور بفرض محال اسلحہ سامنے آ

گیا تو پھر کیا طریقہ کار اپنایا جائے گا"۔۔۔۔۔ جیری نے پوچھا۔

"ایسی صورت میں یہی ہو سکتا ہے کہ ہم ٹرکوں کو تیز رفتاری سے دوڑاتے ہوئے نکل جائیں۔ اور کیا ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔ جیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ دس کے دس ٹرک اکٹھے چلیں گے"۔۔۔۔۔ جیری نے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔۔ یہ ضروری ہے۔ کیونکہ ان ٹرکوں کا طریقہ کار یہی ہے اکیلا ٹرک تو فوراً چیک ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ جیگر نے کہا۔

"میرا خیال ہے باس ہم آپس میں کام بانٹ لیں۔ عمران کو چھیڑنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا پروگرام بے حد خوبصورت ہے۔ کسی کو شک نہ ہو گا۔۔۔۔ اس لئے عمران کے سلسلہ میں دردِ سر مول لینے کی بجائے ہم مشن شروع کر دیں تو زیادہ بہتر ہے"۔۔۔۔۔ جیری نے کہا۔

"کام کیا بانٹ لیں"۔۔۔۔۔ جیگر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ایسا کرتے ہیں کہ ٹرکوں کو چلانے کے لئے آپ کا گروپ کام کرے اور ان کی حفاظت میرا گروپ کرے گا۔ ہمارا آپس میں رابطہ زیرو سکس ٹرانسمیٹر کے ذریعے رہے گا۔ خطرے کی صورت میں ہم آپس میں طے کر لیں گے کہ کیا کیا جائے"۔۔۔۔۔ جیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ پھر مشن کے آغاز کا کاشن دے دیا جائے۔ عمران کو نہ چھیڑا جائے"۔۔۔۔۔ جیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔۔۔۔ میں مشن کے آغاز کا کاشن دے دیتا ہوں۔ اور

اپنے گروپ کو لے کر پوائنٹ ون پر پہنچ جاتا ہوں۔ تم یہاں دارالحکومت سے بیس میل پہلے قصبہ آتوشار پر ہمارے ساتھ مل جانا اس سے پہلے کوئی خطرہ نہیں۔ ساری بات طے ہو چکی ہے۔ دارالحکومت سے ہم رات کے وقت گزریں گے"۔۔۔۔۔ جیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے باس ٹرانسمیٹر زیرو سکس ہی ٹھیک رہے گا۔ کیونکہ اس کی کال چیک نہیں ہو سکتی"۔۔۔۔۔ جیری نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں سمجھتا ہوں۔ تم اپنے گروپ کو تیار کرو۔ تمہارے پاس جدید ترین اسلحہ ہونا چاہیئے اور تیز رفتار کاریں"۔۔۔۔۔ جیگر نے کہا۔

"اس بارے میں آپ بے فکر رہیں"۔۔۔۔۔ جیری نے کہا اور پھر جیگر کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

نشیمن آباد کی مضافاتی کالونی کی ایک چھوٹی سی کوٹھی کے سامنے عمران نے جب کار روکی تو وہاں پولیس کے ساتھ ساتھ اُسے سوپر فیاض بھی باہر نکلتا ہوا نظر آیا ——— عمران دروازہ کھول کر نیچے اترا۔ تو سوپر فیاض کی نظریں اس پر پڑیں وہ اپنے ساتھ باتیں کرنے والے پولیس آفیسر کو چھوڑ کر تیر کی طرح عمران کی طرف بڑھا۔

"تمہیں کس نے اطلاع دی ہے ———" سوپر فیاض نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میری ایک بھابھی ہے۔ جسے ہم تکلفاً بیگم فیاض کہتے ہیں حالانکہ اُسے شوہر فیاض کہنا چاہیئے۔ اس نے ابھی ابھی مجھے فون کیا ہے کہ اس کی بیوی جس کا نام مسماۃ فیاض ہے نشیمن آباد کی ایک کوٹھی میں مسخ شدہ لاشیں دیکھنے گیا ہے ——— اس کا خیال رکھنا اُسے لاش دیکھ کر بخار ہو جاتا ہے اور اس بخار کو اتارنے کے لئے وہ اپنی نو خریدہ شدہ

جوتی نہیں توڑنا چاہتی" ——— عمران نے اونچی آواز میں کہنا شروع کر دیا۔ تاکہ اس کی آواز سوپر فیاض کے ماتحتوں تک بخوبی پہنچ جائے۔ اور سوپر فیاض کا بگڑا ہوا چہرہ اور زیادہ بگڑ گیا۔

"شٹ اپ ——— بکواس ——— مزید بکواس کی تو منہ توڑ دوں گا۔ کاش! تمہاری گرفتاری کے احکامات منسوخ نہ ہو جاتے تو میں دیکھتا تم کیسے ٹرٹر کرتے ہو" ——— سوپر فیاض نے بری طرح بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"منسوخی سے پہلے تم نے کون سا تیر مار لیا تھا۔ ڈیڈی کو اصل غصہ تو تم پر ہے کہ تمہارے سامنے ایک اعلیٰ سرکاری آفیسر کو اغوا کیا جا رہا ہے اور تم کھڑے اپنی ٹوپی ٹھیک کرتے رہے اور پتلون اونچی کرتے رہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور سوپر فیاض خفیف سا ہو کر رہ گیا۔

"بس یہی بکواس آتی ہے تمہیں۔ پہلے یہ بتاؤ کہ یہاں کیوں آئے ہو۔ یہاں تمہارے مطلب کی کوئی چیز نہیں۔ بس عام سی قتل کی واردات ہے" ——— سوپر فیاض نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

اُسے شاید جلد ہی عقل آگئی تھی کہ وہ عمران سے جتنا بگڑ کر بات کرے گا۔ عمران اتنا ہی بکواس زیادہ کرے گا۔ اس لئے اس نے نرم انداز اختیار کر لیا۔

"اگر عام سی واردات تھی تو پھر تم یہاں اپنی یونیفارم کی نمائش کرنے کیوں آگئے پولیس نمٹا لیتی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سوپر فیاض ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

"تم واقعی شیطان ہو۔ آؤ تم بھی تیز چلا لو" ——— سوپر فیاض نے کہا اور کوٹھی کے اندر کی طرف بڑھ گیا۔

عمران سر ہلاتا ہوا اس کے ساتھ بڑھنے لگا۔ اُسے اس کی اطلاع صفدر کے ذریعے ملی تھی۔ صفدر اس علاقے میں کسی دوست کے پاس آیا تھا ——— اُسے کوٹھی کا نمبر بھول گیا اور اسے اتفاق ہی کہا جاسکتا تھا کہ وہ اس کوٹھی پر پہنچ گیا۔ کوٹھی کا گیٹ اندر سے بند نہ تھا۔ صفدر دوست کا پتہ کرتے اندر گیا تو اُسے کوٹھی خالی محسوس ہوئی اور پھر ایک کمرے میں پانچ لاشیں نظر آئیں ——— جنہیں گولیوں سے ہلاک کیا گیا تھا اور ان کے چہرے مسخ کر دیئے گئے تھے۔ لیکن ایک اہم چیز صفدر کی تیز نظروں سے نہ چھپ سکی۔ ایک لاش کے ہاتھ میں انگوٹھا ڈبل تھا۔ صفدر نے یہ انگوٹھا ہوٹل تاج میں ہونے والی واردات کے سلسلے میں جو فوٹو چھپا تھا۔ اس میں نقلی عمران کے ساتھ ایک آدمی کے فوٹو میں دیکھا تھا ——— اس آدمی کا انداز ایسا تھا جیسے وہ بھی اس نقلی عمران کے ساتھ ہی فرار ہو رہا ہو۔ اس وقت تو سب نے اُسے عام تماشائی سمجھا تھا لیکن اس انگوٹھے کو دیکھنے کے بعد صفدر کے ذہن میں فوراً یہ بات آگئی کہ فوٹو میں اس آدمی کے چہرے پر خوف وہراس کے تاثرات کی بجائے اطمینان اور سکون کے تاثرات نمایاں تھے۔ چنانچہ اس نے اس کوٹھی کی تلاشی لی ——— لیکن یہاں سے صرف اتنا پتہ چلا کہ اس کوٹھی کے ایک کمرے میں منشیات سٹور کی جاتی رہی ہے۔ اس سے زیادہ اُسے کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ تو اس نے ایکسٹو کو اس انگوٹھے اور اخبار میں فوٹو کا حوالہ دے کر واردات کے متعلق بتایا۔ جس پر

جیک زیرو نے اُسے کوٹھی کی نگرانی کا حکم دیا اور بلیک زیرو نے رانا ہاؤس میں موجود عمران سے بات کی تو عمران کو بھی خیال آگیا کہ واقعی صفدر کی ریڈنگ درست تھی ——— اس سے صاف ظاہر تھا کہ ان لوگوں کا تعلق کسی نہ کسی طرح ہوٹل تاج کی واردات سے بنتا ہے۔ چنانچہ وہ خود یہاں چیکنگ کے لئے آیا لیکن یہاں پولیس نظر آئی تو وہ سمجھ گیا کہ کسی اور ذریعے سے پولیس کو اطلاع ملی ہو گی اور پھر منشیات کے سٹور کی وجہ سے انٹیلی جنس کو بھی اطلاع دی گئی اور اسی طرح سوپر فیاض بھی پہنچ گیا ہو گا۔

عمران نے کمرے میں آکر لاشوں کو دیکھا۔ اس وقت پولیس فوٹو گرافر لاشوں کے فوٹو بنانے میں مصروف تھے۔ عمران غور سے انہیں دیکھتا رہا ——— یہ سب ایک چھوٹی سی میز کے گرد فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ حالانکہ ذرا فاصلے پر کرسیاں بھی موجود تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ لوگ کسی وجہ سے میز کے گرد جمع تھے۔ البتہ ایک لاش دوسرے کمرے میں ایک آرام کرسی پر پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے سب لاشوں کو غور سے دیکھا۔

"یہ تو مرنے سے پہلے بیہوش تھے" ——— عمران نے کہا۔

"مرنے سے پہلے بے ہوش تھے ——— وہ کیسے ——— کیا تم نے انہیں مرنے سے پہلے دیکھا تھا" ——— سوپر فیاض نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ مرنے سے پہلے مجھ سے پوچھنے آئے تھے کہ ایسا طریقہ بتاؤ کہ مرنے میں تکلیف نہ ہو۔ تو میں نے انہیں مشورہ دیا تھا کہ مرنے سے پہلے

بے ہوش ہو جاؤ۔ بس اتنی سی بات تھی"۔۔۔ عمران نے کہا اور سوپر فیاض نے منہ بنا لیا۔

"تم سے بات کرنی ہی حماقت ہے۔ کھڑے دیکھتے رہو لاشیں۔ میں جا رہا ہوں۔ خواہ مخواہ اس پاگل انسپکٹر نے فون کر دیا تھا۔ کہ یہاں منشیات کا سٹور ہے۔۔۔ اب جب میں نے آ کر دیکھا تو کہیں کوئی منشیات ہی نہیں ہے۔ میں نے اس انسپکٹر کو اچھی خاصی جھاڑ پلا دی ہے۔ خواہ مخواہ اپنا کیس انٹیلی جنس کے گلے ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں" سوپر فیاض نے کہا اور پیر پٹختا ہوا باہر چلا گیا۔۔۔ عمران نے بھی اسے نہ روکا۔ کیونکہ وہ خود چاہتا تھا کہ وہ چلا جائے۔ تاکہ وہ اطمینان سے جائزہ لے سکے۔ ورنہ سوپر فیاض اس کے سر پر چڑھا رہتا۔

سوپر فیاض کے جانے کے بعد ایک پولیس انسپکٹر اندر داخل ہوا اس کے چہرے پر جھنجلاہٹ کے آثار نمایاں تھے۔

"عمران صاحب آپ نے دیکھا سوپر فیاض صاحب کا رویہ۔ ایک تو انہیں ان سے متعلقہ کیس کی اطلاع دو اوپر سے جھاڑیں بھی سنو"۔۔۔ انسپکٹر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ یہ انسپکٹر غوری تھا۔ عمران اور وہ خاصے واقف تھے۔

"جھاڑنا کس کا کام ہوتا ہے۔ سوئپر یعنی جمعدار کا۔ اور تم اسے سوئپر کی بجائے سوپر کہہ رہے ہو۔ اس نے بگڑنا تو تھا ہی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور انسپکٹر غوری عمران کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔ شاید عمران کے اس فقرے سے اس کا انتقامی جذبہ پورا ہو گیا تھا۔

"بالکل عمران صاحب آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ ویسے عمران صاحب آپ یہاں کیسے آ گئے"۔۔۔ انسپکٹر غوری نے کہا۔

"بس ویسے یہاں سے گزر رہا تھا۔ کہ سوپر فیاض کو دیکھ کر آ گیا۔ لیکن وہ تو غصے ہو کر چلا گیا ہے۔ تم نے فیاض کو فون کیا تھا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔۔۔ یہاں ایک کمرے سے منشیات کی تیز بو آ رہی تھی اور وہاں ایسے شواہد ہیں کہ یہاں منشیات کی بھاری مقدار سٹور ہوتی رہی ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ فیاض صاحب کو اطلاع دے دوں کہ شاید اس واردات کا تعلق منشیات کی سمگلنگ سے ہو۔ اور آپ کو علم تو ہو گا کہ منشیات کی سمگلنگ کا شعبہ آج کل انٹیلی جنس کے سپرد ہے"۔۔۔ انسپکٹر غوری نے کہا۔

"اچھا۔۔۔ اسی لئے آج کل دار الحکومت میں منشیات کی ریل پیل ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور انسپکٹر غوری ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"فیاض صاحب کہہ رہے تھے کہ انہوں نے دیکھا ہے کہ ہلاک ہونے سے پہلے یہ لوگ بے ہوش تھے۔ انہوں نے کیسے اندازہ لگا لیا" انسپکٹر غوری نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور عمران آہستہ سے مسکرا دیا۔۔۔ وہ سمجھ گیا کہ سوپر فیاض نے باہر جا کر عمران والی بات انسپکٹر غوری کو کہہ کر اس پر رعب جما دیا۔ کیونکہ سوپر فیاض کی ایسی ہی عادت تھی وہ رعب جمانے کا کوئی موقعہ کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا۔

"انہوں نے مرنے سے پہلے سوپر فیاض سے مشورہ لیا ہوگا" عمران نے کہا۔ اور انسپکٹر فیاض ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اگر تم اجازت دو تو میں اس کوٹھی کا تفصیلی جائزہ لے لوں۔ اب سوپر فیاض تو بھاگ گیا۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی کلیو مل جائے تو تمہیں بتا دوں تاکہ اس کیس کے حل کرنے کا سہرا تمہارے سر ہو جائے" عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ کی مہربانی ہوگی۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ آپ سوپر فیاض کی مدد کیا کرتے ہیں۔ پلیز میں ہمیشہ آپ کا احسان مند رہوں گا" ——— انسپکٹر غوری نے بڑے ممنونانہ انداز میں جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اور اس نے ان لاشوں کا تفصیلی جائزہ لینا شروع کر دیا۔ گولیوں سے پیدا ہونے والے زخم اور لاشوں کے انداز سے اتنا تو وہ دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ ان پر بے ہوشی کے عالم میں گولیاں چلائی گئیں ہیں ——— ورنہ ان کا یہ انداز کبھی نہ ہوتا۔ عمران نے ان لاشوں کو چیک کرنے کے بعد دوسرے کمرے میں جا کر آرام کرسی پر پڑی ہوئی لاش کا معائنہ شروع کر دیا۔ اور دوسرے لمحے وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا ——— اس کا چہرہ مسخ کر دیا گیا تھا۔ لیکن جلدی میں زیادہ ضربات نہ آئی تھیں اور عمران نے چہرے پر موجود میک اپ چیک کر لیا تھا۔ عمران نے اس کے لباس پر نظر ڈالی۔ اور پھر اس کے کوٹ کی تلاشی لینی شروع کر دی ——— چند لمحوں بعد وہ ایک چھوٹی جیب سے ایک کاغذ برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے اوپر فند نام لکھا ہوا تھا اور نیچے کیفے مالابار کا اندرونی نقشہ بنا ہوا تھا۔ اور اس

کے ساتھ بیس ہزار روپے لکھے ہوئے تھے۔ کاغذ کی دوسری طرف ہوٹل تمج کا نام اور اندرونی نقشہ بنا ہوا تھا اور ساتھ بیس ہزار روپے کی رقم لکھی ہوئی تھی ——— عمران اب ساری صورت حال سمجھ گیا تھا۔ اس لاش کا جو چہرہ بچ گیا تھا وہ بالکل عمران جیسا تھا۔ اور یہ میک اپ تھا۔ اس لاش کے ساتھ فرش پر شراب کی تین خالی بوتلیں پڑی تھیں۔ عمران نے ایک بوتل اٹھائی اور اس پر موجود لیبل کو غور سے دیکھتا رہا ——— پھر اس نے بوتل رکھ دی اور کمرے سے باہر آ گیا۔ مختلف کمروں کو اچھی طرح چیک کرنے کے بعد اس نے فیصلہ کن انداز میں سر ہلا دیا۔ اُسی لمحے انسپکٹر غوری اس کے پاس آیا۔

"عمران صاحب کوئی پتہ چلا" ——— انسپکٹر غوری نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"تم بتاؤ تمہاری تفتیش کیا کہتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"عمران صاحب ——— مجھے تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ شکلیں ان کی مسخ ہو چکی ہیں البتہ اس ڈبل انگوٹھے والے کے متعلق میں نے پولیس ڈیپارٹمنٹ سے پتہ کرایا ہے۔ وہاں سے پتہ چلا ہے کہ یہ مقامی غنڈہ ہے ——— اس کا ریکارڈ پولیس کے پاس موجود ہے۔ اس کا نام راما ہے۔ بس اس سے زیادہ کچھ پتہ نہیں چلا" ——— انسپکٹر غوری نے کہا۔

"راما ——— ہونہہ ——— یہ وہی راما تو نہیں جو اسلحے کی سمگلنگ میں پھنسا تھا لیکن پھر فرار ہو گیا تھا" ——— عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"بالکل جناب بالکل ——— پولیس ڈیپارٹمنٹ نے بھی یہی بتایا ہے۔ کہ

چند ماہ پہلے اسلحے کی سمگلنگ کا بہت بڑا کیس پکڑا گیا تھا۔ یہ بھی اس میں شامل تھا۔ بعد میں پولیس کی حراست سے فرار ہو گیا تھا ——— انسپکٹر غوری نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اب سنو ——— میرے والے کیس کا تو تمہیں علم ہی ہو گا۔ کیفے مالابار اور ہوٹل تاج والے قصے کا" ——— عمران نے کہا۔

"ارے ہاں عمران صاحب ——— میں تو پوچھنا ہی بھول گیا تھا۔ وہ کیا قصہ تھا آپ نے تو بڑے آدمی مار دیئے۔ لیکن آج ریڈیو اور ٹیلیویژن پر تو سرکاری طور پر یہ وضاحت کر دی گئی تھی کہ آپ ملک سے باہر ہیں۔ اور اب آپ یہاں موجود ہیں ——— مجھے تو سوپر فیاض کے چکر میں پوچھنے کا خیال ہی نہیں آیا۔ اس نے ہی میری مت مار دی تھی" ——— انسپکٹر غوری نے چونک کر کہا۔

"وہ سرکاری راز ہے۔ تم اس بات کو چھوڑ دو۔ اور سنو صبح اخبارات میں جب تمہارا فوٹو آئے گا کہ تم نے اپنی ذہانت سے ایک پیچیدہ واردات حل کر لی ہے تو تم دیکھنا سوپر فیاض کیسے اپنا سر پیٹتا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے پیچیدہ واردات حل کر لی ہے ——— کیا مطلب" انسپکٹر غوری نے کہا۔

"چلو حل نہیں کی غور تو کیا ہے۔ خواہ مخواہ تو تمہیں غوری نہیں کہتے۔ سنو انسپکٹر ——— کیفے مالابار اور ہوٹل تاج میں جس نقلی علی عمران نے وارداتیں کیں۔ اس کی لاش اندر پڑی ہے آرام کرسی پر۔ ابھی تک اس کے چہرے پر عمران کا میک اپ موجود ہے" ——— عمران نے کہا۔

اور انسپکٹر غوری کی پہلے تو آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔ پھر اس نے باقاعدہ چھلانگ لگائی اور اس کمرے کی طرف دوڑ پڑا۔ عمران مسکراتا ہوا وہیں کھڑا رہا۔

"بالکل عمران صاحب بالکل آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ آہ کتنا مزہ آئے گا۔ سارے ملک میں انسپکٹر غوری کا نام گونجنے لگے گا" انسپکٹر غوری تو خوشی سے ناچ اٹھا۔

"سنو اب اس ساری واردات کی تفصیل۔ راما کا ایک گروپ ہے۔ جو مل کر وارداتیں کرتے ہیں۔ ہر قسم کی وارداتیں۔ جس میں اسلحے اور منشیات کی سمگلنگ بھی شامل ہے ——— کسی مجرم تنظیم نے علی عمران کو اپنی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہوئے اُسے الجھانے کے لئے راما گروپ کی مدد حاصل کی۔ اور یہ پھر فندر نامی مجرم جو میک اپ کا ماہر ہے۔ اور علی عمران کے قد و قامت کا ہے اُسے علی عمران کا میک اپ کرایا گیا اور اس نے پہلے کیفے مالابار میں واردات کی پھر ہوٹل تاج میں ——— یہ راما گروپ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہاں انہوں نے رقم تقسیم کرنی تھی۔ فندر شراب کا عادی ہے۔ اس نے واردات کرنے کے بعد یہاں آکر خوب دل کھول کر شراب پی ——— جب کہ راما اور اس کے ساتھی اس تنظیم سے رقم کا بیگ لے آئے وہ ساتھ والے کمرے میں چھوٹی میز پر بیگ رکھ کر جب اُسے کھولنے لگے تو اس بیگ کے تالوں کے ساتھ بے ہوش کر دینے والی زود اثر گیس کا کنکشن فٹ تھا ——— جیسے ہی انہوں نے بیگ کھولنے کی کوشش کی گیس نکلی اور وہ سب بے ہوش ہو کر فرش پر گر گئے۔ مجرم تنظیم کا آدمی باہر موجود تھا وہ اندر آیا اور اس نے پہلے ان

چاروں کو سائیلنسر لگے ریوالور سے گولیاں ماریں پھر وہ دوسرے کمرے
میں گیا اور فندر کو جو نشے میں دھت آرام کرسی پر پڑا تھا۔ اس کے
سینے میں بھی اس نے گولیاں اتاریں اور رقم کا بیگ لے کر واپس چلا
گیا" ——— عمران نے واردات کا پورا نقشہ کھینچتے ہوئے کہا۔
اور انسپکٹر غوری کا چہرہ حیرت کی زیادتی سے بُری طرح بگڑ گیا
تھا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ الف لیلیٰ کی کوئی کہانی سن رہا ہو۔
"لیکن عمران صاحب ثبوت۔ میں ثبوت کہاں سے دوں گا۔
اعلیٰ آفیسران تو کبھی اس بات کو نہ تسلیم کریں گے" ——— غوری نے
لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔
"جب نقشہ سمجھ میں آ گیا تو ثبوت میں کون سی دیر لگتی ہے یہ دیکھو
یہ کاغذ فندر کی چھوٹی جیب سے نکلا ہے۔ اس پر اس کا نام لکھا ہوا ہے۔
ساتھ ہی ایک طرف کیفے مالابار کا اندرونی نقشہ اور بیس ہزار روپے۔
اور دوسری طرف ہوٹل تاج کا اندرونی نقشہ اور بیس ہزار روپے لکھے
ہوئے ہیں ——— اب بولو اس سے کیا ثابت ہوتا ہے یہی کہ فندر نے
یہ حرکت رقم کے لئے کی ہے اور بیس ہزار ایک واردات کے لئے
اس کے ساتھ طے ہوئے ——— چہرے پر موجود میک اپ جوجو جیسا
ہے۔ اور جسم پر میری طرح ٹیکنی کلر لباس۔ یہ تو ہوا ایک ثبوت۔ اب
راما گروپ کی شمولیت کا ثبوت تو پاکیشیا ٹائمز میں ہوٹل تاج کی واردات
کا جو فوٹو شائع ہوا ہے اس میں اس فندر کے ساتھ ایک آدمی نظر آ
رہا ہے جس کا انگوٹھا ڈبل ہے ——— اس کے چہرے کے تاثرات بتا
رہے ہیں کہ وہ عام تماشائی کی طرح پریشان و ہراساں نہیں ہے بلکہ

مطمئن اور پُرسکون ہے۔ اس کی آنکھوں میں مشن کی کامیابی کی چمک ہے
اور اس کا انداز ایسا ہے جیسے وہ فندر کو وہاں سے بچا کر لے جانا چاہتا
ہے ——— اور سنو ——— اس فوٹو میں فندر نے جو بوٹ پہنا ہوا ہے۔
اس میں ایک بوٹ کی ٹو پر سلائی صاف ادھڑی ہوئی نظر آ رہی ہے۔
اور فندر کی لاش کے پیر میں وہی بوٹ ہے۔ سلائی ادھڑی ہوئی
ہے ——— اب آؤ رقم والی طرف تو دیکھو میز پر بیگ جتنی چوڑائی کے
واضح نشانات موجود ہیں اور پھر بیگ کو اٹھانے سے جو گھسیٹے جانے کی
مخصوص لکیر ہے وہ بھی صاف نظر آ رہی ہے ——— اس کے بعد ان کے
گرنے کے انداز بتا رہے ہیں کہ یہ درمیان میں رکھی ہوئی میز کے گرد
کس طرح اکٹھے تھے۔ ان میں سے سارے تقریباً ایک طرف ہیں۔
ظاہر ہے اس طرف بیگ کا رخ ہوگا ——— اور وہ بیگ کو کھول کر اندر
رکھی جانے والی رقم دیکھنا چاہتے ہوں گے۔ پھر ان کے گرنے کا انداز
اور ان پر چلائی جانے والی گولیوں کا انداز اور رخ بتا رہا ہے کہ ایک
آدمی نے جو دروازے سے داخل ہو کر اس میز تک پہنچا۔ ان بے ہوش
پڑے ہوئے افراد پر گولیاں چلائیں ——— پھر اس نے بیگ اٹھایا اور
دوسرے کمرے میں جا کر فندر کو ہلاک کیا اور باہر چلا گیا۔ اگر تم
اچھی طرح تلاشی لو تو اس کے علاوہ بھی ثبوت مل جائیں گے۔ یقیناً وہ شخص
کسی کار میں آیا ہوگا۔ اس کی کار چیک ہو سکتی ہے" ——— عمران
نے کہا۔
"ارے عمران صاحب ——— آپ تو واقعی کمال کے آدمی ہیں۔ حیرت
ہے۔ کار والی بات بھی ٹھیک ہے۔ ایک منٹ ٹھہریں ساتھ

والی کوٹھی کا چوکیدار کسی سرخ رنگ کی کار کے متعلق بتا رہا تھا جو باہر کھڑی رہی۔ میں نے اس کی بات کا خیال نہیں کیا۔ ٹھہریں میں اُسے بلا لاتا ہوں "۔۔۔۔ انسپکٹر غوری نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے باہر کی طرف دوڑ گیا۔

عمران سوچنے لگا کہ فندرا اور راما کو اس کام پر کس نے آمادہ کیا ہو گا۔ وہ ایک آئیڈیا تو لگا چکا تھا لیکن اس کے آگے اندھیرا تھا۔

تھوڑی دیر بعد انسپکٹر غوری ایک ادھیڑ عمر آدمی کو ساتھ لے آیا۔

"اب بتاؤ بابا۔۔۔۔ وہ کار کیسی تھی "۔۔۔۔ انسپکٹر غوری نے کہا۔

"جناب سہ پہر کا وقت تھا۔ سرخ رنگ کی ایک کار یہاں گیٹ کے ساتھ آکر رکی۔ میں جب اپنے گیٹ سے باہر آیا تو کار کھڑی تھی اس میں کوئی آدمی نہ تھا۔۔۔۔ پھر میں سودا لینے چلا گیا۔ واپس آیا تو کار جا چکی تھی۔ میں نے کوئی خیال نہ کیا۔ اب پولیس کو یہاں دیکھنے کے بعد مجھے خیال آیا کہ شاید کار کا اس واردات سے کوئی تعلق ہو "۔۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم گھبراؤ نہیں۔۔۔۔ یہ بتاؤ کار کا نمبر کیا تھا "۔۔۔۔ عمران نے اُسے ڈھارس دیتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ پولیس کی وجہ سے وہ گھبرایا ہوا ہے۔

"جناب میں ان پڑھ آدمی ہوں۔ نمبر وغیرہ نہیں پڑھ سکتا۔ البتہ ایک نشانی مجھے کار کی یاد ہے۔ اور وہ بھی ذرا عجیب سی بات تھی اس لئے

ذہن میں رہ گئی "۔۔۔۔ چوکیدار نے کہا۔

"کیا نشانی تھی "۔۔۔۔ عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"جناب اس کے شیشے کے ایک طرف کونے میں ایک آدمی کا فوٹو بنا ہوا تھا کسی کاغذ پر۔۔۔۔ اس آدمی نے ہاتھ میں ایک سانپ پکڑا ہوا تھا جس کا منہ وہ چبا رہا تھا "۔۔۔۔ چوکیدار نے جواب دیا۔

"اچھا۔۔۔۔ واقعی حیرت انگیز بات ہے۔ کار نئی تھی یا پرانی" عمران نے پوچھا۔

"جناب بالکل نئی کار تھی۔۔۔۔ لمبی سی "۔۔۔۔ چوکیدار نے جواب دیا۔

"اچھا یہ بتاؤ۔۔۔۔ تم یہاں رہنے والوں کو جانتے ہو "۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔۔۔۔ ہماری کوٹھی ابھی تعمیر ہونا شروع ہوئی ہے۔ مجھے یہاں آئے ایک ہفتہ ہوا ہے۔ اور میں زیادہ تر اندر ہی رہتا ہوں" چوکیدار نے جواب دیا۔

عمران سمجھ گیا کہ پولیس کیس کی وجہ سے اگر وہ جانتا بھی ہو گا۔ تو اب نہیں بتائے گا۔ بنجانے کار والی بات اس نے کیسے بتا دی۔

"ٹھیک ہے بابا شکریہ۔۔۔۔ اب تم جاؤ "۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور چوکیدار سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"بنجانے کیسی کار تھی۔۔۔۔ بہرحال غوری صاحب اب آپ جانیں اور آپ کے اعلیٰ آفیسر۔ میں اب چلتا ہوں "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے غوری سے کہا۔

"جناب آپ کا بے حد شکریہ ـــــ پلیز آپ کسی کو بتائیں نہیں کہ مجھے آپ نے یہ سب باتیں بتائی ہیں" ـــــ عوزی نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے کتے نے کاٹا ہے کہ میں پولیس کو بتاتا پھروں۔ پولیس والے تو پہلے مجھے ہی دھر لیں گے" ـــــ عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کوٹھی سے باہر آکر وہ اپنی کار کی طرف بڑھا۔ اور چند لمحوں بعد اس کی کار چوک کی طرف بڑھی۔ پھر عمران نے ایک طرف سے صفدر کی کار نکل کر اپنے پیچھے آتی دیکھی ـــــ عمران نے اپنی کار ایک طرف کر کے اُسے رکنے کا اشارہ کیا۔ اور خود کار سے باہر آگیا۔ صفدر بھی کار روک کر باہر آگیا۔

"کوئی خاص بات معلوم ہوئی عمران صاحب" ـــــ صفدر نے پوچھا۔

"ہاں سب کچھ معلوم ہو گیا۔ اور پھر عمران نے مختصر طور پر اُسے واردات کا پس منظر بتایا۔ اب تم ایسا کرو کہ اپنے ساتھیوں سمیت وہ سرخ رنگ کی کار تلاش کرو جس کے شیشے کے کونے میں اس آدمی کی تصویر ہو۔ یہ ضروری ہے" ـــــ عمران نے اُسے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں مس جولیا سے بات کرتا ہوں" ـــــ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور عمران اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں چوکیدار کی بتائی ہوئی تصویر چپکی ہوئی تھی۔ اُسے یاد آرہا تھا کہ ایسی تصویر اس نے کہیں دیکھی ضرور ہے۔ لیکن کہاں دیکھی ہے یہ بات اُسے یاد نہ آ

رہی تھی۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کیا کہ پہلے دانش منزل جا کر وہ مجرم تنظیموں کی کیٹلاگ چیک کرے گا۔ شاید یہ تصویر کسی مخصوص تنظیم کے نشان کے طور پر اس کیٹلاگ میں موجود ہو ـــــ ویسے راما کا اسلحے کی سمگلنگ کے ساتھ تعلق بھی اس کے ذہن میں کھٹک رہا تھا۔ یہ چھاپہ بھی عمران نے کہہ کر سوپر فیاض سے ڈلوایا تھا۔ اور اس چھاپے میں خاصی تعداد میں جدید ترین اسلحہ پکڑا گیا تھا ـــــ لیکن فیاض کی حماقت کی وجہ سے اصل مجرم فرار ہو گئے۔ مقامی لوگوں کو گولی مار دی گئی تھی۔ یہ راما فرار ہو گیا تھا۔ اس طرح کچھ پتہ نہ چلا تھا کہ یہ اسلحہ کون اسمگل کر رہا تھا اور اسے کہاں پہنچایا جانا مقصود تھا ـــــ لیکن اب راما گروپ کی مدد سے اُسے اس طرح کی وارداتوں میں ملوث کرائے جانے کا مقصد اب اُسے کچھ کچھ سمجھ آرہا تھا کہ مجرم اُسے الجھا کر اپنا کوئی مشن پورا کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے پورے کئے جانے میں ان کے خیال کے مطابق عمران رکاوٹ بن سکتا تھا ـــــ لیکن ایسا کون سا مشن ہو سکتا ہے۔ اس بات پر اب عمران غور کر رہا تھا۔

گہری تاریکی نے ہر طرف اپنا ڈیرہ ڈال رکھا تھا۔ اندھیرا اس قدر گہرا تھا کہ آسمان پر چمکنے والے تارے بھی مدھم پڑ چکے تھے ــــ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے گہرے سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی چادر نے ماحول کو ڈھانپ رکھا ہو۔

اس اندھیرے میں ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی کار ہچکولے کھاتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ اس کی تمام بتیاں بند تھیں اور وہ گہرے اندھیرے کا ایک جزو بن چکی تھی ــــ لیکن ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا نوجوان بڑے مطمئن انداز میں کار چلائے جا رہا تھا۔ کار اس وقت ایک وسیع میدان میں سے گزر رہی تھی جن میں بڑی بڑی جھاڑیاں تھیں۔ ساتھ والی سیٹ پر جیگر بیٹھا ہوا تھا ــــ اس نے اپنی رانوں پر ایک ہلکی مشین گن رکھی ہوئی، جب کہ پچھلی سیٹ خالی پڑی تھی۔ جیگر خاموش بیٹھا بس تاریکی کو گھور رہا تھا۔ اندھیرے میں اس کے چہرے

کے تاثرات نظر نہ آ رہے تھے۔

"باس ــــ ہم پوائنٹ پر پہنچنے والے ہیں" ــــ ڈرائیور نے اچانک جیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا" ــــ جیگر نے چونک کر کہا۔ اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"ابھی پوائنٹ کتنی دور ہے" ــــ جیگر نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ دس منٹ بعد کاشن مل جائے گا" ــــ ڈرائیور نے مطمئن انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا اور جیگر نے سر ہلا دیا۔

وہ اس وقت پاکیشیا کی جنوب مشرقی سرحد پر واقع علاقے میں موجود تھے۔ قریب ہی ہمسایہ ملک کی سرحد تھی۔ چونکہ اس ملک کے ساتھ پاکیشیا کے تعلقات گزشتہ کچھ عرصے سے بے حد کشیدہ تھے ــــ اس لئے اس طرف فوجی نقل و حرکت خاصی تھی۔ پاکیشیا کی فوج نے سرحد کے ساتھ ساتھ پڑاؤ ڈالا ہوا تھا اس لئے یہ سارا علاقہ سمگلنگ کے لئے انتہائی خطرناک ہو چکا تھا۔ لیکن یہ لوگ جس طرح اطمینان سے آگے بڑھے جا رہے تھے اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کسی خاص راستے پر جا رہے ہیں جہاں خطرہ نہیں ہے۔

ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ ڈرائیور نے کار روک لی۔ اور پھر اس نے جیب میں سے ایک چھوٹا سا ٹارچ نما آلہ نکالا اور اسے ہاتھ میں لے کر کھڑکی سے باہر ہاتھ نکال کر اس کا رخ آسمان کی طرف کر کے اس کا بٹن دبا دیا ــــ سر کی تیز آواز سنائی دی۔ اور کوئی چیز سرسراتی ہوئی آسمان پر چڑھتی چلی گئی۔ چند ہی لمحوں بعد آسمان پر ایک ستارہ ٹوٹا اور لمبی سی لکیر بناتا ہوا غائب ہو گیا۔

ڈرائیور اور جیگر کی نظریں سامنے آسمان پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی ہی دیر بعد دور آسمان پر ویسے ہی ایک اور ستارہ ٹوٹا اور لکیر بنا کر غائب ہو گیا۔

"راستہ صاف ہے"۔۔۔ ڈرائیور نے مطمئن انداز میں کہا۔ اور تیزی سے کار آگے بڑھا دی۔ اب میدان میں اونچی نیچی گھاٹیاں تھیں۔ ڈرائیور نے بڑے محتاط انداز میں کار چلانی شروع کر دی۔ تھوڑی ہی دیر بعد ایک گھنا درخت اندھیرے میں لپٹا ہوا نظر آنے لگا۔۔۔ اس کا سایہ نظر آرہا تھا۔ جیسے جیسے کار اس کے قریب پہنچتی گئی درخت واضح ہوتا گیا۔ ڈرائیور نے کار درخت کے قریب جا کر روک دی۔

"آیئے باس۔۔۔ اب یہاں سے پیدل جانا ہو گا"۔۔۔ ڈرائیور نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور جیگر سر ہلاتا ہوا نیچے اتر آیا۔ سب مشین گن اس کے ہاتھ میں تھی۔ سیاہ رنگ کے چست لباس میں وہ اندھیرے کا ایک حصہ بن گئے تھے۔۔۔ ڈرائیور آگے تھا جب کہ جیگر اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک دائیں ہاتھ پر کچھ فاصلے پر ایک جگنو سا چمکا اور وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے زمین پر لیٹ گئے۔۔۔ یہ جگنو ماچس کی تیلی تھی کسی نے سگریٹ سلگایا تھا۔ ماچس کی روشنی میں انہوں نے ایک فوجی سپاہی کا چہرہ دیکھا تھا۔ اور اب سگریٹ کا کش لینے سے اس کا مدھم سا خاکہ انہیں نظر آرہا تھا۔۔۔ وہ دونوں دم سادھے پڑے ہوئے تھے۔ پھر ڈرائیور نے جیگر کو اشارہ کیا اور وہ کمانڈوز کے سے انداز میں زمین پر رینگتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ تھوڑی ہی دور ایک جھاڑی کے پاس پہنچ کر ڈرائیور رک گیا۔۔۔ اس نے جھاڑی کے اندر ہاتھ

ڈالا اور دوسرے لمحے ہلکا سا کھٹکا ہوا اور جھاڑی درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو کر دونوں اطراف میں ہٹ گئی۔

"کون ہے"۔۔۔ اچانک دور سے ایک للکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔ کھٹکے کی آواز شاید اس سگریٹ پینے والے سپاہی نے سن لی تھی۔ جھاڑی کے ہٹنے سے اندر جاتی ہوئی ایک مصنوعی سرنگ نظر آنے لگی۔۔۔ وہ جلدی سے رینگ کر اس سرنگ میں داخل ہو گئے۔ اور پھر کھٹاک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی ان کے عقب پر بند ہو گئی۔ اور وہ دونوں ہی سرنگ میں خاموش پڑے رہے۔ کیونکہ انہیں قدموں کی دھمک نزدیک آتی سنائی دے رہی تھی۔۔۔ چند لمحوں بعد فوجی بوٹوں کی دھمک عین ان کے سروں پر پہنچ گئی۔ یہ ایک ہی آدمی کے قدموں کی آواز تھی۔ وہ دونوں سرنگ میں خاموش لیٹے ہوئے تھے۔ چند لمحوں تک یہ دھمک انہیں ادھر ادھر گھومتی سنائی دی۔۔۔ اس کے بعد واپس ہو گئی اور ان دونوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ وہ بال بال بچ گئے تھے۔ جب قدموں کی دھمک معدوم ہو گئی تو وہ آہستہ آہستہ آگے رینگنے لگے۔۔۔ سرنگ ٹیڑھے میڑھے انداز میں آگے بڑھ رہی تھی۔ اور اتنی تنگ تھی کہ ایک آدمی بمشکل اس میں رینگ کر آگے بڑھ سکتا تھا۔ ڈرائیور آگے تھا جب کہ جیگر اس کے پیچھے جا رہا تھا۔ سرنگ میں ہوا کا کوئی انتظام نہ تھا اس لئے ان دونوں کو لمحہ بہ لمحہ سانس لینے میں تنگی سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ لیکن تھوڑی دور جانے کے بعد سرنگ اوپر کو اٹھ گئی اور پھر ڈرائیور نے دیوار پر ہاتھ رکھا اور پہلے جیسی کھٹاک کی آواز سنائی دی۔ اور دھم تاروں سے بھرا آسمان نظر

آنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے تازہ ہوا حاصل کرنے کے لئے
زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے۔ ڈرائیور رینگ کر باہر آ گیا
جیگر نے بھی اس کی پیروی کی یہاں بھی مکمل اندھیرا تھا اور ویسے ہی
جھاڑی بھی جیسی جھاڑی کے اندر سے سرنگ میں وہ داخل ہوئے تھے۔
ان کے جھاڑی سے باہر نکلتے ہی جھاڑی بند ہو گئی ——— اور وہ دونوں
آہستہ آہستہ اسی طرح رینگتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد
وہ ایک درخت کے پاس پہنچ گئے۔ اس درخت کے نیچے ایک چھوٹی
سیاہ رنگ کی کار موجود تھی اور کار کے ساتھ ایک آدمی کا ہلکا سا خاکہ
نظر آ رہا تھا ——— ڈرائیور نے کار کے قریب پہنچنے پر آہستہ سے زمین
پر اپنا ہاتھ مخصوص انداز میں مارا تو کار کے قریب کھڑا نوجوان یک لخت
چونک پڑا۔ اس نے اسی انداز میں اپنا ہاتھ کار کی ڈگی پر مارا۔ ہلکی سی
تھپاک کی آواز سنائی دی۔ اور ڈرائیور اور جیگر دونوں اٹھ کر کھڑے
ہو گئے۔ اور پھر تیزی سے کار کی طرف بڑھنے لگے۔

" راڈ " ——— نوجوان نے ان کے قریب آنے پر سرگوشی کے
انداز میں کہا۔ اس کے ہاتھوں میں بھی مشین گن موجود تھی۔

" راڈار " ——— ڈرائیور نے اسی طرح سرگوشیانہ انداز میں کہا۔

" اوکے ——— بیٹھو " ——— نوجوان نے کہا۔

اور وہ دونوں کار کے پچھلے دروازے کھول کر اس میں سوار
ہو گئے جب کہ نوجوان نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ دوسرے لمحے
کار کا انجن ہلکی آواز میں جاگ پڑا اور کار حرکت میں آ گئی۔

" میرا نام راٹھور ہے " ——— ڈرائیور نے کہا۔

" میں بانٹی ہوں اور یہ باس جیگر ہیں " ——— پچھلی نشست پر بیٹھے
ڈرائیور نے جواب دیا جب کہ جیگر خاموش بیٹھا رہا۔ کار اسی طرح اونچی
نیچی گھاٹیوں سے ہوتی ہوئی آگے بڑھتی گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ
اندھیرے میں ڈوبی ہوئی ایک عمارت کے پاس جا کر رک گئی ——— اور
وہ تینوں ہی بغیر کچھ کہے کار سے نیچے اتر آئے۔ راٹھور نے انہیں
اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ اور وہ اس کی پیروی کرتے ہوئے
عمارت کے اندر داخل ہو گئے ——— ایک بند دروازے پر راٹھور نے
آہستہ سے دستک دی۔

" کون " ——— اندر سے سرگوشیانہ آواز سنائی دی۔

" راٹھور ——— مہمان آ گئے ہیں " ——— راٹھور نے اسی طرح
سرگوشی کے سے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یس کم ان " ——— اندر سے جواب ملا۔

اور ڈرائیور نے دروازے کو آہستہ سے دھکیل دیا۔ اندر
کمرے میں بھی اندھیرا ہی تھا۔ راٹھور اور بانٹی اور جیگر اندر داخل ہوئے
راٹھور نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا ——— اسی لمحے چٹ کی آواز ابھری۔
اور کمرے میں ہلکی سی روشنی پھیل گئی۔ کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ
ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک بڑی بڑی مونچھوں والا فوجی یونیفارم
میں ملبوس آدمی لوہے کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ——— اس کے کاندھوں پر
موجود ستار بتا رہے تھے کہ وہ کرنل ہے۔ انہیں آتا دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا
ہوا۔

" باس جیگر اور یہ بانٹی ہیں۔ راڈار گروپ " ——— راٹھور نے

مؤدبانہ انداز میں کرنل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کرنل پرکاش"—— کرنل نے مصافحے کے لئے ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا اور بانٹی اور جیگر نے اس سے مصافحہ کیا۔ اور پھر کرنل کے اشارے پر وہ میز کے سامنے رکھی ہوئی لوہے کی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"کیپٹن راٹھور—— تم باہر جا کر خیال رکھو"—— کرنل نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے راٹھور سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور راٹھور سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"کرنل پرکاش۔ ہمیں اس طرح بلانے کا کیا مقصد تھا"
جیگر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"مشن کے سلسلے میں ضروری بات چیت کرنی تھی مسٹر جیگر۔ ہماری اطلاعات کے مطابق پاکیشیا میں سیکرٹ سروس فعال ہو چکی ہے۔ عمران کو کسی نے جعلی وارداتوں میں ملوث کرنے کی کوشش کی۔ جس کے نتیجے میں وہاں حالات تبدیل ہو گئے—— ایسی صورت میں ہمیں خطرہ محسوس ہوا کہ پہلے کی طرح پھر مشن فیل نہ ہو جائے"—— کرنل پرکاش نے بھی سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ مشن مکمل کرنا راڈار کی ڈیوٹی ہے۔ آپ صرف ہمیں مال سپلائی کریں۔ اس کے بعد آپ کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے"—— جیگر نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ کے چیف باس سے ساری بات تفصیل سے طے ہو چکی ہے آپ کو یہاں بلانے کا مقصد اس بات چیت کے نتیجے میں نئی صورت حال

کا تعین تھا۔ اب یہ طے ہوا کہ مال ٹرکوں کی بجائے چھوٹی اور تیز رفتار ویگنوں میں بھیجا جائے تاکہ اگر چیکنگ بھی ہو جائے تو یہ تیز رفتار ویگنیں اسلحہ سمیت نکل جانے میں کامیاب ہو سکیں۔ ورنہ ٹرک اس قدر تیز رفتاری پیدا نہیں کر سکتے"—— کرنل پرکاش نے جواب دیا۔

"لیکن اس طرح ایک تو ویگنوں کی تعداد بڑھ جائے گی دوسرا ویگنوں کا یہ کارواں فوری طور پر نظروں میں آ جائے گا"—— جیگر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اس پہلو پر غور کر لیا گیا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نئی ویگنیں ایک کارواں کی صورت میں سڑکوں پر مسلسل سفر کرتی ہیں۔ چنانچہ یہ منصوبہ بنایا گیا ہے کہ مال کو پچاس نئی ویگنوں میں فٹ کر کے ان ویگنوں کو دارالحکومت سے گزار کر لے جایا جائے گا—— باقی پروگرام اسی طرح ہو گا۔ البتہ جہاں ٹرکوں سے مال اتار کر ویگنوں میں بدلنا تھا۔ وہاں اسی طرح انہیں پرانی ویگنوں میں ڈالا جائے گا۔ اور یہ نئی ویگنیں واپس ہو کر اس پارٹی تک پہنچ جائیں گی۔ کاغذات بالکل اصل ہوں گے—— اسلحہ ویگنوں کے فرش کی دوہری تہہ میں چھپایا جائے گا۔ ان ویگنوں کو اب ایک خصوصی جہاز کے ذریعے بندرگاہ تک پہنچایا جائے گا۔ جہاں سے راڈار گروپ اس پارٹی کے نمائندے کے طور پر انہیں حاصل کرے گا—— باقاعدہ کلیرنس کرا کر اور پھر سڑک کے ذریعے انہیں لے جایا جائے گا۔ خطرے کی صورت میں جس قدر ویگنیں نکالی جا سکیں نکال لی جائیں"—— کرنل پرکاش نے کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو پھر ان ویگنوں کو بندرگاہ سے مال گاڑی پر کیوں

نہ بک کرا دیا جائے دارالحکومت میں ہم اسے وصول کریں۔ اور پھر وہاں سے آگے سڑک کے راستے لے جائیں" ـــــ جیگر نے کہا۔

"پہلے اس بات پر بھی غور کیا گیا تھا۔ لیکن اس میں ایک مسئلہ سامنے آیا تھا۔ کہ ریلوے کے اتنے سارے عملے کو خریدا نہیں جا سکتا۔ اور ایسا ہو سکتا ہے کہ ویگنوں کو گاڑی پر لادتے ہوئے اور راستے میں اور وہاں دارالحکومت میں اتارتے وقت رف ہینڈلنگ کی وجہ سے اسلحے کی موجودگی کا پتہ چل سکتا ہے۔ اس لئے ایسا رسک نہیں لیا جا سکتا" کرنل پرکاش نے کہا۔

"وہ پارٹی جو ویگنوں کو بک کرائے گی۔ وہ کہاں کی ہے" ـــــ جیگر نے پوچھا۔

"پارٹی تو دارالحکومت کی ہے۔ لیکن اس نے یہ ویگنیں درہ ٹاپ سے جنوب مشرق میں واقع ایک آئل فیلڈ پر کام کرنے والی کمپنی کے لئے بک کرائی ہیں ـــــ تمام کاغذات بالکل درست اور اصلی ہوں گے۔ اگر کاغذات کی چیکنگ ہوگی تو وہ بالکل درست پائے جائیں گے۔ ان میں ایک حرف بھی مشکوک نہ ہوگا" ـــــ کرنل پرکاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہر ویگن میں دو ڈرائیور ہوں تو اس کا مطلب ہے سو افراد تو یہ چاہئیں۔ اور ان کی حفاظت کے لئے دس کاروں میں چالیس افراد اور ہوں۔ اس طرح ایک سو چالیس افراد کم از کم چاہئیں۔ یہ تو کافی بڑا پرابلم ہوگا" ـــــ جیگر نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں اتنے افراد تو لازماً ہونے چاہئیں۔ آپ کے گروپ میں کتنے

افراد ہیں" ـــــ کرنل پرکاش نے پوچھا۔

"یوں تو ہمارے گروپ کے ممبروں کی تعداد سینکڑوں سے بھی اوپر ہے۔ لیکن وہ مختلف مشنز پر کام کر رہے ہیں۔ اس مشن کا انچارج میں ہوں ـــــ اور میں زیادہ سے زیادہ بیس افراد کو یہاں حرکت میں لا سکتا ہوں" ـــــ جیگر نے کہا۔

"پھر باقی افراد کا کیا کرو گے" ـــــ کرنل پرکاش نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"کسی مقامی گروپ کی مدد لینی ہوگی صرف ویگنوں کی ڈرائیونگ کے لئے ـــــ حفاظت کے لئے تو ہم بیس افراد ہی کافی ہیں۔ ہمارے گروپ کا ایک ایک آدمی سو پر بھاری ہے" ـــــ جیگر نے کہا۔

"نہیں ـــــ مقامی گروپ والا مسئلہ غلط ہے۔ اس طرح مشن لیک آؤٹ ہو سکتا ہے۔ کوئی اور انتظام کرو۔ ایسا انتظام جس میں کسی مقامی آدمی کا کوئی تعلق نہ ہو" ـــــ کرنل پرکاش نے کہا۔

"کرنل صاحب۔ آپ ان باتوں کو نہیں سمجھتے۔ اگر تمام ویگن ڈرائیور غیر ملکی ہوں گے تو ظاہر ہے ہر بات مشکوک ہو جائے گی" ـــــ جیگر نے کہا۔

"ہاں یہ مسئلہ تو ہے۔ پھر ایسا ہے کہ میں اپنے ملک سے آدمی بھیج دوں۔ ڈرائیونگ کے لئے وہ مقامی افراد ہی دکھائی دیں گے" کرنل پرکاش نے کہا۔

"لیکن اگر آپ کے آدمیوں کی غلطی کی وجہ سے مشن ناکام ہو گیا تو پھر ہم ذمہ دار نہیں رہیں گے" ـــــ جیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

"اس بات کا آپ فکر نہ کریں ہمارے آدمی ٹرینڈ ہوں گے۔ اور انہیں آپ کی ماتحتی میں دے دیا جائے گا۔ وہ آپ کے احکامات کے پابند ہوں گے"۔۔۔۔۔ کرنل پرکاش نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو ٹھیک ہے۔ بتلائیے۔ کب ویگنیں ہمارے چارج میں آتی ہیں اور آپ کے آدمی کہاں اور کب پہنچیں گے" جیگر نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"ویگنیں تمہیں آج سے چار روز بعد بندرگاہ سے وصول ہوں گی۔ ویگنیں تیار ہو چکی ہیں۔ آج انہیں قریبی ملک بھیج دیا جائے گا۔ جہاں سے وہ باقاعدہ بحری جہاز پر سوار ہو کر آج سے تین روز بعد بندرگاہ پہنچ جائیں گی۔۔۔۔۔ کسٹم اور کلیرنس میں ایک روز لگ جائے گا۔ اس طرح آج سے چار روز بعد ویگنیں آپ کے چارج میں ہوں گی۔ آپ نے بندرگاہ پر جا کر انصاف کلیرنگ اینڈ فارورڈنگ ایجنٹس کے دفتر میں جانا ہے۔ وہاں ان کا منیجر ہوگا الطاف اقبال۔ وہ سارا کام کرے گا۔ وہ ہمارا آدمی ہے۔۔۔۔۔ آپ نے صرف یہ کاغذ اسے جا کر دینا ہے۔ کوڈ راڈار رہے گا۔ آپ جا کر اسے اپنا کارڈ بھیجیں گے جس پر آپ کا نام ٹونی راڈ لکھا ہوگا۔ وہ آپ کو بلا لے گا اور اپنا تعارف الطاف ڈار کے طور پر کرائے گا۔۔۔۔۔ پھر آپ اسے یہ کاغذ دیں گے۔ اس طرح آپ کے اور اس کے نام میں راڈار مکمل ہوگا۔ باقی باتیں وہ آپ سے زبانی طے کر لے گا۔ بالکل بھروسے کا آدمی ہے۔ آپ اس پر مکمل اعتماد کریں گے۔ ویگنوں کی ڈیلیوری کے ساتھ ہی وہ آپ کو اس جگہ لے جائے گا جہاں ہمارے آدمی ڈرائیوروں کی صورت میں موجود ہوں گے۔ ان سب کے

کاغذات مکمل ہوں گے۔ اور وہ اس فرم کے ملازم ہوں گے جو ویگنیں خرید رہی ہے۔ ان سب کا انچارج بھاکر نامی آدمی ہوگا۔ آپ کا رابطہ بھاکر سے رہے گا۔ اور بھاکر باقی آدمیوں کو سنبھالے گا"۔۔۔۔۔ کرنل پرکاش نے تفصیلات بتلانے کے ساتھ ساتھ دراز سے ایک سفید رنگ کا کاغذ نکال کر جیگر کی طرف بڑھا دیا۔ کاغذ پر کسی بیوہ کی طرف سے درخواست لکھی ہوئی تھی جس میں امداد کی اپیل کی گئی تھی۔۔۔۔۔ عام سا کاغذ تھا۔ جیگر سمجھ گیا کہ یہ کوڈ ہوگا۔ اس لئے اس نے اسے تہہ کر کے اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"آپ کے آدمی اپنا اسلحہ ساتھ لے آئیں گے"۔۔۔۔۔ جیگر نے کہا۔

"ہاں۔۔۔۔۔ وہ جدید اسلحے سے لیس ہوں گے۔ ایسے اسلحے سے جو بظاہر عام ڈرائیوروں کے روزمرہ آلات سے متعلق نظر آئیں گے۔ اس طرح کسی کو تلاش کے باوجود ان پر شک نہ ہوگا"۔۔۔۔۔ کرنل پرکاش نے جواب دیا۔

"آپ کے آدمیوں کو مکمل مشن کا علم ہے کہ کہاں جانا ہے اور کیا کرنا ہے"۔۔۔۔۔ جیگر نے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔۔۔ انہیں صرف اتنا معلوم ہوگا کہ انہوں نے خطرے کی صورت میں کیا کرنا ہے۔ باقی آپ جتنا مناسب سمجھیں بھاکر کو بتا دیں۔ بہرحال وہ آپ کے ماتحت ہوگا"۔۔۔۔۔ کرنل پرکاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے چیک پوسٹوں کے ساتھ جو معاملات طے تھے وہ [illegible] کے

سلسلے میں تھے۔ اب نئی صورت حال میں کیا ہو گا"۔۔۔۔ جیگر نے پوچھا۔

"ہاں آپ نے اچھا یاد دلایا ہے۔ آپ کے چیف باس کے ساتھ اس مسئلے پر بات ہوئی تھی۔ ہم کسی بھی صورت میں کسی بھی مقامی آدمی کو سوائے دوہ ٹاپ کے اس مشن سے کسی طور پر بھی متعلق نہیں کرنا چاہتے اس لئے جس آدمی نے چیک پوسٹوں کو ڈیل کرنا تھا۔۔۔۔ وہ اب آپ کے ساتھ نہ ہو گا۔ عام حالات میں آپ کو ان چیک پوسٹوں کو کراس کرنا ہے۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ تمام مشن اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ بغیر کسی خاص مخبری کے کسی صورت میں بھی کسی کو کوئی شک نہ ہو گا۔ حتیٰ کہ اس اسلحے کو ایسے پیک کیا گیا ہے کہ مشینی آلات بھی اس کا پتہ نہ چلا سکیں گے۔۔۔۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ آپ کو پورے مشن میں کہیں بھی انگلی ہلانے کی ضرورت نہ پڑے گی۔ کسی خصوصی خطرے کی صورت میں بہرحال آپ جو مناسب سمجھیں اقدامات کریں یہ آپ کا کام ہے"۔۔۔۔ کرنل پرکاش نے جواب دیا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔۔۔۔ اب اجازت"۔۔۔۔ جیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں کیپٹن راٹھور کو بلاتا ہوں وہ آپ کو سپاٹ پر چھوڑ آئے گا"۔۔۔۔ کرنل پرکاش نے کہا اور میز کے کنارے پر کسی بٹن کو انگلی سے دبا دیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کیپٹن راٹھور اندر داخل ہوا۔

"مہمانوں کو سپاٹ پر چھوڑ آؤ"۔۔۔۔ کرنل پرکاش نے تحکمانہ

لہجے میں کیپٹن راٹھور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن راٹھور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

اور پھر جیگر اور بانٹی کرنل پرکاش سے مصافحہ کر کے کمرے سے باہر آ گئے۔ چند لمحوں بعد کار واپس جا رہی تھی۔

"آپ دوسری طرف بے حد محتاط رہیں وہاں فوجی گشت جاری ہے" کیپٹن راٹھور نے کار چلاتے ہوئے جیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمیں معلوم ہے"۔۔۔۔ جیگر نے مختصر سا جواب دیا اور کیپٹن راٹھور نے سر ہلا دیا۔

عمران نے مجرم تنظیموں کی کیٹلاگ دیکھتے ہوئے جیسے ہی ایک صفحہ پلٹا وہ چونک پڑا۔ اس کی نظریں صفحے کے درمیان میں بنی ہوئی تصویر پر جم گئیں ــــ یہ بالکل وہی تصویر تھی جیسی جوکیمار نے بتائی تھی۔

"کچھ پتہ چلا" ــــ سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں ــــ یہ ایک بین الاقوامی تنظیم راڈار کا مخصوص نشان ہے" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ صفحے پر دی گئی تفصیلات پڑھ رہا تھا۔

"راڈار ــــ یہ کون سی تنظیم ہے" ــــ بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تفصیلات تو یہاں نہیں دی گئیں۔ صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ

یہ تنظیم زیادہ تر اسلحے کی سمگلنگ میں ملوث پائی گئی ہے سکانگو کے باغیوں کو اسلحہ کی سپلائی کے دوران اس تنظیم کا نام پہلی بار سامنے آیا تھا ــــ اس کے کچھ افراد پکڑے گئے تھے۔ لیکن پھر انہیں ہلاک کر دیا گیا۔ ان افراد سے اس نشان کا پتہ چلا تھا اور بس" ــــ عمران نے صفحے پر دی گئی تفصیلات پڑھتے ہوئے کہا۔

"اسلحے کی سمگلنگ ــــ لیکن یہاں اس قسم کی سمگلنگ کے لئے کسی بین الاقوامی تنظیم کے آنے کا تو کوئی جواز نہیں بنتا۔ یہاں تو نہ ہی کہیں بغاوت ہو رہی ہے اور نہ کوئی جنگ وغیرہ" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے اسلحے کی سمگلنگ کا چکر نہ ہو۔ کوئی اور سلسلہ ہو لیکن حالات بتلاتے ہیں کہ سلسلہ اسلحے کا ہی ہو گا" ــــ عمران نے کیٹلاگ بند کرتے ہوئے کہا۔

"کیسے حالات" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"چند ماہ قبل اسلحہ سمگل ہوتے ہوئے پکڑا گیا تھا۔ یہ انتہائی جدید ترین اسلحہ تھا۔ اس میں ایک مقامی غنڈہ راما بھی ملوث تھا۔ جو پولیس کی حراست سے فرار ہو گیا ــــ اب یہی غنڈہ مجھے الجھانے کے لئے جو وارداتیں کیفے مالابار اور ہوٹل تاج میں ہوئیں۔ ان میں بھی ملوث تھا۔ اور نشیمن آباد والی کوٹھی سے جو لاشیں ملی ہیں ان میں یہ راما بھی ہلاک کیا گیا ہے ــــ اور انہیں جس پارٹی نے ہلاک کیا ہے۔ اس کی کاریہ راڈار کا نشان موجود تھا۔ اس ساری صورت حال سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ اب بھی وہی اسلحے کی سمگلنگ کا ہی چکر ہو گا۔ اور مجھے الجھانے

کی بات بھی اب سمجھ میں آتی ہے۔ ان کا پہلا مشن ناکام ہونے کی بنا
میری ہی ذات بنی تھی اور میرا نام ہی سامنے آیا تھا ——— چنانچہ ہو
سکتا ہے راڈا نے میرے متعلق معلومات اکٹھی کی ہوں۔ اور پھر انہوں
نے یہ پروگرام بنایا ہو کہ مجھے کسی واردات میں الجھا دیا جائے تاکہ میں
اس دوران اسلحے کی سمگلنگ کے آڑے نہ آؤں" ——— عمران نے
سارے حالات کا تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا تجزیہ بالکل درست ہے عمران صاحب۔ یقیناً یہی مسئلہ
ہو گا۔ لیکن یہ اسلحہ پہنچایا کہاں جانا تھا" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں یہ بات واقعی سوچنے کی ہے۔ بظاہر تو ایسی کوئی جگہ نظر نہیں
آتی" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرے ذہن میں ایک بات آتی ہے کہ کہیں
یہ اسلحہ شمال مغربی سرحد پر قبائلیوں کو تو نہیں پہنچایا جاتا"
بلیک زیرو نے کہا۔

"شمال مغربی سرحد ——— یعنی درہ ٹاپ ——— لیکن وہاں تو ایسی کوئی
صورت حال نہیں۔ یہ درست ہے کہ دوسری طرف روسیاہ اور
ہمارے ہمسایہ ملک باڈستان میں جنگ ہو رہی ہے اور باڈستان
کے حریت پسند روسیاہ کے ساتھ لڑ رہے ہیں ——— لیکن ہماری
طرف سرحدی علاقے میں تو بالکل امن ہے۔ اور پھر یہ اسلحہ اگر باڈستان
کے حریت پسندوں کو پہنچانا ہے تو اس کے لئے ہمارے ملک کا راستہ
تو کسی طور پر بھی استعمال نہیں ہو سکتا ——— اس کے لئے تو اور بہت سے
راستے ہو سکتے ہیں۔ لیکن مجھے الجھانے کا مطلب تو یہ ہے کہ اسلحہ بہر حال

وہ دارالحکومت سے گزار کر لے جانا چاہتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ
اسلحہ کہاں سے لا کر کہاں پہنچایا جا سکتا ہے۔ جس کے لئے اسے دارالحکومت
سے گزارنا ضروری ہو۔ ذرا نقشہ نکالنا پاکیشیا کا" ——— عمران نے کہا۔
اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ایک الماری سے اس نے ایک بڑا
نقشہ نکال کر میز پر پھیلا دیا ——— عمران کافی دیر تک نقشے کو غور سے دیکھتا
رہا۔ بلیک زیرو بھی نقشے کی طرف متوجہ تھا۔

"اسلحہ دارالحکومت کے ذریعے یا تو سڑک کے راستے لایا جا سکتا
ہے یا ٹرین کے راستے۔ اور اگر تمہاری بات پر غور کیا جائے کہ یہ اسلحہ
فرض کیا درہ ٹاپ پر پہنچنا ہے۔ تو پھر وہاں تک ریلوے نہیں جاتی۔ پھر
اگر ریلوے پر آئے گا تو یہ دارالحکومت اترے گا اور یہاں سے سڑک
کے راستے جائے گا ——— یا پھر براہِ راست سڑک کے ذریعے جائے
گا۔ ریلوے کے راستے والا مسئلہ تو ممکن نہیں کیونکہ ریلوے میں سفر کے
دوران یہ کہیں بھی چیک ہو سکتا ہے۔ مجرم اتنا بڑا رسک نہیں لیں گے۔
اب ایک ہی صورت ہے کہ اسے سڑک کے راستے لایا جائے"
عمران نے کہا۔

"لیکن سڑک کے راستے تو جگہ جگہ خصوصی چیک پوسٹیں موجود ہیں۔
کیسے اسلحہ سمگل ہو گا" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ——— ہیں تو سہی۔ لیکن یہ بھی تو دیکھو کہ لانے والے اگر بین الاقوامی
مجرم ہیں تو پھر وہ یقیناً ایسے راستے اختیار کریں گے یا ایسے طریقے اختیار
کریں گے جس سے چیک پوسٹیں صاف ہو جائیں۔ دارالحکومت کا محل وقوع
ایسا ہے کہ اس میں سے گزرے بغیر وہ اسے سائیڈ سے نہیں لے جا

سکتے۔ اس لئے انہیں لازماً دارالحکومت کو کراس کرنا پڑے گا۔"
عمران نے کہا۔
"تو پھر ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم سیکرٹ سروس کے ممبران کی دارالحکومت کی چیک پوسٹوں پر خصوصی ڈیوٹی لگا دیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔
"یہ تو ابھی سب مفروضے ہیں کیا معلوم مجرموں کا اصل مشن کیا ہے۔ جب تک کوئی مخصوص کلیو نہ ملے اس وقت تک یقینی طور پر تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔۔۔۔ ہو سکتا ہے جو کچھ ہم سوچ رہے ہوں مجرموں کا مشن اس سے یکسر مختلف ہو"۔۔۔۔ عمران نے کرسی کی پشت سے کمر لگاتے ہوئے کہا۔ اس کی فراخ پیشانی پر الجھنوں کی لکیریں موجود تھیں۔ بلیک زیرو بھی خاموش ہو گیا۔ کیونکہ بہرحال عمران کی بات درست تھی۔
ابھی وہ دونوں اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے کہ میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔
"ایکسٹو"۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
"سلطان بول رہا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔
"کون سی ریاست کا سلطان۔۔۔۔ دنیا میں تو بے شمار ریاستیں ہیں اور لاتعداد سلطان ہیں۔ ویسے ایک سگریٹ کا نام بھی سلطان ہے"۔۔۔۔ عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔ اور دوسری طرف سے سر سلطان ہنس پڑے۔
"عمران بیٹے۔۔۔۔ میں نے تمہیں یہ بتانے کے لئے فون کیا ہے کہ

کیفے مالابار اور ہوٹل تاج میں تمہارے میک اپ میں وارداتیں کرنے والے مجرموں کا پتہ چل گیا ہے۔ انہیں کسی نے نشیمن آباد کی ایک کوٹھی میں قتل کیا ہے۔۔۔۔ گو ان کے چہرے مسخ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن تمہارے میک اپ میں مجرم کا میک اپ مرتے وقت بھی تمہارا ہی تھا۔ اس طرح تم پر سارا الزام غلط ہو گیا ہے۔۔۔۔ سر رحمان بھی اپنی غلط فہمی پر خاصے شرمندہ ہیں"۔۔۔۔ سر سلطان نے چہکتی ہوئی آواز میں کہا۔
"خدا کا شکر ہے کہ ڈیڈی کو بھی زندگی میں شرمندہ ہونے کا موقع مل گیا۔ ویسے آپ ان کا ایسی حالت میں فوٹو کھینچ لیتے تو میں یہ فوٹو سوپر فیاض کے دفتر میں لٹکوا دیتا۔۔۔۔ یقین کیجئے بیچارے کا روزانہ سیروں خون بڑھتا رہتا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور سر سلطان جواب میں قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔
"اس غریب کا تو اب سیروں خون خشک ہو رہا ہو گا۔ سر رحمان کو فیاض پر انتہائی سخت غصہ ہے کہ اس کی بجائے ایک عام پولیس انسپکٹر نے سارا کیس حل کر لیا۔۔۔۔ وہ تو مجھے کہہ رہے تھے کہ میں سوپر فیاض کو معطل کر کے اس انسپکٹر کو سپرنٹنڈنٹ بنا دوں گا"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔
"پولیس کے انسپکٹر نے۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔ وہ کون انسپکٹر ہے جو اس قدر ذہین ہے"۔۔۔۔ عمران نے مصنوعی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔
"انسپکٹر غوری ہے۔ تھانہ نشیمن آباد کا انچارج۔ کہیں تم تو اُسے

سیکرٹ سروس میں شامل نہیں کرنا چاہتے"۔۔۔۔ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں۔۔۔ ورنہ وہ کسی اور نقلی عمران کی طرح اصلی عمران کا میک اپ اتارے کھڑا ہوگا"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور سر سلطان ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ وہ شاید عمران پر الزام صاف ہونے کی بنا پر۔۔۔ بے حد خوش تھے۔ اب انہیں کیا معلوم تھا کہ انسپکٹر غوری تو بس غوری کرتا رہتا اگر عمران وہاں نہ پہنچ جاتا۔

" اب آپ انسپکٹر غوری کے ذمہ لگائیں کہ ان وارداتوں کا پس منظر بھی تلاش کرے۔ آخر کوئی وجہ تو ہوگی ہی"۔۔۔ عمران نے کہا۔

" انسپکٹر غوری نہیں۔ اب یہ تمہارا اپنا کام ہے۔ اس غریب کے بس میں جو تھا وہ اس نے کر دیا۔ اتنا ہی اس کے لئے کافی ہے۔ اچھا گڈ بائی"۔۔۔ سر سلطان نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔ عمران سمجھ گیا کہ انہیں کہیں اور سے کال آئی ہوگی اس لئے وہ اس قدر جلد رابطہ ختم کر گئے۔

عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور واپس کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ عمران نے چونک کر دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔۔۔ اپنی موجودگی میں وہ ایکسٹو کے فون خود ہی سنا کرتا تھا۔

" ایکسٹو"۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" جولیا سپیکنگ سر"۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" یس"۔۔۔ عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

" سر۔۔۔ عمران نے جس کار کی تلاش کے لئے کہا تھا۔ وہ کار تنویر نے ڈھونڈھ لی ہے۔ وہ کار البیلا اسکوائر کی کوٹھی نمبر ننانوے میں موجود ہے۔ تنویر نے ابھی ابھی مجھے اطلاع دی ہے"۔۔۔ جولیا نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" کیسے ڈھونڈھی اس نے۔۔۔ کوٹھی کے اندر جا کر"۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

" نو سر۔۔۔ وہ وہاں سے گزر رہا تھا کہ کار اسے نظر آئی اس وقت وہ کار مڑ کر اس کوٹھی میں داخل ہو رہی تھی"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اسے کہو کہ وہاں نگرانی کرے۔ چوہان۔ نعمانی اور صدیقی کو بھی وہیں بھجوا دو۔ میں عمران کو وہاں بھیج رہا ہوں۔ باقی کام وہ کرے گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

" سر میرے لئے کیا حکم ہے۔ میں وہاں جاؤں"۔۔۔ جولیا نے جھجکتے جھجکتے پوچھا۔

" تمہارے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل کے لئے اور کام ہے۔ تم تینوں دارالحکومت کے دونوں اطراف میں خصوصی چیکنگ پوسٹوں پر جا کر وہاں اس بات کا پتہ چلاؤ کہ ان کا طریقہ کار کیا ہے۔ وہ کیا کیا چیز چیک کرتے ہیں اور کس طرح۔۔۔ صرف ان کے طریقہ کار کے متعلق معلومات حاصل کرنی ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے سر۔۔۔ میں یہ معلومات حاصل کر کے آپ کو

تفصیلی رپورٹ دوں گی ۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"او۔کے"۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں اس کار کے متعلقین کا پتہ کر دوں۔ مجھے یقین ہے کوئی نہ کوئی کلیو مل جائے گا"۔۔۔ عمران نے رسیور رکھ کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ بیرونی دروازے کی بجائے میک اپ روم کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آیا تو وہ اپنا چہرہ اور لباس بدل چکا تھا۔

"طاہر تم ایسا کرو۔ ریلوے ہیڈ کوارٹر چلے جاؤ اور وہاں سے ایسی معلومات اکٹھی کرو کہ کہیں سے کوئی ایسا مال بک کرایا گیا ہو۔ جسے اسلحے کی سمگلنگ کے سلسلہ میں مشکوک سمجھا جاسکتا ہو"۔۔۔ عمران نے میک اپ روم سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"مثلاً کس قسم کا مال"۔۔۔ بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

"کثیر تعداد میں بڑی پیٹیاں ہوسکتی ہیں۔ بڑے صندوق ہوسکتے ہیں۔ ایسے ہی اسلحہ سمگل ہوسکتا ہے۔ اور کیسے ہوگا" عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ پچھلی بار جو اسلحہ پکڑا گیا تھا وہ تو ٹرکوں میں چھپایا گیا تھا۔ غلے کی بوریوں کے نیچے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں سڑک کے ذریعے نقل و حرکت اسی طرح ہوسکتی ہے لیکن ریلوے کے ذریعے تو اس طرح نہیں آسکتا۔ خاص طور پر ایسی کسی مشینری کو چیک کرنا جسے بڑی بڑی پیٹیوں میں بک کرایا گیا ہو۔

وہ تمہیں بلٹیاں چیک کر کے معلوم ہو جائے گا۔ بظاہر ان پیٹیوں میں مشینری دکھائی جاسکتی ہے۔ جب کہ ان کے اندر اسلحہ بھی ہوسکتا ہے" عمران نے اُسے سمجھایا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ میں معلوم کر لوں گا"۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ خیال رکھنا کہ کسی کو شک نہ ہو۔ ہوسکتا ہے کہ مجرموں نے ان لوگوں کو خرید رکھا ہو یا پھر مجرموں کا کوئی آدمی نگرانی کر رہا ہو۔ اور اگر ایسا کوئی مشکوک آدمی نظر آئے تو پھر اُسے علیحدہ چیک کیا جاسکتا ہے" عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑی جا رہی تھی —— ڈرائیونگ سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ جس کی کنپٹیوں کے بال سفید تھے —— لباس رکھ رکھاؤ اور چہرے مہرے سے وہ خاصا کھاتا پیتا لگ رہا تھا۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر جیگر بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ پچھلی سیٹ پر بانٹی اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ کار شہر کی حدود سے نکل کر مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑ رہی تھی۔

"آپ نے ان سب کو اکٹھا رکھا ہوا ہے الطاف صاحب" جیگر نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ نہیں مسٹر ٹونی —— مجھے تو ابھی تھوڑی دیر پہلے اطلاع دی گئی ہے کہ میں آپ کو لے کر مخصوص سپاٹ پر پہنچوں۔ وہاں آپ کی ملاقات صرف بھاکر سے ہو گی۔ یہ بھاکر کو معلوم ہو گا کہ باقی لوگ کہاں ہیں" —— الطاف نے جواب دیا۔ یہ الطاف کلیرنگ اور فارورڈنگ

ایجنٹس کا منیجر الطاف اقبال تھا۔

"ٹھیک ہے ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ ویسے دیگنوں کی ڈیلیوری کب اور کس وقت متوقع ہے" —— جیگر نے پوچھا۔

"ابھی چار گھنٹے بعد مال ہمیں مل جائے گا۔ رات کو میں نے کلیر کرا دیا تھا" —— الطاف نے کہا۔

"کوئی مسئلہ تو پیدا نہیں ہوا" —— جیگر نے کہا۔

"میرے ہوتے ہوئے کبھی کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہو سکتا مسٹر ٹونی۔ الطاف کے ہاتھ بہت لمبے ہیں" —— الطاف نے بڑے فخریہ انداز میں کہا۔

کار سڑک کے کنارے موجود ایک بڑی سی عمارت کے کمپاؤنڈ میں مڑ گئی اور پھر کار رکتے ہی وہ تینوں کار سے باہر آ گئے۔ یہ کوئی کلب تھا —— وہاں باوردی ویٹر نظر آ رہے تھے اور خاصے خوش پوش لوگ اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے تھے۔ الطاف انہیں لئے ہوئے عمارت کے اندر داخل ہوا اور پھر ایک کمرے میں پہنچ کر اس نے انہیں بیٹھنے کے لئے کہا —— یہ سٹنگ روم تھا۔ اس میں کرسیاں پڑی ہوئی تھیں اور کوئی آدمی نہ تھا۔

"آپ تشریف رکھیں۔ میں مسٹر بھاکر کا پتہ کر کے انہیں لے آتا ہوں" —— الطاف نے کہا اور واپس چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور الطاف ایک لمبے تڑنگے نوجوان کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ جس نے مقامی لباس پہنا ہوا تھا۔ سر پر ڈرائیوروں جیسی مخصوص ٹوپی تھی اور کاندھے پر ایک پرانی سی شال تھی۔

وہ چہرے مہرے اور لباس سے واقعی ڈرائیور ہی لگ رہا تھا۔ اور مقامی تھا۔

" مسٹر بانٹی اور مسٹر ٹونی " —— الطاف نے کہا۔

" ٹھیک ہے مسٹر الطاف۔ اب آپ جا سکتے ہیں " —— جیگر نے کہا۔

" میں باہر موجود رہوں گا تاکہ آپ کو واپس لے جاسکوں آپ بات چیت کر لیں " —— الطاف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور باہر چلا گیا۔

" یہ جگہ بات چیت کے لئے محفوظ ہے " —— جیگر نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" نہیں یہاں نہیں —— آیئے میرے ساتھ " —— بھاکر نے کہا اور وہ تینوں کمرے سے نکل کر ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے عمارت کی عقبی طرف گئے۔ اور پھر ادھر موجود ایک وسیع میدان کے آخری حصے میں پہنچ گئے —— وہاں کرسیاں تو نہیں تھیں اس لئے وہ وہاں کھڑے ہو گئے۔

" لیکن مجھے تو بتایا گیا تھا کہ میں نے ایک اور صاحب کو ملنا ہے " بھاکر نے یہاں پہنچتے ہی سپاٹ لہجے میں کہا۔

" ہاں میرا نام جیگر ہے کوڈ راڈار ہے۔ میں مشن کا انچارج ہوں۔ الطاف کے لئے میں ٹونی تھا " —— جیگر نے کہا

" اوہ اچھا اچھا —— میں سمجھ گیا —— سوری سر —— ٹھیک ہے سر اب آپ مجھے ہدایات دے دیجئے " —— بھاکر نے اس بار مؤدبانہ

لہجے میں کہا۔

" آپ کے آدمی پہنچ گئے ہیں " —— جیگر نے پوچھا۔

" جی ہاں —— نہ صرف پہنچ گئے ہیں بلکہ مشن کے لئے تیار ہیں " بھاکر نے جواب دیا۔

" کتنے افراد ہیں " —— جیگر نے پوچھا۔

" مجھ سمیت سو آدمی ہیں۔ ہم نے انہیں مختلف مقامات پر ٹھہرایا ہوا ہے " —— بھاکر نے جواب دیا۔

" کاغذات وغیرہ اور حفاظتی اسلحہ " —— جیگر نے پوچھا۔

" کاغذات ہم نے الطاف صاحب کو پہنچا دیئے ہیں تاکہ کوائف کا اندراج ہو سکے اور حفاظتی اسلحہ موجود ہے " —— بھاکر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ لوگ ڈیلیوری ہاؤس پر خود پہنچ کر ویگنوں کا چارج سنبھال لیں۔ ہم آپ سے دور رہیں گے۔ ہم کاروں میں آپ کی حفاظت کے لئے آگے پیچھے رہیں گے —— میرا آپ سے رابطہ رہے گا۔ اور میں وقتاً فوقتاً ہدایات دیتا رہوں گا۔ یہ ٹرانسمیٹر آپ رکھ لیں " جیگر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا سگریٹ کیس نکال کر بھاکر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" اس کا استعمال " —— بھاکر نے سگریٹ کیس کو اپنی جیب میں منتقل کرتے ہوئے کہا۔

" اب آپ غور سے سن لیں۔ ہم نے یہاں سے ویگنیں لے کر دارالحکومت کے درمیان سے گزر کر شمال مغرب کی طرف بڑھنا ہے۔

دارالحکومت سے نکلنے کے بعد میں آپ کو مزید ہدایات دوں گا۔ ایک بات کا خیال رکھیں ۔ اگر ہمیں کوئی شدید ترین خطرہ پیش آسکتا ہے تو وہ دارالحکومت کراس کرتے ہوئے یا اس کے بعد ــــ اس لئے وہاں آپ کو سب سے زیادہ محتاط رہنا ہو گا۔ چیک پوسٹوں پر آپ نے تمام کارروائی بالکل روٹین کے مطابق کرانی ہے ۔ خطرے کی صورت میں جس قدر ویگنیں آپ بچا کر لے جا سکیں لے جائیں ــــ بہرحال خطرے کی صورت میں ہم آپ کی حفاظت کے لئے موجود رہیں گے اور باقی ہدایات بھی " ــــ جیگر نے کہا ۔

" میں سمجھ گیا۔ آپ بے فکر رہیں ۔ ہماری طرف سے آپ کو کوئی شکایت نہ ہو گی " ــــ بھاکر نے بڑے اعتماد سے کہا ۔

" اوکے ــــ ہم آپ کے قریب نہیں آئیں گے ۔ اب آپ کا اور ہمارا رابطہ صرف ٹرانسمیٹر پر ہو گا " ــــ جیگر نے کہا ۔ اور پھر وہ اس سے مصافحہ کر کے واپس مڑ گئے ۔

عمارت کے کمپاؤنڈ میں کار کی سیٹ پر الطاف موجود تھا ۔ جیگر اور بانٹی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے اور الطاف نے کار آگے بڑھا دی ۔

" آپ ہمیں وہ جگہ دکھا دیں جہاں سے ویگنوں نے روڈ پر آنا ہے اس کے بعد آپ فارغ ہیں " ــــ جیگر نے الطاف سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" ٹھیک ہے " ــــ الطاف نے جواب دیا اور کار تیزی سے واپس بندرگاہ کی طرف دوڑتی گئی ۔

بندرگاہ کے دفاتر والے حصے سے گزر کر کار دائیں طرف جانے

والی سڑک کی طرف مڑ گئی ۔ کافی آگے جانے کے بعد سڑک پر ایک چوکی موجود تھی ۔ جس کے ساتھ ایک بہت بڑا بورڈ لگا ہوا تھا جس پر ڈیلیوری ہاؤس کے الفاظ صاف پڑھے جا رہے تھے ــــ الطاف نے کار چوکی کے قریب جا کر روک دی اور خود نیچے اتر کر چوکی کی عمارت کی طرف بڑھ گیا ۔ چوکی پر موجود ہر آدمی سے اس نے اس طرح سلام دعا کی جیسے ان سب کے آپس میں گہرے تعلقات ہوں ــــ وہ کچھ دیر تک عمارت کے اندر رہا اور پھر واپس آ گیا ۔

" ڈیلیوری دو گھنٹے بعد ہو جائے گی ۔ تمام کاغذات مکمل ہو چکے ہیں ۔ چیکنگ وغیرہ سب ہو چکی ہے ۔ اس راستے سے ویگنیں باہر آئیں گی " ــــ الطاف نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔

" اوکے ــــ اب آپ ہمیں بندرگاہ پر چھوڑ دیں " ــــ جیگر نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ اور الطاف نے کار واپس موڑی ۔ اور پھر بندرگاہ پر پہنچ کر اس نے کار روک دی ۔

جیگر اور بانٹی دونوں اسے گڈ بائی کہہ کر نیچے اترے ۔ اور سیدھے جنرل پارکنگ کی طرف بڑھ گئے ۔ جہاں ان کی اپنی کار موجود تھی ۔

" اب کیا کرنا ہے " ــــ بانٹی نے پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے جیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا ۔

" یہاں سے ہم کارروان کے ساتھ جائیں گے ۔ دارالحکومت تک تو ویسے بھی کوئی خطرہ نہیں ۔ دارالحکومت کی پہلی چوکی سے پہلے ہمارا گروپ موجود ہو گا ــــ وہاں سے ہم اس کی حفاظت کرتے ہوئے

آگے بڑھیں گے۔ فی الحال تم ہوٹل چلو۔ میں دارالحکومت میں جیری سے بات کر کے اُسے یہ پروگرام فائنل کر دوں "۔۔۔ جیگر نے کار کے قریب پہنچتے ہوئے کہا اور بانٹی نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار بائیں طرف جانے والی سڑک پر مڑ گئی جہاں قریب ہی وہ ہوٹل تھا جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے۔

" دروازہ بند کر دو "۔۔۔ جیگر نے کمرے میں پہنچتے ہی کہا اور بانٹی نے مڑ کر دروازہ لاک کر دیا۔ جیگر نے الماری کھول کر اس میں سے ایک بریف کیس نکالا اور پھر وہ بریف کیس اٹھائے ملحقہ باتھ روم میں چلا گیا۔۔۔ اس نے شاور کھول دیا تاکہ ٹرانسمیٹر کی آواز پانی کے شور میں مدغم ہو جائے۔ پھر بریف کیس کھول کر اس میں سے اس نے ویسا ہی سگریٹ کیس نکالا۔ بریف کیس ایک طرف رکھ کر اس نے سگریٹ کیس کو کھولا۔۔۔ اس میں اعلیٰ کوالٹی کے سگریٹ ایک قطار کی صورت میں لگے ہوئے تھے۔ اس نے اس میں سے ایک سگریٹ کو اوپر اٹھا کر اس کا ذرا سا رخ بدل کر دوبارہ وہیں جما دیا اور سگریٹ کیس بند کر کے اس کے ساتھ لگا ہوا لائیٹر جلایا۔۔۔ لائیٹر میں سے شعلہ نکلا تو اُسے اس نے پھونک مار کر بجھا دیا۔ شعلہ بجھتے ہی سوراخ میں ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز سنائی دینے لگی۔

" ہیلو ہیلو۔۔۔ جیگر کالنگ اوور "۔۔۔ جیگر نے بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

" یس جیری آن دی لائن اوور "۔۔۔ چند لمحوں بعد سوراخ میں سے مدھم سی آواز سنائی دی۔

" جیری دارالحکومت کی کیا رپورٹ ہے اوور "۔۔۔ جیگر نے پوچھا۔

" او۔کے باس۔۔۔ ہم سب آپ کی کال کے منتظر ہیں اوور" جیری نے جواب دیا۔

" اچھا تو سنو۔۔۔ تم کل گروپ کو لے کر سہ پہر دارالحکومت کی پہلی چوکی سے بیس میل پہلے قصبہ ساجد پور کے قریب موجود رہنا۔ ہم کل سہ پہر وہاں پہنچیں گے۔ اب ٹرکوں کی بجائے ویگنوں کے ذریعے مال آ رہا ہے۔۔۔ ٹرکوں والا منصوبہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ لیکن ابھی کسی کو اس بارے میں نہ بتانا۔ بس تیار رہنا اوور "۔۔۔ جیگر نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس اوور "۔۔۔ جیری نے جواب دیا۔

اور جیگر نے اوور اینڈ آل کہہ کر دوبارہ لائیٹر جلا دیا۔ اس طرح رابطہ ختم ہو گیا۔ اور جیگر نے مطمئن انداز میں سگریٹ کیس کو دوبارہ بریف کیس میں رکھا اور شاور بند کر کے وہ بریف کیس اٹھائے باتھ روم سے باہر آ گیا۔

عمران نے اپنی کار البیلا اسکوائر کے پہلے چوک کے پاس بنے ہوئے کیفے کی سائیڈ پر روکی اور خود نیچے اتر آیا ـــــ چند لمحے وہ کار کے قریب کھڑا کالونی کی طرف دیکھتا رہا۔ اس کے اندازے کے مطابق کوٹھی نمبر ننانوے اگلے چوک سے ذرا پہلے ہونی چاہئے تھی۔ اس لئے اس نے قدم آگے بڑھا دیئے ـــــ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ویسے ہی چہل قدمی کرتا ہوا جا رہا ہو۔ دوسرے چوک سے پہلے اس نے ایک سائیڈ پر چوہان کو ایک بنچ پر بیٹھے دیکھا۔ چوہان رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا ـــــ چوہان نے ایک نظر اٹھا کر عمران کی طرف دیکھا اور دوبارہ رسالہ پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

"اس قدر فحش رسالہ پڑھنے کے لئے پبلک جگہ موزوں نہیں ہوتی" عمران نے اس کے قریب جا کر اپنے اصل لہجے میں کہا۔ اور چوہان چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"عمران صاحب آپ ـــــ میں نے تو بالکل ہی نہیں پہچانا۔ بالکل نیا میک اپ کیا ہے" ـــــ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یار میں نے سوچا کہ چلو شکل بدل لو۔ شاید کسی کو اس شکل پر ہی رحم آ جائے ورنہ پرانی شکل پر تو کوئی لڑکی نظریں ہی نہیں ڈالتی" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن اس شکل پر تو کوئی بوڑھی بیوہ ہی ریجھ سکتی ہے۔ نوجوان لڑکی تو انکل ہی کہے گی" ـــــ چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلو کچھ کہے تو سہی ـــــ ہاں تم بتاؤ تم کیا کہتے ہو۔ انکل یا ڈیڈی" عمران نے کہا۔

"میں تو آپ کو عمران صاحب ہی کہوں گا۔ رپورٹ یہ ہے کہ تنویر اور صدیقی کوٹھی کی دوسری طرف موجود ہیں۔ نعمانی عقب میں ہے اور میں یہاں ہوں ـــــ کوٹھی سے نہ کوئی نکلا ہے اور نہ گیا ہے" ـــــ چوہان نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ تم یہیں رکو۔ اگر کوئی جائے تو اس کی نگرانی کرنا" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا ـ چوہان دوبارہ بنچ پر بیٹھ کر رسالہ پڑھنے لگا۔

کوٹھی کے سامنے سے گزرتے ہوئے عمران نے ایک بھرپور نظر ڈال کر اس کا بغور جائزہ لیا۔ کوٹھی خاصی بڑی تھی۔ اس کا پھاٹک بند تھا۔ کوٹھی کے گیٹ پر نمبر لکھا ہوا صاف نظر آ رہا تھا ـــــ کوئی نیم پلیٹ وغیرہ موجود نہ تھی۔ عمران کوٹھی کو دیکھتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے تنویر کی کار ایک طرف کھڑی دیکھی۔ تنویر

پچھلی سیٹ پر اس طرح بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے کسی کا انتظار کر رہا ہو۔ لیکن اس کا چہرہ کوٹھی کی طرف ہی تھا۔ عمران بڑے اطمینان سے قدم بڑھاتا کار کی طرف بڑھ گیا۔

"اے مسٹر ــــ سامنے والی کوٹھی میں کیا کوئی خوب صورت لڑکی رہتی ہے جو یہاں اس طرح مورچہ جمائے پڑے ہو" ــــ عمران نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جاؤ جاؤ بڑے میاں اپنا راستہ ناپو ــــ ورنہ تمہاری یہ کمزور سی گردن بھی دب سکتی ہے" ــــ تنویر نے ویسے ہی لیٹے لیٹے اُسے جھاڑتے ہوئے کہا۔

"واہ زبان تو بڑی بامحاورہ ہے۔ راستہ ناپنا اور گردن دبانا گرامر کے لحاظ سے بالکل درست ہیں۔ جیتے رہو صاحبزادے" ــــ عمران نے کہا۔ اور آخری الفاظ اس نے اپنے اصل لہجے میں کہے۔

"اوہ تم ــــ عمران" ــــ تنویر نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت تھی۔

"لیٹے رہو لیٹے رہو ــــ کھانا کھانے کے بعد قیلولہ ضرور کرنا چاہیئے۔ اس سے صحت پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ہاں البتہ یہاں سے کوئی نکلے تب لیٹے نہ رہنا" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ آگے جا کر وہ گھوم کر کوٹھی کے عقب کی طرف آ گیا۔ کوٹھی کی عقبی دیوار کے ساتھ ایک چھوٹی سی سڑک تھی۔ جس کی سائیڈوں میں اونچی اونچی گھاس کی باڑ تھی۔

"ارے بھائی یہاں گھاس میں سنا ہے ہوائی جہاز ہوتے ہیں۔

والے لوہے کے جہاز بناتے ہیں جب کہ ہم گھاس والے ہوائی جہاز ... کر لیتے ہیں" ــــ عمران نے زور زور سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ... کا اپنا تھا۔

"عمران صاحب ــــ میں نے تو پہچانا ہی نہیں۔ یہ کیسا میک اپ ... ہے بوڑھوں جیسا" ــــ ایک سائیڈ سے نعمانی کی ہنستی ہوئی ... سنائی دی۔ اور پھر نعمانی ایک کوڑے کے ڈرم کی آڑ سے ... سامنے آ گیا۔

"یار میں نے سوچا۔ اتنا عرصہ ہو گیا جوان بنے ہوئے۔ کوئی گھاس ... نہیں ڈالتا۔ اس لئے چلو اصل حالت میں آ کر دیکھ لیتے ہیں"۔ ... نے خالصتاً بوڑھوں کے سے انداز میں سر ہلاتے ہوئے جواب ...

"آج آپ پر گھاس کا دورہ پڑا ہوا ہے۔ گھاس ڈالنا گھاس کا ... جہاز۔ کہیں واقعی گھاس تو نہیں کھا گئے" ــــ نعمانی نے ہنستے ... ہوئے کہا۔

"اپنے اپنے تجربے کی بات ہے۔ کھانے والا تجربہ تمہارا ہوگا۔ ... تو اس سبز رنگ کے کیڑے کو تلاش کر رہا ہوں۔ جو اڑتا ہے اور ... اس اس کا رن وے ہوتا ہے ــــ اُسے گھاس کا ہوائی جہاز کہتے ... "گراس ایروپلین" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں۔ واقعی بچپن میں ہم بھی اُسے پکڑ کر اڑا دیا کرتے تھے۔ ... خوش ہوتے تھے کہ پائلٹ بن گئے ہیں" ــــ نعمانی نے ہنس ... کہا۔

"اچھا سناؤ۔ ادھر کا حال ___ کسی محترمہ نے لفٹ دی ہو" عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"محترمہ چھوڑ محترم ہی کوئی نظر نہیں آیا۔ بس خاموشی ہے" نعمانی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"خاموشی تو آدھی رضامندی ہوتی ہے۔ اور سالی آدھی بیوی کہ ہے۔ چلو اس بڑھاپے میں آدھی پر ہی گزارا کر لیتے ہیں۔ لیکن شکل نظر آئے کیسی ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے اندر چل کر رونمائی کرا عمران نے کہا۔

"مطلب ہے۔ اندر داخل ہوا جائے" ___ نعمانی نے مس کر کہا۔

"واہ ___ یہ عمر ہوتی ہی مطلب سمجھنے کی۔ بڑی جلدی سمجھ گ مطلب ___ عمران نے کہا اور نعمانی ہنس پڑا۔

"میں نے اس چھوٹے دروازے کو چیک کیا تھا اسے باہر کھولا جا سکتا ہے" ___ نعمانی نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"واہ یہ تو تم نے بڑا اچھا کیا۔ ورنہ اس بڑھاپے میں اتنی اونچی دی پھاندنا مشکل ہو جاتا" ___ عمران نے کہا اور اس چھوٹے درواز کی طرف بڑھ گیا۔ جو کوٹھی کے عقب میں تھا۔ لوہے کا دروازہ دوسر طرف سے بند تھا۔ نعمانی نے آگے بڑھ کر اس کے ایک پٹ کو د تو وہ خاصا پیچھے ہٹ گیا ___ درمیانی خلا میں انگلیاں ڈال کر نعما نے بڑی آسانی سے اندر لگی ہوئی کنڈی کھول دی۔

"اب محتاط رہنا" ___ عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا

ہستہ سے اس نے دروازے کو کھولا اور دوسری طرف جھانکا۔ یہ کوٹھی لان تھا۔ لیکن اس طرف موجود خشک گھاس اور جھاڑ جھنکار بتا رہے ادھر کوئی توجہ نہیں دی جاتی ___ عمران آہستہ آہستہ آگے گیا۔ پچھلی طرف پانی اور گندی ہوا کی نکاسی کے بڑے بڑے چھت تک چلے گئے تھے۔ عمران نے مڑ کر نعمانی کو اشارہ کیا۔ ر آگے بڑھ کر وہ کسی بندر جیسی پھرتی سے ایک پائپ پر چڑھتا ___ نعمانی ہاتھ میں ریوالور پکڑے زخمی چیتے کے سے انداز میں ڑا ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ جب عمران چھت پر پہنچ گیا تو اس نے جیب میں ڈالا اور پھر عمران کی پیروی کرتا ہوا پائپ کے ذریعے ت پر پہنچ گیا۔

چھت سے سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ وہ دونوں احتیاط سے چلتے نیچے اترے اور پھر درمیانی منزل کی راہداری میں پہنچ کر وہ آگے ___ اس راہداری میں نچلی منزل کے کمروں کے بڑے بڑے شندان تھے۔ ایک روشندان سے لائٹ باہر کو آ رہی تھی عمران گے بڑھ کر احتیاط سے اندر جھانکا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس سیاں اور صوفے رکھے ہوئے تھے ___ درمیانی میز پر ٹیلی فون بھی وا تھا۔ ایک آرام کرسی پر ایک غیر ملکی نوجوان ایک موٹا سا رسالہ ے اسے پڑھنے میں مصروف تھا۔ رسالہ پر ایک عورت کی لاش کا ور سے نظر آ رہا تھا۔

ابھی عمران کمرے کا جائزہ لے رہا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی سنائی دی۔ اور وہ نوجوان چونک کر سیدھا ہوا اور جلدی سے

رسیور اٹھالیا۔ روشندان چونکہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ اس لئے اند
آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

"یس ——— راجر بول رہا ہوں" ——— نوجوان نے کرخت لہ
میں کہا۔

"او۔کے ٹھیک ہے ——— میں اطلاع کر دیتا ہوں" ——— دو
طرف سے سننے کے بعد راجر نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔ اور
ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا اور نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔ عمران بڑ
اطمینان سے وہ نمبر ذہن میں محفوظ کر رہا تھا۔ جو نمبر راجر گھما رہا تھا

"راجر سپیکنگ" ——— راجر نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا

"تم لوگ تیار رہو۔ کل سے پھر مشن شروع ہونا ہے۔ ابھی جیری
اطلاع دی ہے۔ ہم سب نے دارالحکومت سے بیس میل دور قصبہ
پور پہنچنا ہے۔ باقی ہدایات وہیں ملیں گی" ——— راجر نے دوسری
سے سننے کے بعد اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔ اور پھر جواب سن کر
نے او۔کے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

اس کے بعد اس نے جیبیں ٹٹول کر سگریٹ کی ڈبیا نکالی اور ا
سے سگریٹ نکال کر منہ سے لگایا۔ اور جیب سے لائٹر نکال کر اس
نے سگریٹ سلگایا اور لائٹر میز پر رکھ کر وہ دوبارہ رسالہ پڑھنے میں
مصروف ہو گیا۔

عمران آہستگی سے واپس مڑا۔ اس نے نعمانی کو وہیں رکنے کا
اشارہ کیا۔ اور خود تیزی لیکن احتیاط سے چلتا ہوا دوبارہ سیڑھیوں
کی طرف بڑھا ——— اور پھر ایک ایک سیڑھی احتیاط سے اترتا ہوا

عمارت کے برآمدے میں پہنچ گیا۔ برآمدے کے ساتھ ہی پورچ میں وہ
سرخ رنگ کی کار موجود تھی جس پر ماڈار تنظیم کا مخصوص نشان چسپاں تھا
لیکن کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا ——— چنانچہ عمران درمیانی گیلری کی طرف
بڑھنے لگا۔ آخری دروازے کی نچلی دراز سے روشنی باہر آ رہی تھی۔
عمران محتاط انداز میں قدم اٹھاتا آگے بڑھتا گیا۔ اور دروازے کے
قریب پہنچ کر وہ چند لمحے رکا ——— اور پھر اس نے بائیں ہاتھ سے
دروازے کو آہستہ سے دبایا۔ دروازہ لاک نہ تھا اس لئے بے آواز
انداز میں کھلتا گیا۔ عمران نے جھانکا تو راجر رسالہ میں منہمک تھا اُسے
شاید کسی کی اس طرح آمد کی خواب میں بھی توقع نہ تھی۔ اس لئے وہ اطمینان
سے رسالے میں گم تھا۔

"کیا میں اندر آ سکتا ہوں" ——— عمران نے اچانک کہا۔ اور
اس کی آواز سنتے ہی راجر یوں اچھلا جیسے اس کے قدموں تلے
اچانک ایٹم بم پھٹ پڑا ہو ——— لیکن اس کی پھرتی قابل دید تھی کہ
اچھلتے ہوئے اس نے بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے جیب سے ریوالور
نکالا مگر اسی لمحے عمران کے ہاتھ میں موجود ریوالور سے شعلہ نکلا۔ اور
راجر کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا ——— اور راجر اس قدر پیچھے
ہٹنے سے یک لخت ٹھٹھک کر رک گیا۔

"ریوالور چلانا ہمیں بھی آتا ہے صاحبزادے" ——— عمران نے
ریوالور کا رخ راجر کی طرف کئے ہوئے اندر قدم رکھتے ہوئے کہا۔

"کون ہو تم ——— اور یہاں کیسے آئے" ——— راجر نے حیرت انگیز
طور پر خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"بوڑھے لوگوں کے لئے یہ بات فائدہ مند ہوتی ہے کہ وہ جہاں جاہیں چلے جائیں۔ پردے وردے کا مسئلہ کھڑا نہیں ہوتا۔ اور رہ گئی کون والی بات تو راڈار کو تعارف کرانے کی ضرورت نہیں ہوتی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"راڈار ۔۔۔ کک ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ راجر ایک بار پھر چونک پڑا۔

"راڈار کا مطلب ڈکشنری میں تو یہی لکھا ہوا ہے۔ کہ ایسا آلہ جو ہوائی جہازوں کی سمت ظاہر کرتا ہے۔ لیکن راڈار ایک ایسی تنظیم کا نام بھی ہے جو اسلحے کی سمگلنگ میں پوری دنیا میں مشہور ہے۔ راجر صاحب" ۔۔۔ عمران نے طنزیہ انداز میں کہا۔

اور اس بار اپنا نام سن کر بھی راجر نہ چونکا شاید اب وہ مزید حیرت کا اظہار نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ وہ پہلے ہی حیرت سے آنکھیں پھیلائے ہوئے تھا۔

"تم ضرورت سے زیادہ جانتے ہو" ۔۔۔ راجر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ میں تو ضرورت سے زیادہ جاننے کے لئے تمہارے پاس آیا ہوں۔ بتاؤ کل سے پھر کون سا مشن شروع ہو رہا ہے" عمران نے اس بار کرخت لہجے میں کہا۔

"مشن ۔۔۔ کیسا مشن۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں تو یہاں ایک امپورٹ ایکسپورٹ فرم میں ملازم ہوں" ۔۔۔ راجر نے یک لخت پینترہ بدلتے ہوئے کہا۔

"بوڑھے کی بات مان جاؤ۔ ورنہ خواہ مخواہ مجھے ہاتھ پیر چلانے پڑیں گے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا راجر یک لخت حرکت میں آ گیا۔ اس نے انتہائی تیز رفتاری اور چابکدستی سے عمران پر اس طرح اچانک حملہ کیا جو شاید عمران کی توقع کے بھی خلاف تھا ۔۔۔ چنانچہ اس حملے کا پہلا نتیجہ یہ ہوا کہ عمران کے ہاتھوں سے ریوالور نکل کر دور جا گرا اور عمران لڑکھڑاتا ہوا دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"اب میں تم سے پوچھوں گا بوڑھے کہ تم یہ سب کچھ کیسے جانتے ہو" ۔۔۔ راجر نے دانت پیستے ہوئے کہا

"اچھا چلو پوچھو" ۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔

اور اس بار راجر نے اپنی طرف سے پھرتی کی انتہا کر دی۔ اس نے انتہائی خوف ناک انداز میں الٹی قلابازی کھا کر عمران کے سینے پر بھرپور فلائنگ کک مارنی چاہی ۔۔۔ لیکن اب عمران سنبھلا ہوا تھا۔ اس لئے جیسے ہی راجر نے قلابازی کھائی عمران کی لات نے میکانکی انداز میں حرکت کی اور اس کے بوٹ کی ٹو پوری قوت سے قلابازی کھاتے ہوئے راجر کے سینے پر پڑی اور اس کے ساتھ ہی عمران یک لخت سائیڈ میں ہو گیا ۔۔۔ اور راجر چیخ مار کر پیٹ کے بل فرش پر ایک زوردار دھماکے سے گرا۔ اس نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے یک لخت اچھل کر اس کی پشت پر دونوں پیروں کی ضرب لگائی تو راجر فرش پر پڑا ابڑی طرح پھڑکنے لگا ۔۔۔ لیکن عمران کے ایک طرف ہٹتے ہی پھڑکتے ہوئے راجر کا جسم لٹو کی طرح گھوما اور

اس کی دونوں ٹانگیں اکٹھی ہو کر کسی لٹھ کی طرح عمران کی پنڈلیوں سے ٹکرائیں اور عمران بے اختیار پہلو کے بل زمین پر گرا۔ لیکن پوری طرح نیچے گرنے سے پہلے ہی عمران ہاتھ فرش پر رکھ کر راجر سے بھی زیادہ سپیڈ سے گھوما ۔۔۔ اور تیزی سے اٹھتا ہوا راجر اس کے جسم کی ضرب کھا کر چیختا ہوا اس بار پشت کے بل فرش پر گرا۔ اسی لمحے عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ راجر نے پشت کے بل گرتے ہی الٹی قلابازی کھا کر سیدھا ہونے کی کوشش کی ۔۔۔ لیکن اس کی یہی حرکت اس کے لئے انتہائی مہنگی ثابت ہوئی۔ جیسے ہی الٹی قلابازی کھانے کے لئے اس کی دونوں ٹانگیں اس کے سر کی طرف لپکیں ۔۔۔ عمران کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹا۔ اس نے اس کی دونوں مڑی ہوئی ٹانگوں کو اپنے جسم کے نیچے دبایا اور دونوں پیر اس کے بازوؤں پر جم گئے۔ راجر کے منہ سے اس قدر بھیانک چیخ نکلی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہو ۔۔۔ اس نے اپنے آپ کو اس حالت سے نکالنے کی کوشش کی لیکن عمران نے دباؤ بڑھا دیا اور راجر کی چیخیں اور زیادہ بلند ہو گئیں۔

"اگر اپنی ٹانگیں دھڑ سے علیحدہ کرانا چاہتے ہو تو پھر حرکت کر کے دیکھ لو" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور راجر یک لخت ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔

"چھوڑ دو مجھے چھوڑ دو۔ میری ٹانگیں" ۔۔۔ راجر نے بری طرح کراہتے ہوئے کہا۔

"وہ مشن بتاؤ ۔۔۔ جلدی ورنہ" ۔۔۔ عمران نے تھوڑا سا دباؤ اور ڈالا۔

"بب ۔۔۔ بب ۔۔۔ بتاتا ہوں۔ چھوڑ دو۔ چھوڑ دو" ۔۔۔ راجر نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی تکلیف واقعی انتہا پر پہنچ چکی تھی۔

"بتاؤ جلدی" ۔۔۔ عمران دوبارہ غرایا۔

"مال گزرنا ہے ۔۔۔ اسلحہ ۔۔۔ باس نے" ۔۔۔ راجر نے مر کر تکلیف کی شدت سے ادھر ادھر پٹختے ہوئے کہا۔ اور پھر یک لخت اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو گیا تھا۔ عمران اس کے بے ہوش ہوتے ہی اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔

"بڑی آرام دہ کرسی پر بیٹھے تھے آپ" ۔۔۔ دروازے سے نعمانی کی آواز سنائی دی۔

"کرسی ہی ڈھیلی پڑ گئی ہے۔ میں کیا کروں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ واقعی راجر کی مڑی ہوئی ٹانگوں پر عمران کا بیٹھنا اسی طرح تھا جیسے وہ کسی آرام دہ کرسی پر بیٹھا ہو۔ راجر کا جسم اب سیدھا ہو گیا تھا۔ لیکن وہ بے ہوش پڑا تھا۔

"میں نے ساری کوٹھی دیکھ لی ہے۔ اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے" نعمانی نے کہا۔

"ہاں محسوس یہی ہو رہا تھا۔ تم ایسا کرو۔ باہر جا کر تنویر کو بلا لاؤ۔ اس کا قد و قامت راجر جیسا ہے۔ اسے کہنا کار میں موجود ایمرجنسی میک اپ باکس بھی لیتا آئے" ۔۔۔ عمران نے نعمانی سے کہا۔ اور نعمانی سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

اس کے قدموں کی آواز جب دور چلی گئی تو عمران نے آگے بڑھ کر میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔ اور بلیک زیرو کے

نمبر گھمائے۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔۔۔ بلیک زیرو ایسا کرو کہ ایکس چینج سے ٹیلی فون نمبر ون ٹو سکس ڈبل ون تھری کے مقام کا پتہ کراؤ۔ اور پھر جولیا کو ٹرانسمیٹر کال کر کے سیکرٹ سروس کے ممبران کو اس جگہ کی نگرانی پر لگا دو۔۔۔ کسی کو سامنے آنے کی ضرورت نہیں۔ صرف کڑی نگرانی کی ضرورت ہو گی۔ باقی تفصیلات بعد میں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جلدی سے رسیور رکھ دیا۔ کیونکہ باہر سے قدموں کی آواز سنائی دینے لگی تھی۔

اور پھر چند لمحوں بعد نعمانی اور تنویر اندر داخل ہوئے۔

"تنویر تم اس کا لباس بھی پہن لو اور میک اپ بھی کر لو۔ اس کا نام راجر ہے۔ اور اس کا تعلق اسلحے کی سمگلنگ کرنے والی بین الاقوامی تنظیم راڈار سے ہے"۔۔۔۔ عمران نے موٹی موٹی باتیں بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے تیزی سے فرش پر پڑے ہوئے راجر کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔

"نعمانی تم بھی جاؤ اور باقی ساتھیوں سے بھی کہہ دو کہ وہ واپس چلے جائیں۔ فی الحال کام ہو گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور نعمانی سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

جب تنویر نے لباس پہن لیا۔ تو عمران نے ایک طرف پڑا ہوا

میک اپ باکس اٹھایا اور تنویر کو ایک کرسی پر بٹھا کر اس کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ خاصی تیز رفتاری سے چل رہے تھے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد جب اس نے ہاتھ ہٹائے تو تنویر مکمل طور پر راجر کا روپ دھار چکا تھا۔

"اس کی جیبوں میں کیا ہے ذرا باہر نکالو"۔۔۔۔ عمران نے تنویر سے کہا۔

اور تنویر نے اپنے لباس کی جیبوں میں سے سامان نکال نکال کر باہر رکھنا شروع کر دیا۔ لیکن کچھ زیادہ سامان موجود نہ تھا۔ صرف سگریٹ کی ڈبیا۔ کار کی چابیاں اور ایک چھوٹا سا کارڈ تھا۔ جس پر کچھ ہندسے لکھ کر جمع تفریق کی گئی تھی۔

عمران چند لمحے غور سے کارڈ کو دیکھتا رہا۔ جب کہ اس دوران تنویر نے اپنا لباس جو راجر کو پہنا چکا تھا۔ اس کی جیبوں سے اپنا سامان نکال کر اپنے لباس میں منتقل کرتا رہا۔ پھر عمران نے کارڈ تنویر کو دے دیا۔

"اسے جیب میں رکھ لو شاید کام آ جائے۔ اب میں اسے ہوش میں لے آتا ہوں تاکہ اس سے مزید تفصیلات معلوم ہو سکیں۔ تم اس کا لہجہ اور آواز اچھی طرح سن لینا۔۔۔۔ اس نے ایک فون کیا تھا۔ اس دوران اس کا لہجہ خاصا کرخت رہا تھا۔ عمران نے تنویر کو سمجھایا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

عمران نے آگے بڑھ کر فرش پر پڑے ہوئے راجر کی ناک اور منہ کو دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ کسی کو ہوش میں لے آنے کا یہ سب سے آسان اور زود اثر طریقہ تھا۔۔۔۔ چنانچہ چند ہی لمحوں بعد راجر کے

جسم میں حرکت پیدا ہو گئی۔ اور عمران ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

راجر کی آنکھیں کھلیں تو ساتھ ہی اس کے منہ سے کراہ نکل گئی۔ چند لمحے تو وہ لاشعوری کے عالم میں عمران کو دیکھتا رہا پھر اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک پیدا ہوئی ۔۔۔ اور دوسرے لمحے وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ لیکن اس اٹھ کر بیٹھنے کے عمل میں بھی اس کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور چہرے پر تکلیف کے آثار نمودار ہو گئے۔

"راجر ۔۔۔ اگر تم دوبارہ اس تکلیف میں مبتلا نہیں ہونا چاہتے تو مجھے اپنے مشن کی تفصیلات بتا دو" ۔۔۔ عمران نے خشک اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

لیکن راجر اُسے جواب دینے کی بجائے اٹھنے کی کوشش میں مصروف رہا۔ لیکن اس کی ٹانگوں اور جسم کے جوڑ ہل چکے تھے۔ اس لئے کئی بار لڑکھڑانے کے باوجود وہ کھڑا ہونے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

"اگر میں چاہوں تو تم دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکتے ہو۔ ورنہ باقی ساری عمر تمہاری اس طرح بیٹھے بیٹھے ہی گزرے گی" عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

اُسی لمحے راجر کی نگاہ پہلی بار تنویر پر پڑی جو بڑے مطمئن انداز میں ایک طرف کھڑا تھا۔ راجر کی تکلیف سے پھیلی ہوئی آنکھیں مزید پھیلتی چلی گئیں۔

"تم ۔۔۔ تم ۔۔۔ کون ہو ۔۔۔ میری شکل و لباس" ۔۔۔ راجر نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور پھر اپنے لباس کو دیکھنے لگا۔

"سنو راجر ۔۔۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اپنی زندگی بچا لو۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے کہ میں تمہاری حیرتوں کا نظارہ دیکھتا رہوں" عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اور تنویر کے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور لے کر اس نے اس کی نال راجر کی کنپٹی سے لگا دی۔

"لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے" راجر نے اس بار اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہارے بتانے پر منحصر ہے۔ اگر سچ بولو گے تو بچ جاؤ گے۔ مجھے تم سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے۔ اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ تم ایک چھوٹی مچھلی ہو ۔۔۔ اس لئے تمہارا زندہ رہنا یا مر جانا میرے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتا" ۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"پہلے مجھے ٹھیک کرو۔ پھر میں سب کچھ بتا دوں گا" ۔۔۔ راجر نے شرط رکھتے ہوئے کہا۔

"کوئی شرط نہیں ۔۔۔ صرف پانچ تک گنوں گا۔ بس۔ آگے تمہاری مرضی۔ ایک۔ دو۔ تین....." ۔۔۔ عمران نے سرد انداز میں گنتی شروع کر دی۔

اور راجر کے چہرے سے پسینہ بہنے لگا۔ اس کا جسم اب نمایاں طور پر کانپنا شروع ہو گیا تھا۔ یہ شاید عمران کے سرد لہجے کا اثر تھا۔ راجر کو عمران کے لہجے سے ہی یقین ہو گیا تھا کہ وہ وہی کرے گا جو کہہ رہا ہے۔

"بب ۔۔۔ بب ۔۔۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں" ۔۔۔ راجر نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جلدی کرو۔ بولنا شروع کرو۔ ورنہ اس بار میں گنتی وہاں سے شروع کروں گا جہاں پر ختم کی تھی" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اسلحہ ٹمالو ٹرکوں کے کارواں کی صورت میں جنوب مشرقی سرحد سے لایا جائے گا۔ دس ٹرک ہوں گے۔ ایسے ٹرک جیسے کہ تمہارے ملک میں غلے کی رسد کے لئے چلتے ہیں ـــــ ہم سب ان ٹرکوں کی حفاظت کریں گے۔ چیکنگ پوسٹوں سے بات چیت ہو چکی ہے۔ ان ٹرکوں کو روکا نہیں جائے گا۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے" ـــــ راجر نے کہا۔

"یہ اسلحہ کہاں جائے گا" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ صرف چیف باس کو علم ہے۔ دارالحکومت کے بعد ہدایات دی جائیں گی" ـــــ راجر نے کہا۔

"چیف باس کون ہے۔ اور اس وقت کہاں موجود ہے"

"چیف باس تونارا ک میں ہے۔ یہاں کے مشن کا انچارج جیگر ہے۔ وہ مشن کو لینے گیا ہوا ہے۔ اب یہاں جیری باس ہے" ـــــ راجر نے جواب دیا۔

"تم نے جہاں فون کیا تھا وہاں کتنے آدمی ہیں" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"دس افراد ہیں" ـــــ راجر نے جواب دیا۔

"راماکروپ کو تم نے گولی ماری تھی" ـــــ عمران نے پوچھا اور راجر ایک بار پھر چونک پڑا۔

"تت ـــــ تت ـــــ تمہیں کیسے معلوم ہوا" ـــــ راجر نے ہکلاتے

ہوئے کہا۔

"سوال مت کرو جواب دو۔ ورنہ گنتی شروع کر دوں گا" ـــــ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہاں ـــــ وہ باس جیگر سے رقم لے کر گئے تھے۔ باس نے بیگ کے تالوں میں گیس بھری ہوئی تھی۔ وہ بے ہوش تھے میں انہیں گولی مار کر بیگ لے آیا تھا" ـــــ راجر نے جواب دیا۔

"انہیں کس لئے رقم دی گئی تھی" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"انہوں نے یہاں کے ایک شخص علی عمران کے روپ میں وارداتیں کرنی تھیں۔ بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے" ـــــ راجر نے کہا۔

"اوکے ـــــ تم نے سچ بول کر فی الحال اپنی جان بچا لی ہے" عمران نے طویل سانس لے کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم نے سب کچھ سمجھ لیا تنویر ـــــ جیری تمہیں ہدایات دے گا اور یہ ہدایات تم نے فون نمبر ون ٹو سکس ڈبل ون تھری پر دینی ہیں لہجہ کرخت رکھنا۔ اور جو ہدایات ہوں وہ تم سے تمہارا بڑا خود ہی پوچھ لے گا" ـــــ عمران نے ریوالور کو جیب میں رکھتے ہوئے مڑ کر تنویر سے کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

اور عمران نے یک لخت جھک کر پوری قوت سے بیٹھے ہوئے راجر کی کنپٹی پر اچانک اور بھرپور مکہ جڑ دیا۔ راجر چیخ مار کر لہرایا۔ اور پھر فرش پر گر کر سیدھا ہو گیا۔

کنپٹی پر لگنے والے بھرپور مکے نے اسے ایک بار پھر بے ہوشی کی تاریک وادی میں دھکیل دیا تھا۔

" میں اپنی کار لے آتا ہوں۔ پھر اسے اٹھا کر دانش منزل پہنچا دوں گا ابھی شاید اس کا زندہ رہنا فائدہ مند رہے " ——— عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا۔ اس نے جھک کر فرش پر پڑے ہوئے راجر کو اٹھایا اور باہر چل پڑا۔ کوٹھی کے کمپاؤنڈ میں اس کی کار کھڑی تھی اس نے راجر کو دونوں سیٹوں کے درمیان ڈال دیا ——— اور چند لمحوں بعد اس کی کار کوٹھی سے نکل کر دانش منزل کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اب پوری صورت حال اس کے سامنے تھی۔ پورے مشن کا اسے پتہ چل گیا تھا۔ اور اس نے اس مشن کے لئے اپنے ذہن میں ایک واضح لائحہ عمل بھی تیار کر لیا تھا۔

جیری نے جیسے ہی کار چوک سے دائیں طرف موڑی وہ بری طرح چونک پڑا۔ دوسرے لمحے اس نے کار روکنے کی بجائے اس کی رفتار یک لخت تیز کر دی اور تیزی سے اسے بھگاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا ——— اور پھر کچھ دور آگے جا کر اس نے کار ایک کیفے کے سامنے روکی اور نیچے اتر آیا۔ اس کی آنکھوں سے شدید بے چینی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ چند لمحے خاموش کھڑا اِدھر اُدھر دیکھتا رہا پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کیفے کی سائیڈ میں موجود پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھا کر سکے ڈالے اور نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

" یس راجر سپیکنگ " ——— راجر کی کرخت آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

" جیری بول رہا ہوں راجر " ——— جیری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس — کیا بات ہے باس" — راجر نے چونک کر پوچھ
اور اس کے منہ سے لفظ باس سنتے ہی جیری کی آنکھیں اور زیادہ پھیل
گئیں۔

"راجر — مشن کے متعلق اطلاع دے دی تھی تم نے زیرو پوائنٹ
پر میرے فون کے بعد" — جیری نے چند لمحے خاموش رہنے کے
بعد پوچھا۔

"یس باس — آپ کا فون ملتے ہی میں نے اطلاع کر دی تھی۔ مگر
آپ یہ کیوں پوچھ رہے ہیں" — راجر کا انداز مؤدبانہ تھا لیکن لہجہ
بدستور کرخت تھا۔

"بس احتیاطاً پوچھ لیا تھا۔ انہیں کہنا کہ پوری طرح تیار رہیں"
جیری نے کہا۔

"وہ تیار ہیں باس" — راجر نے جواب دیا۔ اور جیری نے
اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

آنکھوں کے ساتھ ساتھ اب اس کے چہرے کے عضلات بھی شد
پریشانی سے پھڑکنے لگے تھے۔ راجر کی آواز، لہجہ سب ٹھیک تھا لیکن
وہ راجر نہ تھا — راجر اُسے کبھی باس نہ کہتا تھا۔ یہ اس کی عادت نہ
اور پھر زیرو پوائنٹ کے الفاظ اس نے جان بوجھ کر کہے تھے۔ حالانکہ ایس
کوئی پوائنٹ سرے سے ہی موجود نہ تھے۔ راجر کو ان الفاظ پر چونکنا اور
پوچھنا چاہیئے تھا — لیکن وہ انہیں تسلیم کر گیا۔ اس سے صاف مطلب
تھا کہ بولنے والا راجر نہ تھا۔

وہ چند لمحے کھڑا سوچتا رہا پھر اس نے دوبارہ رسیور اٹھا کر ا

کے ڈالے اور نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر گھنٹی کی آواز آتی
پھر دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس — فریڈی آن دی لائن" — رسیور اٹھتے ہی ایک
ی آواز سنائی دی۔

"مشن کے باقی آدمی کہاں ہیں فریڈی" — جیری نے کہا۔

"اوہ مسٹر جیری آپ — لیکن مشن کے باقی آدمی کا کیا مطلب ہوا۔
پ کے آدمی کہئے وہ سب یہاں موجود ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے
جر نے آپ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ ہم سب لوگ پوری طرح تیار ہیں"
ی نے کہا۔

"لیکن تمہارے پوائنٹ کی نگرانی ہو رہی ہے۔ تم نے چیک کیا"
ری نے کہا۔

"ہمارے پوائنٹ کی نگرانی ہو رہی ہے۔ وہ کیسے۔ ہمیں تو معلوم
یں ہم تو اندر ہیں۔ باہر ہم میں سے کوئی نہیں نکلا۔ آپ کی ہی ہدایات
یں کہ مشن پر جانے سے پہلے ہم کسی صورت میں باہر نہ نکلیں اور پھر نگرانی
یسے ہو سکتی ہے کون کر سکتا ہے" — فریڈی کے لہجے میں گھبراہٹ
ور پریشانی کا عنصر نمایاں تھا۔

"میں اسلحے کے سلسلے میں خود بات چیت کرنے تمہارے پاس آ
تھا۔ لیکن میں نے تمہاری کوٹھی کی سائیڈ پر بنے ہوئے بک سٹال پر
ک آدمی کو کھڑے دیکھا۔ جس کی نظریں کوٹھی کے گیٹ پر ہی جمی ہوئی
یں — اور جب شہد پر علی عمران کا میک اپ کرنے کے لئے میں
نے عمران کو ہوٹل شوبا کے ہال میں قریب سے دیکھا تھا تو وہ آدمی اس

وقت عمران کے ساتھ تھا - اس کے دیکھنے کا انداز صاف بتا رہا تھا کہ
تمہاری کوٹھی کی نگرانی کر رہا ہے - ہوٹل میں عمران نے اُسے صفدر کے
نام سے پکارا تھا ـــــ اور یہ عمران جیسے الجھانے کے لئے یہ سارا ڈرامہ
کھیلا گیا تھا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے - اس کا مطلب
ہے کہ سیکرٹ سروس کو نہ صرف ہمارے متعلق تمام معلومات مل گئی
ہیں بلکہ وہ حرکت میں بھی آ چکی ہے " ـــــ جیری نے کھل کر کہا -
" اوہ ـــ اگر ایسی بات ہے پھر تو سب کچھ ختم ہو گیا - پھر مشن کیسے
مکمل ہو گا " ـــ فریڈی کے لہجے میں بے پناہ گھبراہٹ تھی -
" گھبرانے کی ضرورت نہیں - تم سب کے کاغذات اصلی ہیں -
پر براہِ راست شک نہیں کیا جا سکتا - تم وہیں رہو - میں بعد
تمہیں فون کروں گا - بس محتاط رہنا ـــ اور اگر کوئی پوچھ گچھ کرنے
آئے تو مشن وغیرہ سے صاف مکر جانا - بس وہی سیاحتی پروگرام
کہہ دینا " ـــ جیری نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا -
" وہ تو ٹھیک ہے ـــ لیکن اگر انہوں نے تلاشی لی اور ہم
اسلحہ برآمد ہو گیا تو کیا ہو گا " ـــ فریڈی نے کہا -
" ہاں ـــ اس کا تو مجھے خیال نہیں آیا - لیکن اب یہاں سے نکلنا
بھی تو مسئلہ ہے - یہ لوگ یقیناً چاروں طرف نگرانی کر رہے ہوں گے
جیری نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا -
" ایک راستہ ہے اگر آپ کہیں تو " ـــ فریڈی نے کہا -
" کون سا راستہ " ـــ جیری نے چونک کر پوچھا -
" بائیں طرف والی کوٹھی آج خالی ہو گئی ہے - شاید کرایہ دار چھوڑ

ہیں - اگر آپ کہیں تو ہم اس کوٹھی کے راستے آسانی سے نکل سکتے ہیں "
فریڈی نے کہا -
" اچھا ـــ پھر ٹھیک ہے - تم ایک ایک کر کے وہاں سے نکلو -
اور مختلف ہوٹلوں میں جا کر کمرے لے لو - رابطے کے لئے ایلون تھری
ٹرانسمیٹر رہے گا - باقی ہدایات میں خود تمہیں دے دوں گا - مجھے چیف باس
سے بات کرنی ہو گی " ـــ جیری نے کہا -
" لیکن وہ کاریں تو وہیں رہ جائیں گی - انہیں تو نہیں نکالا جا سکتا "
فریڈی نے کہا -
" انہیں وہیں رہنے دو - وہ فرضی ناموں سے مختلف کمپنیوں سے
کرایہ پر لی گئی ہیں - بس آتے ہوئے یہ خیال رکھنا کہ ان میں کوئی ایسی
چیز نہ رہ جائے جس سے وہ لوگ تمہارا کوئی نشان ڈھونڈھ لیں "
جیری نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا -
" ٹھیک ہے میں خیال رکھوں گا " ـــ فریڈی نے کہا -
" او - کے ـــ میں اب ٹرانسمیٹر پر ہی تم سے رابطہ قائم کروں گا -
گڈ بائی - ہر کام احتیاط سے کرنا - یہاں کی سیکرٹ سروس بے حد
ہوشیار ہے " ـــ جیری نے کہا اور رسیور رکھ دیا -
" اب اس نقلی راجر کا کچھ ہونا چاہیئے - تاکہ پتہ چلے کہ اصلی راجر کے
ساتھ کیا ہوا " ـــ جیری نے برآمدے سے نکل کر اپنی کار کی طرف
بڑھتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا -
اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے البیلا اسکوائر کی طرف
بڑھنے لگی - اس کے ذہین دماغ نے ساری صورت حال کا تجزیہ کر

کے ایک فیصلہ کر لیا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ نقلی راجر اُسے باس سمجھ کر بات چیت کرے گا۔ اور اس طرح اُسے اس پر قابو پانے کا موقع مل جائے گا ـــــ بس خیال یہ کرنا تھا کہ اس نقلی راجر کی بھی نگرانی نہ کی جا رہی ہو۔

البیلا اسکوائر پہنچ کر اس نے پہلے تو کار چوک سے ادھر ہی روک لی اور خود اتر کر لاتعلقانہ انداز میں ٹہلتا ہوا اس کوٹھی کے سامنے سے گزرا جس میں راجر ٹھہرا ہوا تھا ـــــ اس جگہ پہلے سارا گروپ موجود تھا۔ لیکن باس جیگر نے جانے سے پہلے احتیاط کے طور پر گروپ کو ایک اور پوائنٹ پر منتقل کر دیا تھا اور یہاں صرف راجر کو ٹھہرنے کے لئے کہا گیا تھا ـــ جیری بھی ایک اور جگہ شفٹ ہو گیا تھا۔ کوٹھی کے گرد گھومتے ہوئے جیری جب پچھلے دروازے پر پہنچا تو اس کی عقابی نگاہوں نے کھلا ہوا دروازہ تاڑ لیا۔ اس نے آگے بڑھ کر دروازے کو آہستہ سے دھکیلا تو دروازہ اندر سے کھلا ہوا تھا ـــــ جیری سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا۔ کہ اس عقبی دروازے سے یقیناً کچھ لوگ اندر داخل ہوئے ہیں اور اس کے بعد ہی اصلی راجر نقلی میں بدل گیا ہو گا۔ لیکن اس پوائنٹ کا پتہ کیسے چلا ـــــ اس کے بارے میں اُسے کچھ معلوم نہ تھا۔ بہر حال جب وہ گھوم کر واپس اپنی کار تک پہنچا تو اس نے یہ چیک کر لیا تھا کہ کوٹھی کی نگرانی نہیں ہو رہی۔ اس نے کار میں بیٹھ کر سائیڈ سیٹ اوپر اٹھائی اور اس کے نچلے خلا میں سے اس نے ایک چھوٹی سی سُرخ رنگ کی گیند نکال کر اپنی جیب میں ڈال لی۔ اس گیند میں انتہائی زود اثر بے ہوشی کی گیس بھری ہوئی تھی۔

گیند کو جیب میں ڈال کر جیری نے کار آگے بڑھائی اور پھر بڑے اطمینان سے اس نے کار کوٹھی کے گیٹ کے سامنے جا کر روک دی۔ اور مخصوص انداز میں دو بار ہارن بجایا اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ کوٹھی کے گیٹ والے ستون میں اندر سے بات چیت کرنے والا آلہ نصب تھا ـــــ چنانچہ اس نے آگے بڑھ کر اس کا بٹن دبا دیا۔

"کون ہے" ـــــ آلے کے سپیکر میں سے راجر کی آواز ابھری۔

"راجر میں جیری ہوں ـــــ پھاٹک کھولو" ـــــ جیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس باس" ـــــ راجر نے کہا اور جیری طنزیہ انداز میں مسکراتا ہوا واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔

چند لمحوں بعد پھاٹک کی زنجیر کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اور پھر پھاٹک کے پٹ کھل گئے۔ پھاٹک پر راجر کھڑا تھا۔ جیری نے کار آگے بڑھا دی ـــــ اور پھاٹک کے بعد لان عبور کر کے اس نے کار پورچ میں جا کر روک دی۔ اس کے ذہن میں عجیب سی کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ راجر کا چہرہ مہرہ قد و قامت لباس سب کچھ ٹھیک تھا۔ وہی لہجہ وہی آواز ـــــ بس باس اور پوائنٹ کا چکر بتا رہا تھا کہ وہ اصلی راجر نہیں لیکن اب اُسے دیکھ کر ایک بار پھر جیری کا ذہن قلابازیاں کھانے لگا کہ کہیں یہ سب کچھ اس کا وہم نہ ہو۔ راجر بھی اصلی ہو اور وہ آدمی بھی وہاں بائی دی وے نظر آ گیا ہو۔ نگرانی نہ ہو رہی ہو۔

وہ پورچ میں کار روک کر اترا اور راجر کے آنے کا انتظار کرنے

لگا جو پھاٹک بند کر کے واپس آ رہا تھا۔ اور پھر اس کی چال دیکھ کر اُسے یقین ہو گیا کہ یہ اصلی راجر نہیں ہے۔ کیونکہ راجر کی عادت تھی کہ وہ دائیں پاؤں پہ زور دے کر چلتا تھا ـــــ گو بظاہر کوئی فرق محسوس نہ ہوتا تھا لیکن راجر کو اس کے ساتھ کام کرتے ہوئے دس سال ہو گئے تھے اور وہ اس کی ایک ایک بات جانتا تھا۔

"راجر ـــــ مشن کے سلسلے میں بڑا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے" جیری نے راجر کے قریب آتے ہی قدرے پریشان لہجے میں کہا۔

"کیا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے باس" ـــــ راجر نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے تمہیں فون کیا تھا۔ اس کے بعد چیف باس کی کال آ گئی۔ انہوں نے بتایا کہ بے حد احتیاط کرو۔ کیونکہ چیف باس کو اطلاع ملی ہے کہ عمران اور سیکرٹ سروس حرکت میں آ گئی ہے" ـــــ جیری نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران اور سیکرٹ سروس حرکت میں آ گئی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس مشن کے بارے میں کیسے معلوم ہو سکتا ہے" ـــــ راجر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہو تو نہیں سکتا۔ لیکن اب تم خود سوچو چیف باس کو بھی آخر خواہ مخواہ بات کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ویسے اس نے مشن کو منسوخ نہیں کیا صرف مزید محتاط رہنے کی بات کی ہے" ـــــ جیری نے کرسی پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا مسئلہ ہو گیا۔ غلط اطلاع بھی تو مل سکتی ہے۔ میرا خیال ہے ہمارا مشن بغیر کسی رکاوٹ کے پورا ہو جائے گا" ـــــ راجر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم اتنے یقین سے کیسے کہہ رہے ہو۔ اتنا بڑا مشن ہے" جیری نے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا۔

"دیکھو باس ـــــ میرا تجربہ ہے کہ مشن جس قدر سادہ نظر آئے گا اتنا ہی اس کا پورا ہونا آسان ہو جائے گا۔ اب دیکھو دارالحکومت سے تقریباً روزانہ ہی غلے کے بڑے بڑے ٹرالر گزرتے رہتے ہیں۔ اب ان ٹرالرز میں اگر دس ٹرالر ہمارے بھی گزر جائیں گے تو کسی کو کیا شک پڑ سکتا ہے میرا تو خیال یہی ہے کہ مشن کو نہ روکا جائے نہ ملتوی کیا جائے۔ یہ آسانی سے پورا ہو جائے گا" ـــــ راجر نے جواب دیا۔ اور جیری کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔

"بالکل ٹھیک تجزیہ کیا ہے۔ میرا بھی یہی خیال تھا۔ یقیناً ایسا ہی ہونا چاہیے" ـــــ جیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ویسے باس۔ اگر آپ کو معلوم ہو کہ دارالحکومت سے یہ ٹرک کہاں جائیں گے تب البتہ مزید سوچا جا سکتا تھا۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے" راجر نے کہا۔

"باس کے ساتھ یہی تو مسئلہ ہے کہ ادھوری بات بتاتا ہے۔ مجھے بھی نہیں معلوم۔ کہتا تھا موقع پہ بتاؤں گا۔ دیکھو اس وقت کیا بتاتا ہے ـــــ بہرحال ٹھیک ہے۔ تمہاری بات واقعی درست ہے۔ مشن جس قدر سادہ رکھا جائے گا اتنا ہی آسانی سے پورا ہو گا۔ ویسے محتاط

رہنا تو ضروری ہے۔ تم نے میرے ذہن سے بہت بڑا بوجھ اتار دیا ہے جیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور راجر بے اختیار ہنس پڑا۔

"محتاط تو ضرور رہیں گے اور رہنا پڑے گا"۔۔۔ راجر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اور سنو۔۔۔ کل سہ پہر سے پہلے میں فون کر دوں گا جیسے ہی مزید ہدایات ملیں۔ اب میں چلتا ہوں"۔۔۔ جیری نے اٹھتے ہوئے کہا اور راجر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر دونوں کمرے سے نکل کر کار کی طرف آئے۔

"یہ ہار پر نشان تم نے کیوں لگا رکھا ہے"۔۔۔ جیری نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ اس نے پہلی بار اسے چیک کیا تھا۔

"بس ویسے ہی۔۔۔ کیوں"۔۔۔ راجر نے گول مول سا جواب دیا۔

"اسے اتار دو راجر۔ ہو سکتا ہے اس نشان کے بارے میں کوئی جانتا ہو۔ احتیاط اچھی چیز ہے"۔۔۔ جیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس اتار دوں گا"۔۔۔ راجر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جیری اس سے مصافحہ کر کے اپنی کار میں بیٹھا اور راجر کے پھاٹک کھولتے ہی وہ کار باہر نکال لایا۔۔۔ اس نے اپنا ارادہ بدل دیا تھا۔ پہلے اس کا خیال تھا کہ نقلی راجر کو بے ہوش کر کے اس سے معلومات حاصل کرے گا۔ لیکن راجر سے بات چیت کے دوران اسے ایک اور خیال آ گیا تھا۔ وہ کار بھگاتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔۔۔ اور پھر جیسے ہی اسے پبلک فون بوتھ نظر آیا اس نے کار روکی اور تیزی سے بوتھ

میں داخل ہو گیا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھا کر سکے ڈالے اور نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی بے چینی کے آثار تھے۔۔۔ تھوڑی دیر تک دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔ اور رسیور اٹھتے ہی جیری کے چہرے پر قدرے اطمینان کے آثار ابھرے۔

"یس"۔۔۔ فریڈی کی محتاط آواز سنائی دی۔

"جیری سپیکنگ فریڈی"۔۔۔ جیری نے فریڈی کی آواز پہچانتے ہی جلدی سے کہا۔

"اوہ۔۔۔ یس باس"۔۔۔ فریڈی نے اس بار کھل کر کہا۔

"تم ابھی کوٹھی میں ہی ہو"۔۔۔ جیری نے پوچھا۔

"باس۔ بس ہم نکلنے کے لئے تیار ہو چکے ہیں۔ میں نے سوچا اسلحہ کیوں چھوڑا جائے۔ اس لئے اس کا بندوبست کر رہا تھا۔ بس اب ہم جانے کے لئے تیار ہی تھے کہ آپ کا فون آ گیا"۔۔۔ فریڈی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"سنو۔۔۔ اب تم نے کہیں نہیں جانا۔ اطمینان سے وہیں رہو۔ وہ نگرانی والی بات چیک کر لی گئی ہے۔ وہ غلط فہمی ہوئی تھی" جیری نے کہا۔

"اچھا۔۔۔ پھر ٹھیک ہے۔ ہم تو سب پریشان ہو گئے تھے"۔ فریڈی نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ بس مجھے غلط فہمی ہوئی تھی۔ اور سنو یہ بات راجر یا جیگر باس کو نہ بتانا ورنہ خواہ مخواہ مجھے شرمندہ ہونا پڑے

گا" ـــــ جیری نے کہا۔

" فکر نہ کریں باس۔ کسی کو نہیں بتائیں گے" ـــــ فریڈی نے کہا۔

" ٹھیک ہے پروگرام وہی ہو گا۔ کل سہ پہر۔ کوئی بات ہوئی تو راجر تمہیں فون پر بتا دے گا۔ او۔ کے" ـــــ جیری نے کہا اور رسیور رکھ کر اطمینان بھرا سانس لیا۔ اب وہ اپنے نئے پروگرام پر جیگر باس سے بات چیت کر سکتا تھا۔ چنانچہ پبلک فون بوتھ سے نکل کر وہ کار دوڑاتا ہوا سیدھا اپنی رہائش گاہ پر آیا۔ اس نے کار پورچ میں روکی ـــــ اور اتر کر بھاگتا ہوا نچلے تہہ خانے میں پہنچا۔ تہہ خانے کی میز پر ایک خاصا جدید قسم کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے کرسی کھینچی اور ٹرانسمیٹر کے سامنے بیٹھ کر اس نے جلدی سے فریکونسی سیٹ کرنی شروع کر دی ـــــ فریکونسی سیٹ کرتے ہی اس نے بٹن دبا دیا۔ تو ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکلنے لگیں۔ اور سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ کافی دیر تک یہی آوازیں سنائی دیتی رہیں پھر یک لخت بلب سبز ہو گیا ـــــ اور انسانی آواز ٹوں ٹوں کی مشینی آوازوں پر غالب آگئی۔

" یس ـــــ جیگر آن دی لائن اوور" ـــــ جیگر کی سخت آواز سنائی دی۔

" باس۔ میں جیری بول رہا ہوں دارالحکومت سے اوور" جیری نے فوراً ہی بٹن دباتے ہوئے کہا۔

" اوہ ـــــ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے اوور" ـــــ جیگر نے یک لخت چونکتے ہوئے پوچھا۔

" باس یہاں نیا کھیل کھیلا جا چکا ہے۔ اصلی راجر غائب ہو چکا ہے۔ اس کی جگہ نقلی راجر نے لے لی ہے۔ اور گروپ پوائنٹ کی سیکرٹ سروس باقاعدہ نگرانی کر رہی ہے اوور" ـــــ جیری نے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے اوور" ـــــ جیگر کی آواز میں شدید پریشانی امڈ آئی تھی۔

اور جیری نے گروپ پوائنٹ پر جانے وہاں نگرانی کو چیک کرنے راجر کو دوبارہ فون کرنے اور اس پر شک ہونے سے راجر کے ساتھ ملاقات سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔

" اوہ تو تمہیں اس نقلی راجر کو فوراً گرفت میں لینا چاہیے تھا تاکہ اصلی راجر کا پتہ چل سکے۔ یہ تو بہت غضب ہو گیا اوور" ـــــ جیگر نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

" باس میں اسی لئے ملاقات کرنے گیا تھا۔ لیکن وہاں نقلی راجر سے بات چیت کرنے کے بعد میرے ذہن میں ایک اور پروگرام آیا ہے۔ اگر ہم اس پروگرام پر عمل کر لیں تو ہمارا مشن بالکل محفوظ ہو جائے گا۔ اور سیکرٹ سروس منہ دیکھتی رہ جائے گی اوور" ـــــ جیری نے کہا۔

" کیا پروگرام ـــــ جلدی بتاؤ اوور" ـــــ جیگر نے چونک کر پوچھا۔

" باس۔ راجر کو پہلے والے مشن کا علم ہے کہ ٹرکوں پر مال گزرے گا اور اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ دارالحکومت کے بعد مال کہاں سے

جایا جائے گا۔ نقلی راجہ نے بات چیت میں یہی بات کہی۔ وہ یہ کہہ کر مجھ سے آگے کی بات کرید نا چاہتا تھا لیکن میں ٹال گیا کہ مجھے بھی نہیں معلوم —— ظاہر ہے یہ بات انہیں اصلی راجہ نے بتائی ہو گی۔ شاید اس پہ تشدد کیا گیا ہو گا۔ بہرحال جو کچھ راجہ جانتا تھا وہ انہیں معلوم ہو چکا ہے۔ آپ نے بتایا تھا کہ ٹرکوں والا منصوبہ منسوخ ہو چکا ہے اور اب دیگنوں پہ مال آئے گا اوور —— جیری نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن پروگرام کیا ہے اوور" جیگر نے پوچھا۔

"باس کیوں نہ ہم سیکرٹ سروس کو باقاعدہ چکر دیں ہم سب دس ٹرکوں کی اس طرح نگرانی کریں جیسے انہی میں ہی ہمارا مال جا رہا ہے اور دیگنوں کی طرف توجہ ہی نہ دیں۔ اور پھر ٹرکوں کو ہم اس وقت تک مختلف سمت میں چلاتے رہیں جب تک کہ ہمارا اصل مشن پورا نہ ہو جائے —— اس کے بعد ہم یک لخت پیچھے ہٹ جائیں گے۔ ان ٹرکوں سے کچھ نہیں ملے گا۔ اصل مشن مکمل ہو چکا ہو گا۔ ہمارے تمام کاغذات اصلی ہیں۔ سیکرٹ سروس ہمارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے گی اوور" —— جیری نے اپنا پروگرام بتلاتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ جوش سے پُر تھا۔

"لیکن ان ٹرکوں کو کہاں لے جایا جائے۔ اور اب یہ ٹرک کہاں سے آئیں انہیں کون چلائے اوور" —— جیگر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ابھی مشن میں کافی وقت ہے۔ ان ٹرکوں کا بندوبست کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح ہم آسانی سے سیکرٹ سروس کو مکمل اندھیرے میں رکھ کر

اپنا مشن مکمل کر لیں گے۔ ورنہ اگر ہم نے اس راجہ پہ ہاتھ ڈالا تو وہ چونک پڑیں گے۔ پھر گروپ کی وہ نگرانی کر رہے ہیں۔ جیسے ہی گروپ کا کوئی آدمی دیگنوں کے ساتھ نظر آیا وہ سمجھ جائیں گے کہ مال ٹرکوں کی بجائے دیگنوں کے ذریعے گزارا جا رہا ہے —— اور پھر ظاہر ہے دیگنیں ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکیں گی اوور" —— جیگر نے کہا۔

"اگر انہوں نے ٹرکوں کو دارالحکومت میں روکا اور اس میں سے مال نہ نکلا تب بھی وہ سمجھ سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ ڈاج ہوا ہے۔ وہ ہم سب کو پکڑ لیں گے —— اور پھر راجہ کی طرح کوئی اور انہیں اصل بات بتا دے گا اوور" —— جیگر نے کہا۔

"باس نقلی راجہ کا کرید کر یہ پوچھنا کہ دارالحکومت کے بعد مال کہاں جائے گا سے مجھے یقین ہے کہ سیکرٹ سروس دارالحکومت میں مال نہ روکے گی —— بلکہ وہ اس سپاٹ کا پتہ کرنا چاہے گی جہاں اسلحہ پہنچنا ہے۔ اس طرح وہ ایک تیر میں دو شکار کھیل لیں گے اوور" —— جیری نے جواب دیا۔

"تمہاری بات میری سمجھ میں آ رہی ہے۔ واقعی اس طرح ہم سیکرٹ سروس کو مکمل ڈاج دے سکتے ہیں۔ اور اب یہ لازمی بھی ہو گیا ہے ورنہ ہمارا مشن ناکام ہو جائے گا —— ٹھیک ہے میں ابھی دس ٹرکوں کا بندوبست کرتا ہوں۔ میں اور ہانٹی دیگنوں کے ساتھ ہوں گے تم ان ٹرکوں کے انچارج ہو گے۔ انہیں دارالحکومت سے نکال کر درہ ٹاپ راہ طرف لے جانے کی بجائے جلمیر کی طرف لے جانا۔ یہ غلے سے بھرے ہوں گے —— اور جلمیر کی ایک پارٹی نے انہیں بک کرا

گا۔ وہاں ایسے آدمی موجود ہیں جن کے بظاہر ہاتھ صاف ہیں۔ جب ہمارا اصل مشن مکمل ہو جائے گا تو میں ٹرانسمیٹر پر تمہیں اطلاع دے دوں گا تم سائیڈ پہ ہو جانا۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا اوور" جیگر نے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے باس آپ بے فکر رہیں۔ چونکہ آپ کے اور میرے علاوہ اور کسی کو اس سکیم کا علم نہیں ہو گا اس لئے ہمارے آدمیوں کی کارروائی بالکل نارمل ہو گی اور سیکرٹ سروس چکر میں رہے گی ——— لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ ان ٹرکوں کو چلانے والے کون ہوں گے۔ مجھے تو جلمیر کے راستے کا علم نہیں اوور" ——— جیری نے اپنی تجویز پر جیگر کو آمادہ دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔

"اس بات کی تم فکر نہ کرو۔ میں تمام بندوبست کر لوں گا۔ تم ایسا کرو کہ راجر کے ذریعے گروپ کو بتا دینا کہ سہ پہر کی بجائے سورج غروب ہوتے وقت مال پہنچ رہا ہے ——— تاکہ میں پہلے ہی دیگوں کو نکال لے جاؤں گا۔ جہاں تک جلمیر کا تعلق ہے وہ ٹرک چلانے والوں کو معلوم ہو گا ——— البتہ اب یہ کر دوں گا کہ میں بانٹی کو سب کچھ سمجھا کر ان ٹرکوں پہ سوار کر دوں گا۔ بانٹی قد و قامت میں بالکل میری طرح ہے۔ اس پر میں اپنا میک اپ کر دوں گا۔ وہ جیگر بن جائے گا ——— اس طرح سیکرٹ سروس والے بھی مکمل طور پہ مطمئن ہو جائیں گے۔ تم بھی اسے میری طرح ڈیل کرنا وہ خود ہی ٹرکوں کو لے کر جلمیر پہنچ جائے گا اوور" ——— جیگر نے سارا پروگرام بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ بالکل ٹھیک رہے گا اوور" ——— جیری نے کہا۔

"اوکے۔ اب اس کو طے سمجھو۔ اب بانٹی ہی تم سے میری جگہ بات کرے گا۔ اوور اینڈ آل" ——— جیگر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر پہ دوبارہ ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھر آئیں۔ جیری نے اطمینان بھرے انداز میں طویل سانس لیا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسے مکمل یقین تھا کہ اس کی تجویز قطعی کامیاب رہے گی۔

"راجر نے کچھ اور بتایا" ـــــ عمران نے دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی بلیک زیرو سے پوچھا۔ وہ راجر کو بلیک زیرو کے حوالے کرنے کے بعد اس سپاٹ کی طرف چلا گیا تھا جس کا فون کے ذریعے پتہ چلا تھا ـــــ وہ چاہتا تھا کہ خود اندازہ کرے کہ وہ لوگ کون ہیں۔ اور اب وہ وہاں سے سیدھا واپس آ رہا تھا۔ بلیک زیرو کو وہ کہہ گیا تھا کہ راجر سے مزید معلومات کرے کہ اسلحہ کہاں لے جانا ہے ـــــ کیونکہ اس کا خیال تھا کہ راجر اس بات کو چھپا رہا ہے۔ اور اس وجہ سے وہ راجر کو بے ہوش کر کے دانش منزل لے آیا تھا تاکہ اس سے اطمینان سے مزید پوچھ گچھ کی جا سکے۔

"وہ تو بالکل ہی کمزور آدمی ثابت ہوا عمران صاحب۔ میں نے اس پر ترکیب نمبر بارہ استعمال کی۔ اس کی ناک میں مرچوں کی

دھونی دی لیکن اس کا ری ایکشن ہی الٹ ہوا۔ چھینکیں لیتے لیتے اس پر دل کا دورہ پڑا اور وہ ختم ہو گیا" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"چلو اب جہنم میں بیٹھا چھینکتا رہے گا۔ اس کی لاش کا کیا کیا" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پڑی ہے گیسٹ روم میں" ـــــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اسے برقی بھٹی میں ڈال دینا۔ تنویر کی طرف سے کوئی مزید اطلاع" عمران نے پوچھا۔

"ہاں ـــــ اس نے ابھی ابھی رپورٹ دی ہے کہ باس جیری نے پہلے اسے فون کیا۔ وہ پوچھ رہا تھا کہ جو اطلاع اسے دی گئی تھی وہ اس نے پہنچا دی ہے۔ اس کے بعد وہ خود آیا۔ اور اس نے کہا کہ چیف باس کو اطلاعات ملی ہیں کہ عمران اور سیکرٹ سروس حرکت میں آ چکی ہے ـــــ لیکن چیف باس نے مشن روکا نہیں کیونکہ اب مشن روکنے کا وقت نہیں رہا۔ بس مزید محتاط رہنے کا کہا ہے۔ تنویر نے بتایا ہے کہ اس نے باتوں باتوں میں جیری کو کریدنے کی کوشش کی ہے کہ دارالحکومت کے بعد اسلحہ کہاں لے جایا جائے گا۔ لیکن اسے بھی معلوم نہیں" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ایسی تنظیمیں بہت محتاط ہوتی ہیں۔ اس لئے یقیناً اپنے آدمیوں کو کچھ نہ بتایا گیا ہو گا۔ لیکن یہ بات قابل غور ہے کہ چیف باس کو سیکرٹ سروس کے حرکت میں آنے کا پتہ کیسے چلا" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ چیف باس نے یہ بات صرف ان لوگوں کو مزید محتاط کرنے کے لئے کہی ہو گی اگر واقعی اُسے کوئی اطلاع ملتی تو یقیناً وہ مشن کا رسک نہ لیتا ـــــ وہ مشن کو فوری طور پر منسوخ بھی کر سکتا تھا" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں لازماً ایسا ہی ہو گا۔ ویسے بھی اُسے کہاں سے اطلاع مل سکتی ہے۔ صرف ایک صورت میں انہیں پتہ چل سکتا تھا کہ اگر راجر کے نقلی ہونے کا انہیں پتہ چل جاتا ـــــ جیری کا راجر سے آکر ملنا اور بات چیت کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ انہیں راجر پر کوئی شک نہیں" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب اب آپ کا پروگرام کیا ہے۔ کیا ان ٹرکوں کو روک کر ان لوگوں کو گرفتار کر لیا جائے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ کام تو پولیس یا انٹیلی جنس بھی کر سکتی ہے۔ ہمیں حرکت میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اس سے ہم پہلے کی طرح پھر اندھیرے میں رہ جائیں گے اور مجرم تیسرا مشن لے کر آجائیں گے ـــــ اس لئے اب وہ ٹھکانہ معلوم کرنا ضروری ہے۔ جہاں یہ اسلحہ پہنچایا جانا ہے۔ تاکہ اصل سازش سامنے آسکے۔ اسلحے سے زیادہ ہمارے لئے اس اصل سازش کا سراغ لگانا ضروری ہے۔ جس کے لئے یہ اسلحہ بھجوایا جا رہا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ـــــ واقعی آپ کی بات درست ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"اب ہم نے کرنا یہ ہے کہ ان لوگوں کو بالکل نہیں چھیڑنا بس ان

کی اس طرح نگرانی کرنی ہے کہ انہیں شک نہ پڑ سکے۔ جب اسلحہ منزل مقصود پر پہنچے گا تب ہم حرکت میں آئیں گے۔ تنویر اس سارے پروگرام میں کلیدی کردار ادا کرے گا ـــــ چونکہ اُسے ساتھ ساتھ اطلاعات ملتی رہیں گی۔ اس لئے ہمیں بھی ساتھ ساتھ سب کچھ معلوم ہوتا رہے گا۔ تم اُس کے پاس بی۔ ٹی۔ وی مائیک پہنچا دو۔ اس طرح اُسے جو کچھ بھی بتایا جائے گا اس کا علم ہمیں ہو جائے گا۔ اور ہم آسانی سے دور دور رہ کر ان کی نگرانی کرتے رہیں گے" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں صفدر کے ذریعے خفیہ طور پر بی۔ ٹی۔ وی۔ مائیک بھجوا دیتا ہوں" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"صفدر سے کہنا کہ وہ پچھلے دروازے سے جا کر دے اور اُسے کہنا کہ خصوصی احتیاط کرے کہیں اس کی وجہ سے سارا کھیل نہ خراب ہو جائے" ـــــ عمران نے کہا۔

"میں اُسے سب سمجھا دوں گا" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے ٹیلی فون اپنی طرف کھسکایا اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے فون اٹھا لیا گیا۔

"یس ـــــ سلطان بول رہا ہوں" ـــــ سر سلطان کی آواز سنائی دی۔ وہ چونکہ دفتر کی بجائے رہائش گاہ پر تھے۔ اس لئے انہوں نے براہِ راست فون اٹنڈ کیا تھا۔

"سر ـــــ میں عمران بول رہا ہوں۔ مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ ہمارے

ملک میں کہیں ایسی شورش تو نہیں ہو رہی جہاں غیر ملکی اسلحہ استعمال ہو سکے" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"کیا مطلب ——— میں سمجھا نہیں" ——— سر سلطان نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"آپ نے کتنی جماعتیں پڑھی ہیں۔ اگر مڈل بھی پاس ہیں تب بھی کہتے تو یہی ہیں کہ پرانے زمانے کا مڈل پاس آج کے ایم۔ اے پاس سے زیادہ قابل ہوتا ہے۔ اور آپ مطلب ہی نہیں سمجھ سکتے" عمران حسب عادت فوراً ہی پٹڑی سے اتر گیا۔

"تم خواہ مخواہ بکواس پہ اتر آتے ہو۔ تمہارا سوال ہی ایسا ہے کہ بظاہر جس کا کوئی سر پیر نہیں" ——— سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر تو آپ ہیں پیر مجھے سمجھ لیں اور سوال مکمل" ——— عمران نے کہا۔

"تم بس بکواس کرتے رہو گے۔ میں فون بند کر رہا ہوں" سر سلطان نے غصیلے انداز میں کہا۔ لیکن ان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ یہ غصہ مصنوعی ہے۔ وہ زیر لب مسکرا رہے ہیں۔

"اگر آپ نے فون بند کر دیا تو میں مطلب کیسے سمجھاؤں گا۔ جناب سر سلطان صاحب۔ چند ماہ پہلے غیر ملکی اسلحہ سمگل ہوتے پکڑا گیا تھا۔ لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا تھا کہ یہ اسلحہ کہاں پہنچایا جانا ہے۔ اب پھر ایسی ہی بات سامنے آ رہی ہے کہ غیر ملکی اسلحہ سمگل ہونے والا ہے ——— اب یہ غیر ملکی اسلحہ شب برات پہ پٹاخے چلانے کے لئے

تو سمگل نہیں کیا جا رہا ہو گا۔ اس لئے میں پوچھ رہا ہوں کہ ملک میں کہیں ایسی شورش تو نہیں ہے جہاں یہ اسلحہ کام آ سکے۔ ہو سکتا ہے۔ ایسی خبر کو پریس میں نہ آنے دیا گیا ہو" ——— عمران نے پوری وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ یہ غیر ملکی اسلحے کی سمگلنگ والا مسئلہ تو واقعی بے حد خطرناک ہے۔ بظاہر مجھے معلوم نہیں کہ ملک میں ایسی کوئی شورش کہیں ہو رہی ہے ——— کیونکہ یہ کام محکمہ داخلہ کا ہے۔ لیکن تمہاری بات بھی درست ہے۔ میں سیکرٹری داخلہ سے پوچھ کر بتاتا ہوں۔ اگر ایسی کوئی بات ہوئی تو انہیں معلوم ہو گا" ——— سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ان سے پوچھ لیں۔ پھر مجھے دانش منزل کے فون پہ بتا دیں میں وہیں موجود ہوں۔ اور ہاں انہیں اس اسلحے کی سمگلنگ والی بات کے متعلق کچھ نہ بتائیں ——— ابھی صرف معاملہ اطلاعات تک ہی ہے۔ وہ خواہ مخواہ مداخلت شروع کر دیں گے" ——— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں" ——— سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

عمران نے رسیور رکھ دیا۔ عمران کے رسیور رکھتے ہی بلیک زیرو نے رسیور اٹھایا اور جولیا کے نمبر گھما کر اُسے ہدایات دینے میں مصروف ہو گیا کہ وہ صفدر کو بلا کر کہہ دے کہ وہ سٹور سے بی۔ ٹی۔ ڈی مائیک لے کر تنویر تک پہنچا دے۔

عمران خاموش بیٹھا اُسے ہدایات دیتا سن رہا تھا۔ لیکن اس کے اپنے ذہن میں ایک عجیب سی کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ مشن اُسے جس قدر سادہ نظر آ رہا تھا۔ اس سے وہ الجھن محسوس کر رہا تھا ــــ لیکن پھر اس نے اپنے ذہن کو جھٹک دیا کہ خواہ مخواہ ہر بات پر شک کرنا عادت سی بن گئی تھی۔

اُسی لمحے بلیک زیرو نے ہدایات دے کر رسیور رکھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتا ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں" ــــ دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"یس سر ــــ مطلب سمجھ میں آ گیا" ــــ عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"عمران بیٹے۔ سیکرٹری داخلہ سے میں نے بات کی ہے۔ ان کے نوٹس میں ایسی کوئی بات نہیں کہ کہیں کوئی گڑبڑ ہو یا گڑبڑ کا امکان ہو ــــ البتہ انہوں نے ایک بات بتائی ہے کہ گذشتہ دنوں حکومت نے درہ ناپ میں جب منشیات کی فیکٹریوں کو بند کرنے کے احکامات جاری کئے تو ایک قبائلی سردار کی طرف سے معمولی سی مزاحمت کی گئی۔ لیکن صرف معمولی سی۔ اس کے بعد صورتحال نارمل ہو گئی" ــــ سر سلطان نے کہا۔

"کیا نام تھا اس قبائلی سردار کا جس نے مزاحمت کی تھی"

عمران نے پوچھا۔

"سردار رحمل جہاں نام بتایا ہے تھے سیکرٹری داخلہ۔ میں نے زیادہ تفصیل تو نہیں پوچھی۔ لیکن وہ بتا رہے تھے کہ حالات بالکل نارمل ہیں۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ میں یہ معلومات کیوں حاصل کر رہا ہوں، تو میں نے انہیں یہ کہہ کر ٹال دیا ہے کہ ایک غیر ملکی ریڈیو سے یہ خبر نشر ہوئی ہے کہ پاکیشیا میں شورش برپا ہے" ــــ سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دیکھ لوں گا" ــــ عمران نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کہیں یہ اسلحہ کسی طالب علم تنظیم کو نہ پہنچایا جا رہا ہو" بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ــــ طالب علم تنظیمیں اس قدر کثیر غیر ملکی اسلحہ حاصل نہیں کر سکتیں۔ اس قدر کثیر اسلحہ اور وہ بھی کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم کے ذریعے سپلائی ہونا کسی بہت بڑے جرم کے لئے ہو سکتا ہے۔۔ کوئی نہ کوئی چکر کہیں نہ کہیں ضرور چل رہا ہے" ــــ عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

"جب مال پہنچے گا تو پتہ چل ہی جائے گا" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے ہاں۔ ایک مسئلہ تو رہ ہی گیا۔ یہ اسلحہ بھیج کون سی پارٹی رہی ہے۔ ہمیں اس سے بھی تو باخبر رہنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے بعد میں پتہ نہ چل سکے" ــــ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کا پتہ اب کیسے لگ سکتا ہے۔ یہ تو مجبر مورہے ہی معلوم ہوسکتا ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"لگ سکتا ہے۔ مال دس ٹرکوں میں آرہا ہے۔ کل سہ پہر کو یہاں پہنچے گا۔ اب اتنا تو معلوم ہو گیا ہے کہ مال جنوب مشرق کی طرف سے آ رہا ہے ۔۔۔ کیونکہ قصبہ ساجد پور جنوب مشرق میں ہی ہے اور مجرموں کو کل سہ پہر وہاں پہنچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اب دیکھنا یہ کہ ساجد پور کی طرف سے آنے والا اسلحہ کہاں سے لایا جا سکتا ہے۔ اس طرف ہمسایہ ملک کافرستان کی سرحد ہے ۔۔۔ اور ہمارے ملک کی اکلوتی بندرگاہ بھی اسی طرف ہے۔ سرحد کے ساتھ ساتھ فوج پڑی ہوئی ہے۔ اس لئے ٹرک وہاں سے تو آ نہیں سکتے۔ ورنہ وہ فوج کی نظر سے کسی صورت بھی اوجھل نہیں رہ سکتے ۔ اب ایک ہی صورت ہے کہ اس اسلحے کو کسی سٹیمر کے ذریعے کسی سنسان ساحل پر پہنچایا جائے وہاں سے اسے ٹرکوں پر لوڈ کر کے ادھر لے آیا جائے۔ ڈائریکٹ بندرگاہ سے تو نہیں آسکتا وہاں بھی چیکنگ ہو سکتی ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اس طرح تو یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ یہ اسلحہ کافرستان سے بھیجا جا رہا ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نتائج کے لئے فوراً چھلانگ نہ لگا دیا کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم طالب علمی کے دور میں لانگ جمپ کے چیمپئن رہے ہو"

عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو خفیف ہو کر خاموش رہ گیا۔

"کافرستان کی سرحد بے حد طویل ہے اور پاکیشیا کے ساتھ

ساتھ چلی جا رہی ہے۔ لیکن وہاں فوج کی موجودگی کی وجہ سے وہ اپنی سرحد کے ذریعے اسلحہ سپلائی نہیں کر سکتے۔ اس لئے وہ بھی کسی سٹیمر کے ذریعے بھیج سکتے ہیں ۔۔۔ اور اس کے علاوہ کئی ایسے اور بھی ملک ہیں جو سمندر کے راستے یہ اسلحہ خفیہ طور پر ہمارے سنسان ساحلوں تک پہنچا سکتے ہیں۔ تم ایسا کرو کہ فوری طور پر صفدر، جولیا اور نعمانی کو لے کر بندرگاہ چلے جاؤ ۔۔۔ اور ان کی مدد سے دور دراز کے ساحلوں کو چیک کرو۔ شاید کچھ پتہ چل جائے۔ لیکن نہیں ساحل بے حد طویل ہیں۔ اس طرح شاید پتہ نہ چلے۔ ٹھیک ہے رہنے دو۔ بعد میں معلوم تو ہو ہی جائے گا" ۔۔۔ عمران نے بات کرتے کرتے اپنا ارادہ بدل دیا۔ اور بلیک زیرو سر ہلا کر رہ گیا۔

عمران کی کار قصبہ ساجد پور کی شمالی طرف سڑک کے اوپر
بنے ہوئے ایک چھوٹے سے روڈ سائیڈ کیفے کے پاس موجود تھی۔ عمران
اس وقت غیر ملکی سیاحوں کے لباس میں تھا ـــــ اس نے اپنے چہرے
پر بھی میک اپ کر رکھا تھا۔ کار بھی اس نے سپورٹس ہی اپنے پاس رکھی
ہوئی تھی۔ کار کی چھت پر سیاحوں جیسا سامان بندھا ہوا تھا۔ اس کے
ساتھ جولیا تھی ـــــ اس نے بھی غیر ملکی سیاحوں جیسا مخصوص لباس پہن رکھا
تھا۔ سنہری ڈوری سے بندھی ہوئی بڑے بڑے رنگین شیشوں والی
عینک اس کے گلے میں لٹک رہی تھی۔ عمران کے گلے میں ایک کیمرہ
لٹک رہا تھا ـــــ وہ کیفے کے لان میں لوہے کی کرسیوں پر بیٹھے
کافی پینے اور بگڑے ہوئے لہجے میں سیاحوں کے سے انداز میں اونچا
اونچا بول رہے تھے۔ لیکن ان دونوں کی نظریں سڑک پر ہی جمی ہوئی تھیں
ابھی شام ہونے میں کافی وقت تھا ـــــ تنویر سے اُسے پتہ چل گیا تھا

کہ مشن سہ پہر کی بجائے شام کو سر انجام پائے گا۔ لیکن وہ یہاں
سہ پہر کو ہی پہنچ گئے تھے۔ سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبران بھی
اِدھر اُدھر مختلف جگہوں میں بکھرے ہوئے تھے۔

بلیک زیرو دانش منزل میں بی۔ ٹی۔ وی مائیک کے آپریٹس
کو سامنے رکھے بیٹھا تھا تاکہ تنویر جو داجر بنا ہوا تھا۔ اس کی طرف سے
کوئی اطلاع ملتے ہی وہ یہ اطلاع عمران کو ٹرانسمیٹر پر پہنچا دے۔

ویٹر کے آنے پر عمران نے ٹوٹے پھوٹے اردو الفاظ میں کافی کی
تعریف کی اور اُسے اور کافی لانے کے لئے کہا۔ ویٹر غیر ملکی سیاح
جوڑے کی زبان سے تعریف سن کر بے حد خوش ہوا اور سلام کر کے
اور کافی لانے کے لئے چلا گیا۔

اس وقت سڑک پر سے ہائی ٹاپ ویگنوں کا ایک کارواں گزر
رہا تھا یہ سب نئی ویگنیں تھیں اور ابھی رجسٹرڈ نہ ہوئی تھیں۔ وہ وقفے
وقفے سے گزر رہی تھیں۔

"یہ کیسا کارواں گزر رہا ہے۔ اتنی ویگنیں" ـــــ جولیا نے حیران
ہوتے ہوئے پوچھا۔

"کسی پارٹی نے بک کرائی ہوں گی۔ انہیں بائی روڈ لے جایا جا
رہا ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

اُسی لمحے ویٹر نے کافی کے برتن لا کر رکھ دیئے اور عمران کافی
بنانے میں مصروف ہو گیا۔

جب انہوں نے کافی ختم کی تو کارواں وہاں سے گزر چکا تھا۔
عمران کے اندازے کے مطابق پچاس کے قریب ویگنیں ہوں گی۔

"مجھے تو وحشت ہونے لگی تھی اس قدر دیگیں دیکھ کر" ـــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اسے برات سمجھ بیٹھیں تو پھر تمہیں خوشی ہوتی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور جولیا ہنس پڑی۔

"دیکھو عمران ـــــ تم ہر وقت مجھ سے اس بارے میں مذاق کرتے رہتے ہو۔ کیا تم سنجیدہ نہیں ہو سکتے" ـــــ اچانک جولیا نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم اسے مذاق سمجھتی ہو۔ میں تو سنجیدہ ہی ہوتا ہوں۔ البتہ یہ اور بات ہے کہ جب میں واقعی مذاق کرتا ہوں تو تم اسے سنجیدگی سمجھ لیتی ہو۔ اب بتاؤ میں کیا کروں" ـــــ عمران نے باقاعدہ شکوہ کرتے ہوئے کہا۔ ویسے دل ہی دل میں عمران نے لاحول ولا پڑھنا شروع کر دی تھی۔ کیونکہ جولیا نے جس انداز میں بات کی تھی۔ اس سے عمران کے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بج اٹھی تھی۔

"کیا تمہارا شادی کرنے کا پروگرام نہیں ہے" ـــــ جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد انتہائی سنجیدگی سے پوچھا۔ وہ بات چیت غیر ملکی زبان میں ہی کر رہے تھے۔

"تمہارے منہ میں بناسپتی گھی اور رس کٹ شکر ـــ مم ـــ مم میرا مطلب ہے آج کل یہاں ایسا ہی گھی اور شکر ملتے ہیں۔ تم نے اپنے منہ سے لفظ شادی تو ادا کیا" ـــــ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"سنو عمران ـــــ میں کافی دنوں سے سوچ رہی تھی کہ تم سے

کسی وقت سنجیدگی سے بات کروں۔ اس ملک میں میرے ماں باپ یا عزیز رشتہ دار موجود نہیں ہیں۔ تم اور سیکرٹ سروس کے ارکان ہی میرے عزیز اور رشتہ دار ہیں" ـــــ جولیا اب مرجانے کی حد تک سنجیدہ نظر آ رہی تھی۔ اور عمران کے ذہن میں سیٹیاں بجنا شروع ہو گئی تھیں۔ وہ اس لمحے کو پچھتا رہا تھا جب اس نے برات کا نام لیا تھا۔

"تم نے اس پردہ نشین ماں ویسے باپ کا تو ذکر ہی نہیں کیا۔ کاش یہی الفاظ تم اسے فون پر کہہ دو تو کم از کم ایکس ٹو ٹری کی تو فوری گنجائش نکل آئے۔ کان پک گئے ہیں تُو تُو کی گردان سنتے" ـــــ عمران نے کہا۔

"مذاق مت کرو۔ ورنہ میں ابھی سڑک پر کسی ٹرک کے آگے لیٹ جاؤں گی" ـــــ جولیا نے روہانسے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے اس حلیے میں نہ لیٹنا۔ ورنہ پردیس میں نئے کپڑے لینا بڑا مشکل ہو جائے گا۔ اگر لیٹنے کا پروگرام ہے تو پہلے سڑک پر کوئی گدا وغیرہ بچھاؤ ـــــ ٹرک کے پہیوں پر فوم کے گدے باندھو۔ کم از کم کپڑے تو خراب نہ ہوں" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور جولیا کی آنکھیں سرخ ہو گئیں وہ ہونٹ بھینچے عمران کو غور سے دیکھنے لگی اور عمران نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔

"سنو عمران ـــــ میں شادی کر رہی ہوں۔ اور اسی ہفتے کر رہی ہوں" ـــــ اچانک جولیا نے پھٹ پڑنے والے انداز میں کہا۔

"ہفتہ ـــــ ارے باپ رے۔ اتنا صبر کون کر سکتا ہے۔ کوئی گنجائش نہیں نکل سکتی" ـــــ عمران نے کہا۔

"تم نے پوچھا نہیں کہ میں کس سے شادی کر رہی ہوں" ——— جولیا پر عجیب و غریب موڈ سوار تھا۔

"پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ مجھے معلوم ہے۔ اور میں نے اُسے نیا سوٹ سلوانے کے لئے رقم بھی دے دی ہے" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سوٹ سلوانے کے لئے رقم دے دی ہے۔ کس کی بات کرتے ہو" ——— جولیا نے کھا جانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ناراض کیوں ہونے لگی ہو۔ اب بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بے چارہ سلیمان شادی والے دن بھی میرا سوٹ پہنے۔ کم از کم اس روز تو اُسے نیا سوٹ ملنا چاہئیے" ——— عمران نے بڑے بے نیازانہ انداز میں کہا۔

"تو میں تمہارے باورچی سلیمان سے شادی کروں گی" ——— جولیا نے پھنکارتے ہوئے کہا

"وہ میرا باورچی نہیں مس جولیا نافر واٹر ——— میں اس کا مالک ہوں۔ ذرا فقرہ درست کر کے بولا کرو۔ لوگ کیا کہیں گے کہ شادی کرنے پر تو تیار ہو گئی۔ درست بولنا آتا نہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ اور سن لو۔ میں اسی ہفتے تمہارے ساتھ شادی کر رہی ہوں۔ تمہارے ساتھ" ——— جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور عمران اچھل کر کرسی سمیت نیچے گھاس پر گر گیا۔

"مم ——— مم ——— میرے ساتھ۔ یہ میرے کان تو نہیں بج رہے۔

یا اللہ میں خواب تو نہیں دیکھ رہا" ——— عمران نے اٹھ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں اپنے جسم پہ چٹکیاں بھرنی شروع کر دیں اور جولیا کے چہرے پر مسکراہٹ کی کہکشاں سی بکھر گئی۔ وہ شاید یہ الفاظ کہہ کر اپنے آپ کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی۔

اور عمران کے ان الفاظ اور اس انداز نے اُسے بتا دیا تھا۔ کہ عمران واقعی خوشی سے پاگل ہو رہا ہے۔

"تم اس فیصلے سے خوش نہیں ہوئے" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لل ——— لل ——— لیکن جب یہ میک اپ اتر جائے گا تو....."

عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"اوہ ——— تو تم سمجھ رہے ہو کہ تمہارے اس بندر دن جیسے میک اپ کی وجہ سے میں تم سے شادی کر رہی ہوں۔ نانسنس۔ اور سن لو عمران۔ میں اول تو کوئی بات منہ سے نکالتی نہیں۔ لیکن جب میں کوئی بات منہ سے نکال دیتی ہوں تو پھر ہر قیمت پر اُسے پورا کرنا بھی جانتی ہوں ——— اگر تم مجھ سے شادی پر رضامند نہ ہوئے تو میں خودکشی کر لوں گی۔ یہ میرا آخری اور حتمی فیصلہ ہے۔ میں اس مشن کے بعد ایکسٹو سے بات کروں گی اور خود تمہارے ڈیڈی سر رحمان سے جا کر بات کروں گی ——— میں دیکھتی ہوں تم آخر کس طرح مجھ سے شادی پر رضامند نہیں ہوتے۔ اب یہ شادی ہو گی۔ ضرور ہو گی ہر صورت میں ہو گی" ——— جولیا نے جوش سے بھرپور انداز میں سامنے رکھی میز پر زور زور سے مکے مارتے ہوئے کہا۔

"لل —— لیکن —— کیا اس ساری بھری دنیا میں ایک میں ہی سولی پر لٹکانے کے لئے نظر آیا تھا۔ سیکرٹ سروس کے باقی ممبران بھی تو غیر شادی شدہ ہیں اور وہ تنویر وہ تو ......" —— عمران نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"بس بس کسی اور کا نام میرے سامنے مت لو۔ جو میں نے کہہ دیا وہ حرف آخر ہے" —— جولیا نے اس کی بات درمیان سے ہی کاٹتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس ملک کا قانون۔ وہ تو ......" —— عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"کیا مطلب —— قانون کی کیا رکاوٹ آ گئی۔ تمہیں معلوم تو ہے میں نے کافی عرصے سے تمہارا دین قبول کیا ہوا ہے۔ اب میں بھی مسلمان ہوں۔ صرف نام ہی نہیں بدلا۔ اس سے کیا ہوتا ہے" جولیا نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"وہ تو مجھے معلوم ہے۔ لیکن تمہیں معلوم ہے کہ اس ملک میں قانون ہے کہ کوئی شادی شدہ آدمی بغیر اپنی پہلی بیوی سے اجازت لئے دوسری شادی نہیں کر سکتا" —— عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"شادی شدہ نہیں کر سکتا ہو گا۔ لیکن اس قانون کا تم سے اور مجھ سے کیا تعلق" —— جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تعلق ہے —— اس لئے تو کہہ رہا ہوں۔ اب تمہیں کیا بتاؤں جولیا میں کس قدر دکھی ہوں۔ یہ تو میں مذاق کر کے اپنا دل بہلاتا ہوں۔

ورنہ اندر سے تو میں کھوکھلا ہو چکا ہوں۔ میری زندگی کی بنیادیں ہل چکی ہیں۔ خیر اب تم نے یہ بات کرنے پر مجھے مجبور کر دیا ہے۔ تو سنو۔ تم سے شادی کرنا میرے لئے خوش قسمتی کا باعث ہوتا —— لیکن افسوس ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں پہلے سے شادی شدہ ہوں اور میری بیوی کسی صورت میں بھی مجھے دوسری شادی کی اجازت نہیں دے سکتی۔ اور نہ میں اسے طلاق دے سکتا ہوں" —— عمران نے روہانسا ہوتے ہوئے کہا۔ اور اس کی آنکھوں میں نمی تیرتی صاف نظر آ رہی تھی۔

اور جولیا عمران کو یوں دیکھ رہی تھی جیسے وہ کسی انسان کی بجائے کسی مافوق الفطرت چیز کو دیکھ رہی ہو۔ حیرت اس کی آنکھوں اور چہرے سے ٹپک رہی تھی۔

"تم شادی شدہ ہو تمہاری بیوی ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ مجھے احمق بنا لو گے" —— جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہ مذاق نہیں جولیا۔ میری زندگی کی سب سے بڑی ٹریجڈی ہے۔ میں نے اسے آج تک اپنے آپ سے بھی چھپایا ہے۔ ایکسٹو کے بعد آج تمہیں پہلی بار بتا رہا ہوں —— جب میں آکسفورڈ میں پڑھتا تھا تو وہاں ایک کلاس فیلو سے میں نے شادی کر لی تھی۔ میں نے اپنے والدین تک کو نہیں بتایا۔ میرا خیال تھا واپس آ کر میں بتا دوں گا۔ لیکن پھر ایک حادثہ ہو گیا —— میری بیوی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ اس کی دونوں آنکھیں اس حادثے کی نذر ہو گئیں۔ ٹانگوں سے وہ معذور ہو گئی۔ اس کا خوب صورت چہرہ بگڑ گیا۔ اسے مسلسل ایک ماہ بے ہوش رہنے کے بعد جب ہوش آیا تو وہ رو رو کر پاگل ہو گئی۔ اس کا خیال تھا

کہ اب بس اُسے چھوڑ دوں گا۔ اس کی مجبوری اور بے چارگی دیکھ کر
میں نے اُسے حلف دیا کہ اُسے کبھی نہ چھوڑوں گا اور نہ ہی زندگی بھر
اُسے طلاق دوں گا اور نہ دوسری شادی کروں گا ـــــ اس پر وہ تیزی
سے صحت یاب ہونے لگ گئی۔ لیکن اس کی ریڑھ کی ہڈی میں ایسا
نقص پڑ گیا تھا۔ کہ وہ نہ زیادہ چل پھر سکتی تھی۔ اور نہ کہیں آجا سکتی
چنانچہ وہ صرف گھر تک محدود ہو کر رہ گئی ـــــ اندھی ہونے کی وجہ سے
وہ بالکل ہی بے بس ہو گئی۔ اس پر میں نے اُسے اس کے ماں باپ کے
پاس ہی ٹھہرا دیا۔ اس کے تمام اخراجات میں ادا کرتا ہوں۔ اور تمہیں
شاید معلوم ہو کہ اکثر میں کئی کئی دن غائب رہتا ہوں ـــــ تم جو پوچھتے ہو
تو میں ٹال جاتا ہوں۔ ان دنوں میں اس سے ملنے جاتا ہوں۔ وہ صرف
مجھ سے ملنے کی آس میں زندہ ہے۔ ورنہ اس کی زندگی مُردوں سے
بھی بدتر ہے ـــــ اب تم خود سوچو میں اس پر کیسے ظلم کر سکتا ہوں۔
میں اپنا حلف کیسے توڑ سکتا ہوں۔ وہ مجھے دوسری شادی کی اجازت
کیسے دے سکتی ہے۔ اس کی مجبوری اور بے بسی کے متعلق سوچو۔
اپنے آپ کو ایک لمحے کے لئے اس کی جگہ رکھ کر سوچو۔ پھر تمہیں احساس
ہوگا کہ وہ بے چاری کیسی زندگی گزار رہی ہے" ـــــ عمران نے انتہائی
گھمبیر لہجے میں کہا۔

اور جولیا جو حیرت سے بت بنی یہ سب کچھ سن رہی تھی یکلخت
کانپنے لگی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ وہ تیزی سے اٹھی
اور عمران کے قدموں میں جھک گئی۔

"تم عظیم ہو عمران۔ میرے تصور سے بھی زیادہ عظیم۔ دنیا کا کوئی

مرد ایسی بے بس۔ لاچار اور ؟ بد عورت کے لئے اتنی بڑی قربانی نہیں
دے سکتا۔ میں تمہاری عظمت کو سلام کرتی ہوں۔ میں اپنے الفاظ
واپس لیتی ہوں۔ میں نے جذباتی فیصلہ کیا تھا۔ اللہ مجھے معاف کر
دے ـــــ جولیا نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔ اور
جھک کر عمران کے پیر پکڑ لئے۔

"ارے ارے یہ کیا کر رہی ہو۔ یہ شرک ہے۔ ارے غضب کر
رہی ہو" ـــــ عمران نے یک لخت اُسے اٹھا کر دوبارہ کرسی پر
بٹھاتے ہوئے کہا۔

اور جولیا جیب سے رومال نکال کر اپنے آنسو پونچھنے لگی۔

"جاؤ جاکر آنکھوں میں پانی ڈال آؤ۔ یہ میک اپ پانی سے صاف
نہیں ہوتا۔ روتی ہوئی تم اچھی نہیں لگتی۔ اور پھر ہوٹل والے کہیں یہ نہ
سمجھیں کہ ان کے پاس رقم ختم ہو رہی ہے اس لئے بیٹھے رو رہے
ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

اور جولیا شرمندہ سی ہنسی ہنس کر اٹھی اور کیفے کے اندرونی
حصے کی طرف بڑھ گئی۔

"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آج ہمارے عشق کا بھی
خاتمہ ہو ہی گیا" ـــــ عمران نے جولیا کے جاتے ہی سر پر ہاتھ پھیرتے
ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد۔ اس کی کلائی کی گھڑی پر ضربیں لگنی شروع ہو گئیں۔
اس نے جلدی سے اس کا ونڈ بٹن کھینچ کر اُسے کان سے لگا لیا۔

"ہیلو ایکسٹو کالنگ عمران اوور" ـــــ ایکسٹو کی آواز

سنائی دی۔

"یس عمران اوور" ——— عمران نے گھڑی کو منہ کے قریب لاتے ہوئے کہا۔

"تنویر سے اطلاع ملی ہے کہ انہیں نصیر ساجد پور پہنچنے کا حکم مل گیا ہے۔ لڑکوں کا کاروان ایک گھنٹے بعد پہنچ جانے گا اوور" ایکسٹو نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر ——— ایک اور بات سر۔ جولیا نے حسب عادت مجھ سے عشق بھگارنا شروع کر دیا تھا۔ اور کھل کر شادی کی آفر کی۔ آپ کو تو معلوم ہے سر۔ کہ جس روز میری شادی ہوئی اس روز قیامت آ جائے گی ——— اور میں ابھی خود پر قیامت وارد نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے سر میں نے ایک فرضی بیوی کی جھوٹی کہانی بنا کر جولیا کو سنا دی ہے۔ تاکہ وہ آئندہ اس قسم کا کوئی جذباتی فیصلہ نہ کرے۔ میں نے اُسے بتایا ہے کہ اس کہانی کا سوائے ایکسٹو کے اور کسی کو علم نہیں اس لئے سر اگر جولیا آپ سے پوچھے تو آپ میری تائید کر دیں آپ کی مہربانی ہوگی سر اوور" ——— عمران نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری عمران ——— میں اس قسم کے مسائل میں ملوث نہیں ہوا کرتا اور آئندہ اگر تم نے مجھ سے اس ناپاک بات کی تو سخت سزا دوں گا۔ اوور اینڈ آل" ——— ایکسٹو نے دوسری طرف سے انتہائی سخت اور کرخت لہجے میں کہا۔

"تو تم نے مجھ سے جھوٹی کہانی بیان کی ہے۔ کیوں" ——— اچانک

عمران کو عین سر پر جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ارے ارے تم کہاں سے آ گئیں۔ ارے سنو تو ———" عمران اچھل کر آگے کی طرف بھاگا۔ جولیا نے اُسے مارنے کے لئے بے اختیار کرسی اٹھالی۔ اس کا چہرہ غصے اور جھنجلاہٹ سے بُری طرح بگڑ گیا تھا۔

"میں تمہیں گولی مار دوں گی ——— تم احمق۔ سٹوپڈ۔ تم کیا سمجھتے ہو۔ کہ میں تم سے شادی کر دوں گی۔ میں تمہارے منہ پر تھوکتی بھی نہیں" جولیا نے جھنجلائے ہوئے انداز میں کرسی ایک طرف پھینکی اور پھر پیر پٹختی ہوئی ایک طرف بڑھنے لگی ——— ویٹر جو قریب ہی کھڑا تھا۔ اس نے جلدی سے کرسی سیدھی کی۔

"کیا بات ہے صاحب ——— میم صاحب بہت غصے میں ہیں" ویٹر نے پوچھا۔

"مینٹل شاک دورہ" ——— عمران نے کان کے پاس انگلی گھماتے ہوئے ویٹر سے کہا۔ اور پھر جیب سے جلدی سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ویٹر کی طرف پھینک دیا۔

"باقی تم رکھ لینا" ——— عمران نے کہا اور تیزی سے جولیا کی طرف بڑھا جو اب کار تک پہنچ گئی تھی۔

اور پھر ابھی عمران راستے میں ہی تھا۔ کہ جولیا کار دوڑاتی ہوئی دار الحکومت کی طرف بڑھ گئی۔ اور عمران درمیان میں ہی رک گیا۔

جولیا واقعی بے حد جذباتی ہو رہی تھی ——— اور عمران کے نقطہ نظر سے عشق کے دوران جولیا کی یہ حرکت بالکل طفلانہ تھی۔ اس نے سوچ لیا

تھا کہ اس بار وہ بطور ایکسٹو جولیا کو ضرور کوئی سخت سزا دے گا۔ وہ
جب ایکسٹو سے بات کر رہا تھا تو اس نے جولیا کو واپس آتے ہوئے
اپنے قریب محسوس کر لیا تھا ـــــ اور اس نے جان بوجھ کر ایکسٹو سے
یہ بات کی تھی اور اُسے معلوم تھا کہ جب ایکسٹو جواب دے رہا تھا تو جولیا
جھک کر کان لگائے ہوئے تھی۔ بلیک زیرو چونکہ ایسے معاملات میں
پوری طرح ٹرینڈ تھا ـــــ اس لئے وہ عمران کے الفاظ کے مخصوص کوڈ
سے ہی جواب سمجھ گیا تھا اور عمران کی توقع کے عین مطابق وہی جواب
اس نے دیا۔ اس طرح وہ جولیا کے سامنے ایکسٹو کی لاتعلقی جذباتی
معاملات میں ظاہر کرنا چاہتا تھا ـــــ اور اپنی کہانی کی تردید اس لئے
ضروری تھی کہ اُسے معلوم تھا کہ جولیا یہ بات اپنے دل میں نہ رکھ سکے
گی اور پھر ساری سیکرٹ سروس کو یہ علم ہو جائے گا۔ اور اس طرح
اگر ڈیڈی تک یہ بات پہنچ گئی تو وہ جولیا کی طرح عمران کے پیروں پہ
جھک کر اس کی عظمت کو سلام کرنے کی بجائے اُسے اپنے پیروں پہ
جھکنے پہ مجبور کر دیں گے ـــــ اور پھر نجانے کتنی دیر مرغا بن کر اس کی
پٹائی ہوتی رہے۔ پھر اماں بی کا واویلا اور ثریا کی باتیں۔ وہ بھلا کس
کس کو یقین دلاتا پھرتا کہ اس نے جولیا کو ٹالنے کے لئے یہ فرضی کہانی
سنائی تھی ـــــ اس لئے اس نے موقع غنیمت سمجھا اور اس انداز
میں اس کی تردید کر دی۔ لیکن جولیا جس طرح کار لے کر فرار ہو گئی تھی
اس سے اُسے بے حد جھنجلاہٹ ہوئی تھی وہ کام کے وقت اس قسم کی
حرکتیں سخت ناپسند کرتا تھا ـــــ لیکن اب بہرحال جولیا یہ حرکت کر چکی
تھی اُسے معلوم تھا کہ جولیا سیدھی اپنے فلیٹ جائے گی اور پھر

دل بھر کر روئے گی۔ اس کے بعد اُسے مشن کا خیال آئے گا۔
عمران اب اس طرف چل پڑا۔ جدھر اس کے خیال کے مطابق صفدر کو
اپنی کار سمیت ہونا چاہیئے۔ اور پھر کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد اس
نے صفدر کی کار کو تلاش کر لیا ـــــ وہ ایک بند ورکشاپ کی سائیڈ
میں اس طرح کھڑی تھی جیسے تنگ ورکشاپوں کے باہر مرمت کیلئے
آنے والی گاڑیاں رات کو کھڑی رہتی ہیں۔ صفدر کار میں موجود نہ تھا۔
"مسٹر صفدر" ـــــ عمران نے کار کے قریب جا کر ذرا اونچی آواز
میں کہا۔ کیونکہ اردگرد کوئی آدمی موجود نہ تھا۔
"عمران صاحب آپ" ـــــ ایک آڑ سے صفدر نے باہر آتے
ہوئے کہا۔ وہ اس وقت عام آدمی کے لباس میں تھا۔ چہرہ بدلا
ہوا تھا۔
"ہاں یار۔ عاشق نامراد ایسے ہی ہوتے ہیں۔ مراد تو محبوبائیں لے
اڑتی ہیں اور نا عاشقوں کے کھاتے ہیں۔ اور وہ بے چارے پیدل
چل چل کر اپنی ٹانگیں توڑتے رہتے ہیں" ـــــ عمران نے بُرا سا منہ
بناتے ہوئے کہا۔
"کیا ہوا ـــــ آپ تو شاید جولیا کے ساتھ تھے" ـــــ صفدر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہاں تھا ـــــ یہ ماضی قریب کی بات ہے۔ اب زمانہ حال میں
تمہارے ساتھ ہوں۔ یار معاف کرنا اس سے زیادہ گرامر مجھے نہیں
آتی۔ اگر آجاتی تو آج کسی سکول میں بچوں کو گرامر پڑھا رہا ہوتا۔ یہاں
مارا مارا نہ پھرتا رہتا" ـــــ عمران نے کار کا دروازہ کھول کر اندر

بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہوا کیا۔ کچھ پتہ تو چلے"۔۔۔ صفدر نے بھی مڑ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور عمران نے مختصر طور پر ساری کہانی سنادی۔

"اوہ بے چاری جولیا۔ اُسے بھی شوق ہو جاتا ہے پتھر سے سر پھوڑنے کا"۔۔۔ صفدر نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"اب ایکسٹو جب اس کا سر پتھر سے پھوڑے گا تب اُسے پتہ چلے گا کہ مشن کے دوران جذباتی ہونے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے"

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ پلیز عمران صاحب۔ آپ ایکسٹو کو کچھ نہ بتائیں۔ میں جولیا کو ابھی جا کر سمجھا بجھا لاتا ہوں۔ ابھی مشن میں تو دیر ہے۔ اگر ایکسٹو کو معلوم ہو گیا تو وہ اُسے گولی مارنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔ اس لئے پلیز"۔۔۔ صفدر نے عمران کی منت کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔ کیا اب تم بھی مجھے بے کار یعنی کار کے بغیر کر کے جاؤ گے۔ اب میں کسی تیسرے کو ڈھونڈھوں۔ اس طرح تم سب باری باری جولیا کے فلیٹ میں جا کر بیٹھ جاؤ اور یہاں میں پیدل ہی ٹرکوں کے ساتھ دوڑ لگاتا ان کی نگرانی کرتا رہوں۔ ایکسٹو کی کال آ چکی ہے وہ ایک گھنٹے بعد یہاں پہنچ رہے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ایک گھنٹے بعد۔۔۔ اوہ بڑا ٹائم ہے۔ اچھا آپ میرے ساتھ چلیں۔ آپ باہر ہی رہیں میں جولیا کو لے آؤں گا۔ پلیز اس طرح ایکسٹو کے عتاب سے وہ بچ جائے گی"۔۔۔ صفدر نے اور زیادہ منت

کرتے ہوئے کہا۔

اور عمران دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا کہ صفدر کو کیا معلوم کہ جس ایکسٹو کے عتاب سے وہ جولیا کو بچانا چاہتا ہے بات بھی اُسی سے کر رہا ہے۔

"اوکے۔۔۔ تم جاؤ میں یہیں رکوں گا۔ ہو سکتا ہے ایکسٹو کی کوئی اور ہدایت آ جائے۔ بس جس قدر جلد ممکن ہو سکے آ جانا"

عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا

اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کار کو سٹارٹ کر کے تیزی سے موڑا اور آگے بڑھ گیا۔

جب کہ عمران سر ہلاتا ہوا اُسی آڑ کی طرف بڑھ گیا۔ جس کے پیچھے پہلے صفدر چھپا ہوا تھا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد صفدر کی کار وہاں آ کر رکی اس کے پیچھے وہ سپورٹس کار تھی جو جولیا لے گئی تھی۔ جولیا اُسی سپورٹس کار میں تھی۔۔۔ عمران ان کاروں کے رکتے ہی آڑ سے باہر نکل آیا۔

"میں شرمندہ ہوں عمران صاحب۔ واقعی بعض اوقات میں جذباتی ہو جاتی ہوں۔ آئی۔ ایم۔ سوری"۔۔۔ جولیا نے کار سے باہر نکلتے ہوئے بڑے خشک سے لہجے میں معذرت کرتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں ابھی تک سوجی ہوئی تھیں۔۔۔ ظاہر ہے عمران کا اندازہ درست تھا کہ وہ فلیٹ میں جا کر روتی رہی ہے۔

"جذباتی ہونا زندگی کی دلیل ہے۔ کبھی لاشوں کو بھی جذباتی ہوتے دیکھا ہے تم نے۔ جو آدمی جذباتی نہیں ہوتا وہ میری نظر میں چلتی

پھرتی لاشں ہے۔ اور پھر ڈاکٹر کہتے ہیں کہ کبھی کبھی جذباتی ہونا صحت کے لئے بے حد فائدہ مند ہوتا ہے۔ اس سے خون کا ابال بڑھ جاتا ہے ——— اور خون دماغ کے ان خلیوں تک بھی پہنچ جاتا ہے۔ جہاں عام طور پر نہیں پہنچ سکتا اور وہ خلیے خون نہ ملنے سے نیم مردہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس طرح آدمی زیادہ ذہین زیادہ عقل مند بن جاتا ہے ......" ——— عمران کی زبان چل پڑی۔ اور جولیا نہ چاہنے کے باوجود بھی عمران کی یہ تقریر سن کر بے اختیار ہنس پڑی۔

"لو بھئی صفدر ——— اب پھر سکوپ بن گیا۔ ورنہ میں تو ڈر رہا تھا کہ اب باقی زندگی ہجر کے گانے سن سن کر ہی گزارنی پڑے گی"
عمران نے مڑ کر صفدر سے کہا۔ اور صفدر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تم پورے شیطان ہو۔ اول نمبر کے شیطان۔ تم سے خدا بچائے" ——— جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔ اب وہ پوری طرح نارمل ہو چکی تھی۔

"عمران صاحب ایک بات میرے ذہن میں کھٹک رہی ہے۔ جولیا نے مجھ سے اس بات کا ذکر کیا تھا۔ فلیٹ کی سیڑھیاں اترتے ہوئے۔ اور پھر میں نے بھی چیک کیا ہے" ——— صفدر نے اچانک سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا" ——— عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"مس جولیا نے بتایا کہ جب وہ اپنی کار لے کر اندھا دھند اسے دوڑاتی ہوئی اپنے فلیٹ کی طرف جا رہی تھی کہ اس نے دارالحکومت کی دوسری چیک پوسٹ کے پاس ہائی ٹاپ ویگنوں کا ایک کارروان

کھڑا دیکھا تھا۔ ان کی چیکنگ ہو رہی تھی۔ اور ان کے ڈرائیور ایک طرف کھڑے تھے۔ جولیا ان کے قریب سے گزری تو اس کی نظریں ایک آدمی پر پڑیں جو شاید ڈرائیور ہی تھا ——— لیکن جولیا اسے دیکھ کر چونک پڑی یہ آدمی کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کا اسسٹنٹ بھاکر تھا۔ وہی حلیہ وہی قد و قامت۔ اس وقت تو جولیا غصے میں تھی۔ اس لئے وہ نکلی چلی گئی ——— لیکن جب واپسی میں سیڑھیاں اترتے ہوئے اس نے مجھ سے اس بات کا ذکر کیا تو میں چونک پڑا۔ اور پھر میں اسے لے کر جب واپس آیا تو یہ کارروان چیک پوسٹ سے فارغ ہو کر آگے بڑھ رہا تھا ——— اور عمران صاحب پہلی ویگن میں واقعی بھاکر موجود تھا۔ وہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اور اس وقت شاید باہر دیکھ رہا تھا کہ میں پاس سے گزرا۔ میں نے اسے پہچان لیا ہے۔ یا تو وہ واقعی بھاکر ہے۔ یا اگر کوئی اور شخص ہے تو پھر اس کی بھاکر کے ساتھ مشابہت حیرت انگیز ہے" ——— صفدر نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ اگر وہ واقعی بھاکر ہے۔ تو پھر تو معاملہ بے حد مشکوک ہے۔ چلو جولیا میرے ساتھ بیٹھو ——— صفدر تم یہیں رکو میں اسے جولیا کے ساتھ جا کر خود چیک کرتا ہوں" ——— عمران نے اپنی سپورٹس کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے حد اشتیاق تھا۔ جولیا سر ہلاتی ہوئی کار کی طرف بڑھ گئی۔

اور چند لمحوں بعد عمران کی سپورٹس کار تیز رفتاری کا ریکارڈ توڑتی ہوئی دارالحکومت کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ عمران کے ذہن میں کھلبلی مچی ہوئی تھی ——— ویگنوں کا کارروان اور اس میں ڈرائیور کے طور پر

کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کے اسسٹنٹ کی موجودگی اور اس کے بعد ٹرکوں کے ذریعے اسلحے کی سمگلنگ۔ یہ سب کچھ انتہائی حیرت انگیز تھا۔۔۔۔ اگر وہ واقعی بھاکر ہے تو اس کا مطلب ہے کہ معاملات اس سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہیں جتنے وہ اسے آسان اور سادہ سمجھ رہے ہیں۔

دارالحکومت پہنچ کر وہ کار آگے بڑھاتا گیا اور پھر جلد ہی اس نے گزرتے ہوئے کارروان کو دیکھ لیا۔ اب اس نے رفتار آہستہ کر لی۔ اور ویگنوں کے ساتھ ساتھ نارمل انداز میں کار چلاتا آگے بڑھتا گیا۔ بظاہر تو وہ سامنے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ لیکن کنکھیوں سے وہ ویگنوں کی سائیڈ میں بیٹھے ہوئے افراد کا جائزہ بھی لے رہا تھا۔ لیکن کوئی آدمی اسے مشکوک نظر نہ آیا۔ وہ سب پیشہ ور ڈرائیونگ کر رہے تھے اور مقامی تھے۔۔۔۔ لیکن پہلی ویگن کے قریب پہنچتے ہی وہ واقعی چونک پڑا۔ کھڑکی کے پاس جو شخص بیٹھا تھا وہ واقعی بھاکر تھا۔ سو فیصد بھاکر اور اپنے اصلی حلیے میں۔

عمران نے کار کی سپیڈ ویگن کی سپیڈ کے برابر کی اور ویگن کی کھڑکی کے پاس کار کو کرتے ہوئے اس نے سر باہر نکال کر بگڑے ہوئے غیر ملکی لہجے میں ٹوٹی پھوٹی اردو بولتے ہوئے بھاکر سے قصبہ جوشان کا پتہ پوچھا کہ وہ کس طرف ہے۔۔۔۔ بھاکر بھی کار کو قریب دوڑتے دیکھ کر چونک پڑا تھا۔ لیکن جب عمران نے سر باہر نکال کر اس سے جوشان قصبے کا پتہ پوچھا تو اس کی آنکھوں میں اطمینان کی جھلکیاں

نظر آئیں۔

"یہاں سے دس کلومیٹر دور بائیں طرف سڑک نکلتی ہے وہ قصبہ جوشان کو جاتی ہے"۔۔۔۔ بھاکر نے کھڑکی سے سر باہر نکال کر زور سے چیختے ہوئے کہا۔

اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کار کی رفتار یکلخت بڑھا دی۔ اب اسے مکمل یقین ہو گیا تھا کہ یہ بھاکر ہے۔ اس نے پتہ پوچھنے والی حرکت صرف اس لئے کی تھی تاکہ بھاکر کی آواز سن سکے۔ اور اب اس کی آواز سننے کے بعد عمران کو مکمل یقین ہو گیا تھا کہ یہ آواز واقعی بھاکر کی ہے۔ اس کا سابقہ کئی دفعہ بھاکر سے ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ اس کی آواز کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔

"ہاں بالکل یہ وہی ہے۔ اور اس کا بطور ڈرائیور اس طرح ان ویگنوں کے کارروان کو لے جانے کا مطلب ہے کہ معاملہ مشکوک ہے۔ یا تو ہمیں ڈاج دیا جا رہا ہے۔ اصل مال ان ویگنوں کے ذریعے بھیجا جا رہا ہے اور ٹرک صرف ہمیں الجھانے کے لئے آ رہے ہیں یا پھر یہ گروپ علیحدہ کسی مشن پر ہے اور ٹرکوں والا گروپ علیحدہ مشن پر ہے"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر آگے جا کر اس نے کار کا رخ قصبہ جوشان کی طرف جانے والی سڑک پر موڑ دیا۔ کچھ دور چلنے کے بعد اس نے جلدی سے کار ایک درخت کی اوٹ میں روکی۔۔۔۔ اور پھر ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی ڈیش بورڈ کا ایک خانہ کھل گیا۔ اس کے اندر ایک چھوٹا سا مگر جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر کال کیچر موجود تھا۔۔۔۔ عمران نے جلدی سے

اس کے مختلف بٹن دبائے اور پھر ایک بٹن دباتے ہی ٹرانسمیٹر کال کیچر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکلنے لگیں ـــــ عمران چند لمحے ان آوازوں کو سنتا رہا۔ پھر اس نے دوبارہ بٹن آف کئے اور ایک ناب کو تیزی سے واپس گھمانے لگا۔ ٹرانسمیٹر کیچر کی ایک سائیڈ میں ڈائل پر نظر آنے والے نمبر تیزی سے بیک ہونے لگے ـــــ ابھی چند نمبر ہی بیک ہوئے تھے کہ نمبروں کی سائیڈ میں چھوٹا سا سبز رنگ کا بلب جل اٹھا اور عمران نے چونک کر ہاتھ روک دیا۔ اور پھر دوبارہ پہلے والے بٹن آن کر دیئے ـــــ دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر کیچر سے ایک آواز بلند ہوئی۔

"ہیلو ہیلو ـــــ بھاکر کالنگ اوور" ـــــ یہ آواز بھاکر کی تھی۔

"یس ـــــ جیگر آن دی لائن اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"مسٹر جیگر۔ ایک سپورٹس کار پر مجھے شک ہے کہ وہ ہمیں چیک کر رہی ہے۔ وہ پہلے ہمارے قریب سے گزری اس وقت اسے ایک غیر ملکی سیاح لڑکی چلا رہی تھی ـــــ جب ہم دارالحکومت کی چیکنگ پوسٹ پر کھڑے تھے۔ اس وقت وہ اس قدر بے تحاشا انداز میں ہمارے قریب سے گزری کہ میں اس کا نوٹس لینے پر مجبور ہو گیا ـــــ اس کے بعد وہ دوبارہ واپس جاتی ہوئی دکھائی دی۔ اس وقت اس کے ساتھ ایک اور کار بھی تھی۔ دوسری کار کے ڈرائیور نے مجھے غور سے دیکھا۔ اس کے بعد ابھی چند لمحے پہلے وہ سپورٹس کار دوبارہ واپس ہمارے قریب سے گزری ہے۔ اس وقت

اُسے غیر ملکی سیاح چلا رہا تھا۔ وہ غیر ملکی لڑکی اس کے قریب بیٹھی تھی اس غیر ملکی سیاح نے مجھ سے قصبہ جوشان کا راستہ پوچھا۔ حالانکہ یہ قصبہ بالکل نزدیک ہے۔ وہ پہلے دارالحکومت سے بھی پوچھ سکتے تھے ـــــ اس لئے میرے ذہن میں کھٹک پیدا ہوئی ہے۔ میں نے سوچا آپ کو کال کر کے بتا دوں اوور" ـــــ بھاکر نے کہا۔

"ہاں ـــــ میں نے بھی اس کار کو چیک کیا ہے۔ لیکن تم بے فکر رہو۔ ہمارا منصوبہ ہی ایسا ہے کہ ہم پر کسی کو شک نہیں پڑ سکتا۔ شک کے لئے ہم نے اور جال ڈال رکھا ہے۔ تم اطمینان سے بڑھتے جاؤ اوور" ـــــ جیگر کی آواز سنائی دی۔

"آپ اب مزید ہدایات راستے کے متعلق کب دیں گے اوور" بھاکر نے پوچھا۔

"ہاں ـــــ اب میں بتا دوں کہ ہم نے دارالحکومت سے نکل کر درہ ٹاپ کی طرف جانا ہے۔ لیکن درہ ٹاپ سے پہلے ایک اور کام ہونا ہے۔ اس لئے باقی ہدایات وہیں دوں گا اوور اینڈ آل" جیگر نے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر کیچر پر دوبارہ ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سارے بٹن بند کر دیئے۔

"یہ کیا چکر ہے" ـــــ جولیا نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"ہمارے ساتھ خوب صورت داؤ کھیلا گیا ہے اور اگر تم اس طرح جذباتی ہو کر نہ جاتیں اور تمہاری نظر بھاکر پر نہ پڑتی تو ہم اندھیرے

یں ہی رہ جاتے اور مکمل شکست ہمارے کھاتے میں پڑ جاتی۔ اس لئے
تو کہتا ہوں کبھی کبھی جذباتی ہو جانا فائدہ مند ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیسا داؤ۔۔۔ کچھ بتاؤ بھی سہی"۔۔۔ جولیا نے جھنجلائے ہوئے
انداز میں پوچھا وہ شاید دوبارہ اس جذباتی پن والے ذکر سے بچنا
چاہتی تھی۔

"ابھی سب کچھ سن کر بھی تم نہیں سمجھیں۔ تنویر ان کے ایک آدمی
راجر کے میک اپ میں ہے۔ اس کے ذریعہ پتہ چلا کہ اسلحہ ٹرکوں
کے ذریعے سمگل ہو رہا ہے۔۔۔ اور راڈار تنظیم کے آدمی اس کی
حفاظت کریں گے۔ یہ ٹرک اب دارالحکومت پہنچنے والے ہیں۔ اس
لئے ہم ان ٹرکوں کی نگرانی کے لئے موجود تھے۔ تاکہ اسلحہ بھی پکڑا جا
سکے اور یہ بھی معلوم ہو سکے کہ یہ اسلحہ کون لوگ کن لوگوں کے لئے
بھیج رہے ہیں۔۔۔ جب کہ مجرموں نے یہ چکر چلایا کہ اسلحہ پہلے ویگنوں
کے ذریعے سمگل کر دیا۔ اور ہمیں الجھانے کے لئے ٹرکوں کو بعد میں
بھیجا۔ اور اپنے آدمی ان ٹرکوں کی حفاظت پر لگا دیئے تاکہ ہم ٹرکوں کے
پیچھے لگے رہیں اور اصل اسلحہ اپنی جگہ پر پہنچ جائے۔۔۔ اس طرح ان
کا مشن مکمل ہو جاتا اور ہمارے حصے میں شکست آتی"۔۔۔ عمران
نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ بڑی خوب صورت گیم کھیلی گئی ہے"۔۔۔ جولیا نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔ لیکن اب یہ گیم ان پر ہی پلٹ دی جائے گی۔ ٹھہرو

میں ایکسٹو سے بات کر لوں"۔۔۔ عمران نے کہا اور اپنی گھڑی کا
ونڈ بٹن کھینچ کر اسے بند کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ عمران کالنگ ایکسٹو اوور"۔۔۔ عمران نے
گھڑی کو منہ سے لگاتے ہوئے کہا۔

"یس۔۔۔ ایکسٹو آن دی لائن اوور"۔۔۔ دوسری طرف
سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

اور عمران نے جولیا کے ہاتھ کو چیک کرنے اور پھر اب تک
کے تمام حالات تفصیل سے بتا دیئے۔

"اوہ۔۔۔ اگر جولیا ہاتھ کو چیک نہ کرتی تو واقعی وہ لوگ اپنی گیم
میں کامیاب ہو جاتے۔ اس سارے مشن کا کریڈٹ مس جولیا کو جاتا
ہے"۔۔۔ ایکسٹو نے کہا اور جولیا کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"جناب۔ اب میری تجویز ہے کہ چونکہ ہمیں ان ویگنوں کی اصلیت
کا بھی پتہ چل گیا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ انہیں ورڈ ٹاپ جانا
ہے۔۔۔ اس لئے راڈار گروپ کے تمام افراد کو وہیں گرفتار کر لیا
جائے۔ اور ویگنوں کی تلاشی لے کر ان سے اسلحہ نکال لیا جائے۔ اور
پھر ہمارے آدمی ان ویگنوں کو چلاتے ہوئے ورڈ ٹاپ لے جائیں تاکہ
وہاں موجود گروپ کو ظاہر کر کے گرفتار کر لیا جائے اوور"۔۔۔ عمران
نے کہا۔

"یہ تو ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن اس جگہ اور ٹرکوں کی حفاظت والے
گروپ کا لازماً آپس میں رابطہ ہو گا۔ ہمارے ہاتھ ڈالتے ہی یہ
ورڈ ٹاپ والوں کو اطلاع دے دیں گے۔ اس طرح وہ لوگ سامنے نہ

آئیں گے اوور" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے جناب ——— پھر ایسا ہے کہ میں اس جیگر کو پہلے قابو کر لوں۔ پھر باقی کارروائی کی جائے یہ اصل آدمی ہے اس کے ذریعے تمام معلومات مل جائیں گی اوور" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں ——— تم اس جیگر کو ٹریس کر کے قابو کرو۔ اس کے بعد باقی ہدایات میں دوں گا۔ فی الحال جیسے سب کچھ چل رہا ہے۔ ایسے ہی چلنے دو اوور اینڈ آل" ——— بلیک زیرو نے کہا۔ اور عمران نے بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"اب اسے کیسے ٹریس کریں گے۔ وہ ہماری کار اور حلیہ تو جان گیا ہے" ——— جولیا نے کہا۔

"اب اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم سب کچھ بدل لیں۔ اب تک یہ کارروان کافی آگے نکل گیا ہو گا" ——— عمران نے کہا اور کار چلا کر اس نے موڑی اور تھوڑی دیر بعد وہ مین روڈ پر آ گیا۔ لیکن اس نے کار کی رفتار تیز نہ کی۔ بلکہ اسے ایک سائیڈ پر روک کر وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا ——— اور پھر اپنی سیٹ اٹھا کر اس نے اس کے نیچے باکس میں سے دو سب مشین گنیں نکالیں۔ اور ایک مشین گن جولیا کی طرف بڑھا دی۔ اور دوسری اپنے کاندھے پر لٹکا کر اس نے باکس کے اندر رکھے ہوئے ایک چپٹے سے باکس کو باہر نکالا ——— سیٹ بند کر کے وہ دوبارہ بیٹھ گیا۔ اس نے اس باکس کی سائیڈ میں لگے ہوئے ایک پن کو باہر کھینچ کر اسے ٹرانسمیٹر کیچر کے ساتھ ایڈجسٹ کر کے

باکس کو اپنی سائیڈ پر رکھ لیا۔ اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر کیچر کی ناب گھما کر وہی نمبر دوبارہ ایڈجسٹ کئے۔ جس کے ساتھ سبز بلب جلا تھا۔ اور ایک بار پھر بٹن دبا دیئے ——— ٹرانسمیٹر کیچر میں سے دوبارہ بھاکر کی آواز سنائی دینے لگی۔

"ہیلو ہیلو ——— بھاکر کالنگ اوور" ——— اور اس کے بعد جیگر کی آواز سنائی دی۔ اور جیگر کی آواز ابھرتے ہی عمران نے باکس کی سائیڈ کا بٹن دبا دیا۔

دوسرے لمحے باکس پر ایک ڈائل روشن ہو گیا۔ اور اس پر مختلف سوئیاں تیزی سے حرکت کرتی ہوئیں مختلف ہندسوں پر رک گئیں۔ یہ جیگر کی مخصوص فریکونسی تھی ——— عمران نے گفتگو کے اختتام پر ٹرانسمیٹر کیچر آف کر کے باکس کو اس سے علیحدہ کیا اور پھر اسے نیچے اپنے قدموں میں رکھ کر اس نے ڈیش بورڈ کی سائیڈ میں ایک اور بٹن دبا دیا ——— اس بار جو خانہ کھلا اس میں عام ٹرانسمیٹر تھا۔ عمران نے وہی فریکونسی اس پر سیٹ کی جو باکس کے ذریعے اس نے جیگر کی معلوم کی تھی۔ اور پھر اس نے کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔ کار خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھتی گئی ——— تھوڑی دیر بعد اس نے ویگنوں کے اس کارروان کو چیک کر لیا۔ عمران نے کار کی رفتار آہستہ کی۔ پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ لیکن ٹرانسمیٹر کا بلب سرخ رنگ میں جلتا بجھتا رہا ——— عمران نے بٹن آف کر دیا اور کار چلاتا رہا۔ لیکن اس بار اس کی رفتار آہستہ تھی۔ کافی دور چلنے کے بعد اس نے ایک سیاہ رنگ کی کار کو دیکھا جسے ویگنیں کراس کرتی ہوئیں آگے گزرتی جا رہی

تھیں۔ حالانکہ کار خاصے طاقتور انجن کی حامل تھی اور وہ آسانی سے
ان ویگنوں کو کراس کر سکتی تھی۔ لیکن کار کی رفتار آہستہ تھی۔ اور پھر کار
ان ویگنوں کے عقب میں کچھ فاصلہ دے کر دوڑنے لگی ـــ عمران
کی کار ابھی خاصے فاصلے پر تھی۔ اور ان کے درمیان تین چار ٹرک تھے۔
عمران نے ایک بار پھر بٹن دبا دیا۔ اور اس بار سرخ رنگ کا بلب فوراً
ہی سبز رنگ میں تبدیل ہو گیا۔

" ہیلو ہیلو ـــ جیگر ہو از کالنگ اوور " ـــ جیگر کی آواز سنائی
دی۔ لیکن عمران نے کوئی بات کئے بغیر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اس سیاہ رنگ کی کار میں جیگر موجود ہے۔ پہلے جب یہ
ویگنوں سے آگے تھا تو مخصوص رینج میں نہ آیا تھا۔ اب پیچھے آنے کے
بعد رینج میں آیا ہے۔ اب ہوشیار رہنا۔ میں نے اسے روکنا ہے۔
خطرے کی صورت میں فائر کھول دینا" ـــ عمران نے مسکرا کر جولیا
سے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

اس کے ساتھ ہی عمران نے کار کی رفتار تیز کر دی۔ اس نے
اپنے کاندھے پر لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر اپنی رانوں پر رکھ لی تھی۔
اور چند ہی لمحوں میں وہ ٹرکوں کو پاس کر کے اس سیاہ رنگ کی کار
کی سائیڈ میں پہنچ گیا۔

" اس کا ایک ٹائر برسٹ کر دو۔ پچھلا ٹائر۔ جلدی کرو"
عمران نے جولیا سے کہا۔

اور جولیا نے انتہائی پھرتی سے مشین گن کی نال کھڑکی کی سائیڈ
پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے خوفناک دھماکے کے ساتھ

سیاہ رنگ کی کار کا دایاں ٹائر برسٹ ہو گیا۔ اور کار تیزی سے ٹرک کی سائیڈ
کی طرف گھومی۔ اسی لمحے عمران نے اپنی کار تیز کی اور پھر سیاہ رنگ کی کار
کی سائیڈ میں رکتے ہی اس نے دروازہ کھول کر نیچے چھلانگ لگائی۔ سیاہ
رنگ کی کار رک چکی تھی۔

" خبردار! ہاتھ اٹھا دو۔ ورنہ بھون ڈالوں گا" ـــ عمران نے
مشین گن کی نال ڈرائیور کی کنپٹی سے لگاتے ہوئے چیخ کر کہا۔
ڈرائیور کی سائیڈ میں بیٹھا ہوا آدمی چھلانگ لگا کر نیچے اتر چکا تھا۔
اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ لیکن اسی لمحے دوبارہ تڑتڑاہٹ کی آواز ابھری
اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ یہ جولیا کا کارنامہ تھا۔

" خبردار" ـــ جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس
آدمی نے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے۔ جولیا کی مشین گن اس کی سائیڈ سے
لگ چکی تھی۔

عمران اس دوران دروازہ کھول کر ڈرائیور کو نیچے گھسیٹ چکا تھا۔ پیچھے
آنے والے ٹرک بجائے رکنے کے اور زیادہ تیز ہو کر آگے بڑھ گئے۔

" ادھر چلو درختوں کی طرف" ـــ عمران نے دونوں سے مخاطب
ہو کر کہا۔

" کک ـــ کون ہو تم ـــ ڈاکو ہو۔ ہمارے پاس ......"
ڈرائیور نے ہکلاتے ہوئے کہا

" اگر تمہارے پاس کچھ نہ نکلا تو وعدہ رہا کہ جانے دوں گا۔ لیکن اگر
غلط حرکت کی تو بھون ڈالوں گا" ـــ عمران نے کہا۔ اور وہ مشین گنوں
کے زور پر انہیں سڑک سے ہٹا کر درختوں کی طرف لے گیا۔ ایک کی

سائیڈ میں جولیا اور دوسرے کی سائیڈ میں عمران کی مشین گن لگی ہوئی تھی۔
لیکن چند ہی قدم اٹھاتے ہی وہ دونوں بیک وقت گھومے اور جولیا چیختی
ہوئی الٹ کر نیچے گری ـــــ اس کی مشین گن اس کے شکاری کے ہاتھ میں
پلک جھپکنے میں پہنچ گئی تھی۔ جب کہ عمران نے ڈرائیور کے گھومتے ہی
اچھل کر اپنے آپ کو نہ صرف سائیڈ میں کیا بلکہ اس کی لات کھا کر ڈرائیور
چیختا ہوا پہلو کے بل گرا ـــــ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے فائر کھول
دیا۔ اور جولیا پر فائر کھولنے والے کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر دور جا
گری۔

جولیا نیچے گرتے ہی تیزی سے اچھلی اور اس نے پوری قوت سے
فلائنگ کک اس آدمی کے سینے پر جما دی جس کے ہاتھ سے مشین گن عمران
کی فائرنگ کی وجہ سے نکل چکی تھی ـــــ وہ آدمی فلائنگ کک کھا کر پشت
کے بل زمین پر گر گیا۔ اس دوران عمران اپنے آدمی کے سینے میں ضرب
لگا کر آگے بڑھ چکا تھا اور جولیا والے آدمی کے نیچے گرتے ہی عمران نے
ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کو بجلی کی سی تیزی سے نال سے پکڑ کر ٹھک کے
طور پر اس کا دستہ پشت کے بل گرنے والے آدمی کے سر پر دے مارا
اور جولیا فلائنگ کک مار کر جیسے ہی سیدھی ہوئی وہ اس آدمی سے توپ کے
گولے کی طرح جا ٹکرائی جو عمران کی ضرب کھا کر نیچے گرنے کے بعد پھر
اٹھ رہا تھا ـــــ اور وہ آدمی چیختا ہوا ایک بار پھر نیچے گرا۔ اور جولیا اس
کے اوپر جا گری۔ لیکن اس نے نیچے گرتے ہی جولیا کو ایک طرف اچھال دیا۔
اور اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے اس کے سر پر بھی گن کا دستہ
دے مارا ـــــ اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا وہ شخص بھی ساکت ہو گیا۔

چونکہ یہ سب کچھ سڑک سے کافی فاصلے پر گھنے درختوں کے درمیان ہوا تھا۔
اس لئے سڑک پر گزرنے والوں میں سے کوئی بھی چیک نہ کر سکا۔ اور
ویسے بھی یہ لڑائی صرف چند منٹوں میں ہی ختم ہو گئی تھی۔

عمران نے ان میں سے ایک کو جھک کر اٹھایا۔ اور دوسرے کی
ٹانگ پکڑ کر اسے گھسیٹتا ہوا اندر لے گیا۔ یہاں اونچی اونچی جھاڑیوں
کی وجہ سے سڑک پر سے کوئی چیز قطعی نظر ہی نہ آتی تھی۔

"جولیا ـــــ تم جا کر اپنی کار کو کسی اوٹ میں کھڑی کر آؤ۔ میں ذرا
ان میں سے ایک کا انٹرویو کر لوں" ـــــ عمران نے جولیا سے کہا اور
جولیا سر ہلاتی ہوئی واپس چلی گئی۔

عمران اب ڈرائیور کے ساتھی کی طرف بڑھا۔ کیونکہ ڈرائیور کی
آواز اس نے سن لی تھی۔ جب اس نے انہیں ڈاکو کہا تھا۔ جب کہ دوسرا
قطعی نہیں بولا تھا ـــــ اور ڈرائیور کی آواز جیگر سے نہ ملتی تھی۔ اس لئے
عمران نے یہی اندازہ لگایا تھا۔ کہ ڈرائیور کا ساتھی ہی جیگر ہو سکتا ہے۔
عمران نے اس کے قریب پہنچ کر پہلے تو اسے منہ کے بل الٹا دیا۔ پھر اس
کے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف کر کے اس نے جیب سے کلپ ہتھکڑی
نکالی اور اس کی دونوں کلائیوں میں پہنا دی ـــــ اس کے بعد اسے
دوبارہ سیدھا کر دیا۔ اب اس کے دونوں ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے
تھے۔ عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک باریک دھار والا خنجر
نکالا ـــــ اور خنجر کی باریک نوک اس آدمی کے ایک نتھنے میں ڈال کر
اسے تیزی سے کھینچ لیا۔ نتھنے سے خون کے قطرے نکلنے لگے اور اس کے
ساتھ ہی اس کو ایک زوردار چھینک آئی اور خون کے قطرے اس کے جسم

پر بکھر گئے۔ دوسرے لمحے اس شخص نے آنکھیں کھول دیں۔ اور پھر تیزی سے اٹھنا چاہا۔ لیکن ہاتھ پیچھے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ فوری طور پر اٹھ نہ سکا ــــ عمران نے ایک ہاتھ سے اُسے واپس نیچے لٹایا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑے ہوئے خنجر کی نوک سے اس کا دوسرا نتھنا بڑی صفائی اور مہارت سے کاٹ دیا۔ اس آدمی کے حلق سے ایک بھیانک سی چیخ نکلی لیکن عمران کا خنجر والا ہاتھ مسلسل اور برق رفتاری سے چلنے لگا ــــ اس آدمی کے دونوں گالوں، پیشانی اور گردن پر خون سے بھری ہوئی سرخ لکیروں کے نقش و نگار ابھرنے لگے۔ اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بُری طرح مسخ ہونے لگا۔

"رکو ــــ کیا کر رہے ہو" ــــ اس نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ یہی آواز جیگر کی ہے۔

"سوری مسٹر جیگر ــــ میرے ہاتھ کو روکنے کے لئے تمہیں زبان چلانی ہوگی" ــــ عمران نے فقرہ مکمل ہونے تک دو تین اور نقش بنا دیئے۔

"تت ــــ تت ــــ تم کیا چاہتے ہو۔ کون ہو" ــــ جیگر نے بُری طرح پھڑکتے ہوئے کہا۔

"میں ذرا نقش و نگار بنا لوں۔ اس دوران کسی بھی لمحے تمہاری ایک آنکھ تیزی سے باہر آ جائے گی اور پھر دوسری۔ ناک کٹ جائے گی۔ کان کٹ جائیں گے ــــ پورے جسم کے ریشے علیحدہ ہو جائیں گے۔ مسٹر جیگر یہ میری ہابی ہے۔ مجھے اس کام میں بے حد لطف آتا ہے" عمران کا انداز جنونیوں جیسا تھا۔

"رکو۔ ہاتھ کو روکو۔ میں بتاتا ہوں۔ رکو۔ تم پاگل ہو۔ جنونی ہو" جیگر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

کیونکہ عمران کا ہاتھ مسلسل نقش نگار بنائے جا رہا تھا۔ اور اب جیگر کا چہرہ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی افریقی دلہن اپنے چہرے پر مخصوص نقش و نگار بناتی ہے ــــ جولیا بھی اس دوران واپس آ چکی تھی وہ بھی حیرت سے اور خوف سے عمران کو دیکھ رہی تھی۔

"آنکھیں بچانا چاہتے ہو تو بس بولتے جاؤ۔ سنجانے کس وقت خنجر کی نوک آنکھ کی طرف بڑھ جائے۔ مجھے خود بھی معلوم نہیں ہو گا اور تم ہمیشہ کے لئے اندھے ہو جاؤ گے" ــــ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیگر کے ہونٹ خنجر کی نوک سے کاٹ دیئے۔

"تم پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ ہاتھ روکو پاگل آدمی۔ ہاتھ روکو میں مر جاؤں گا" ــــ جیگر نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"درہ ٹاپ میں کون آدمی دیگنوں سے اسلحہ وصول کرے گا"

عمران نے اس کی گردن پر خنجر کی نوک سے لکیر ڈالتے ہوئے کہا۔

"درہ ٹاپ سے پانچ میل پہلے سردار گل جہاں کا خاص آدمی ملے گا۔ اس کا نام ہاشم خان ہے۔ اس نے سرخ رنگ کی پگڑی باندھی ہوگی۔ وہ فوجی چیک پوسٹ سے بچا کر دیگنوں کو درہ ٹاپ میں لے جائے گا" جیگر نے کراہتے ہوئے جواب دیا۔

"بس کافی ہے۔ اب میرا ہاتھ بھی تھک گیا ہے" ــــ عمران نے ایک طویل سانس لے کر اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جھک کر جیگر کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد لیا۔

"جولیا ——— کار کہاں ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"سائیڈ میں کھڑی ہے" ——— جولیا نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور عمران جیگر کو اٹھائے اس طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار تک پہنچ گیا۔ جولیا اس کے ساتھ تھی۔ عمران نے جیگر کو کار کی پچھلی سیٹوں کے درمیان ڈال دیا۔

"اس کا خیال رکھنا۔ میں دوسرے کو لے آؤں" ——— عمران نے کہا۔ اور پھر واپس مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دوسرے کو بھی اٹھا کر لے آیا اور اُسے جیگر کے اوپر ڈال کر اس نے کار کے دروازے بند کر دیئے۔

"اب انہیں دانش منزل پہنچا دو" ——— عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اور تم" ——— جولیا نے حیرت بھرے انداز میں عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں اب جیگر ہوں" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے سیاہ رنگ کی کار کی طرف بڑھ گیا۔ جو اب بھی سڑک کے کنارے کھڑی تھی۔

عمران نے اس کی ڈگی کھول کر اس میں سے فالتو پہیہ اور پہیہ کسنے کا سامان نکالا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ برسٹ ٹائر کی جگہ پہیہ فٹ کر چکا تھا ——— اب کار دوبارہ دوڑنے کے لئے تیار ہو چکی تھی۔ عمران نے کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے سب

سے پہلے کار کی چیکنگ شروع کی۔ کار کے ڈیش بورڈ میں ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر صفدر کی فریکونسی سیٹ کی اور پھر بٹن دبا دیا۔

"یس ——— صفدر آن دی لائن اوور" ——— چند لمحوں بعد صفدر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے اوور" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"عمران صاحب۔ آپ تو غائب ہو گئے۔ ٹرک پہنچ چکے ہیں۔ ہم ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔ وہ اب دارالحکومت کی پہلی چیک پوسٹ پر کھڑے ہیں۔ چار کاریں مارک ہوئی ہیں ——— جن میں سے تین کاروں میں چار چار افراد ہیں اور ایک کار میں دو آدمی ہیں۔ جن میں سے ایک تنویر ہے۔ وہ ڈرائیونگ کر رہا ہے اوور" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"ہوں ——— اس کا مطلب ہے تنویر چیک ہو چکا ہے۔ اسی لئے انہوں نے اسے اکیلا نہیں رکھا اوور" ——— عمران نے کہا۔

"تنویر چیک ہو چکا ہے ——— کیا مطلب اوور" ——— صفدر نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"بس پوچھو نہیں۔ گیم الٹ ہو چکی ہے۔ ان ٹرکوں میں کچھ نہیں ہے۔ میں سیاہ رنگ کی کار میں آرہا ہوں۔ اب ہم نے ان کاروں کو کور کر کے ان افراد کو پکڑنا ہے اور تنویر کو علیحدہ کرنا ہے ——— بہر حال میں آکر خود چیک کرتا ہوں اوور اینڈ آل" ——— عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے بعد اس نے واچ ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو

سے رابطہ قائم کیا۔

"ایکسٹو" ــــ چند لمحوں بعد ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"طاہر ــــ میں عمران بول رہا ہوں۔ جیگر اور اس کے ساتھی کو میں نے کور کر کے جولیا کے ہاتھ دانش منزل بھجوا دیا ہے۔ انہیں گیسٹ روم میں پہنچا دینا۔ اور خیال رکھنا کہیں یہ بھی راجر کی طرح دل کے کمزور ثابت نہ ہوں ــــ میں نے جیگر سے فوری ضروری معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اسلحہ درّہ ٹاپ میں جانا ہے جہاں سردار نگی جہان کے آدمی اسے ریسیو کریں گے۔ اب میں نے ان مجرموں کو کور کرنا ہے۔ اور تنویر کو ان سے علیحدہ کرنا ہے ــــ اگر ہم نے فائر وغیرہ کیا تو پھر تنویر کی جان خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس لئے میں سوپر فیاض کو استعمال کرتا ہوں۔ وہ چیکنگ کے بہانے کسی بھی جگہ انہیں روک کر گرفتار کر لے گا اوور" ــــ عمران نے بتایا۔

"اور وہ اسلحہ اور ویگنیں اوور" ــــ ایکسٹو نے پوچھا۔

"وہ مجرموں کی گرفتاری کے بعد پکڑیں گے۔ ابھی انہوں نے درّہ ٹاپ تک جانا ہے۔ اس لئے ان کی طرف سے فوری کوئی فکر نہیں۔ اوور اینڈ آل" ــــ عمران نے کہا۔ اور پھر واچ ٹرانسمیٹر بند کر کے اس نے سب سے پہلے اپنا میک اپ صاف کرنا شروع کر دیا۔ سر سے وگ اتارنے اور چہرے پر سے ماسک اتارنے کے بعد وہ اب اپنی اصل شکل میں تھا۔ اس نے وگ اور ماسک باہر پھینکے اور پھر کار کو موڑ کر شہر کی طرف دوڑا دیا۔ اب وہ سیدھا سوپر فیاض کی طرف جا رہا تھا۔ تاکہ اس کو استعمال کر کے مجرموں کو گرفتار کیا جا سکے۔

تنویر راجر کے میک اپ میں کار ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ جب کہ جیری ساتھ والی سیٹ پر موجود تھا ــــ قصبہ ساجد پور سے انہوں نے دس ٹرکوں کی نگرانی اپنے ذمہ لے لی تھی۔ تین کا دوسرا گروپ بھی ان کے ساتھ تھا۔ جیری نے ٹرانسمیٹر پر کسی جیگر سے بات کی تھی ــــ وہ جیگر کو باس کہہ رہا تھا۔ اور اُسے بتا رہا تھا۔ کہ وہ سب ہوشیار اور چوکنا ہیں۔

ٹرک اس وقت دارالحکومت کی پہلی چیک پوسٹ سے چیکنگ کے بعد فارغ ہو چکے تھے۔ اور اب وہ دارالحکومت کے ایریے میں داخل ہو چکے تھے۔

"راجر ــــ یہاں کی سیکرٹ سروس بالکل ہی احمقوں کا ٹولہ ہے۔ اب دیکھو ہم کس قدر آسانی سے اسلحہ لئے جا رہے ہیں۔ اور کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہے" ــــ جیری نے بڑے طنزیہ انداز میں تنویر سے

جو راجہ کے روپ میں تھا مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں واقعی باس ——— ویسے ہمارا منصوبہ بھی تو بہترین ہے" تنویر نے جواب دیا۔

"ایسا بہترین کہ اگر سیکرٹ سروس والے حرکت میں بھی ہوں گے تب بھی آخر خاک ہی چاٹتے رہ جائیں گے" ——— جیری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ویسے باس۔ اگر سیکرٹ سروس والے مقابلے پر آ گئے تو آخر ہم ان کا مقابلہ کیسے کریں گے۔ کیا دس بارہ آدمی مقابلہ کر سکیں گے" راجہ نے کہا۔

"ہاں ——— یہ دس بارہ آدمی تم تو جانتے ہی ہو آدھے شہر کو اڑا سکتے ہیں۔ ہمارا ایک ایک آدمی سینکڑوں پر بھاری ہو گا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ایسی نوبت نہ آئے گی" ——— جیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ہیلو ——— جیگر کالنگ اوور" ——— اسی لمحے کار کے ڈیش بورڈ سے جیگر کی آواز سنائی دی۔

جیری جانتا تھا کہ یہ اصل جیگر نہیں ہے۔ بلکہ اس کی جگہ بانٹی ہے جسے جیگر بنایا گیا ہے۔

"یس باس ——— جیری اٹنڈنگ اوور" ——— جیری نے ہاتھ بڑھا کر بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"جیری ——— تم ٹرکوں سے آگے ہو یا پیچھے اوور" ——— جیگر نے پوچھا۔

"ہماری کاریں ٹرکوں سے پیچھے ہیں۔ کیوں اوور" ——— جیری نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے دو کاروں کو چیک کیا ہے۔ وہ کئی بار ہم سے آگے گئی ہیں اور کئی بار پیچھے رہ گئی ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے ہماری نگرانی کر رہی ہوں اوور" ——— جیگر نے کہا۔

"کرتے رہیں ہمارا کیا جاتا ہے۔ ہمیں کسی کو چھیڑنے کی کیا ضرورت ہے اوور" ——— جیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی ہمیں محتاط رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ دھوکے میں مار کھا جائیں اوور" ——— جیگر نے کہا۔

"کوئی دھوکہ نہیں ہو سکتا۔ سب کچھ نارمل انداز میں ہو رہا ہے۔ باس ڈونٹ وری اگر انہوں نے ہم سے مقابلہ کیا تو پھر وہ اس کی بھاری قیمت ادا کریں گے اوور" ——— جیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— بہر حال محتاط رہنا اوور" ——— جیگر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ جیری نے بھی ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"باس خواہ مخواہ پریشان ہو رہا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر میں ہم دارالحکومت کی حدود کراس کر جائیں گے۔ اس کے بعد معمولی سا خطرہ بھی باقی نہیں رہے گا ——— راجہ تم ذرا کار کی رفتار بڑھاؤ۔ اب ہمیں ذرا ٹرکوں سے آگے جا کر بھی صورت حال دیکھ لینی چاہیئے" ——— جیری نے راجہ سے کہا۔

اور راجہ نے سر ہلاتے ہوئے کار کی رفتار تیز کر دی۔ بی۔ ٹی۔ وی

مائیک اس کے کالر میں موجود تھا۔ اور اُسے معلوم تھا کہ ایکسٹو ان کی
تمام گفتگو سن رہا ہو گا۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔ اب اسے
ایکسٹو کی پالیسی بھی سمجھ میں آ گئی تھی کہ وہ اس طرح نگرانی کر کے وہ
ہاتھ تلاش کرنا چاہتا ہے جو یہ اسلحہ حاصل کر رہے ہیں ـــــ اس کی
کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ٹرکوں کو کراس کر کے آگے پہنچ
گئی۔ لیکن پھر ایک موڑ مڑتے ہی اُسے پوری قوت سے بریک لگانے
پڑے اور کار بڑی مشکل سے موڑ کے بعد آنے والے کراس بیرر
سے ٹکراتے بچی ـــــ یہاں پولیس کی ویگنیں اور
جیپیں کھڑی تھیں اور پولیس کا خاصا عملہ کھڑا تھا۔ تنویر نے سوپر
فیاض کو پوری وردی میں کھڑے دیکھ لیا تھا۔

" کار ادھر لے آؤ۔ اور کاغذات چیک کراؤ " ـــــ ایک مسلح
کانسٹیبل نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور تنویر نے مڑ کر جیری کی طرف دیکھا جس نے اُسے کار اس
طرف لے جانے کے لئے کہا۔ اور تنویر نے خاموشی سے کار بائیں
طرف کو موڑ دی۔

وہاں پہلے سے کئی کاریں رکی ہوئی تھیں اور پولیس کا مستعد عملہ ان
کی چیکنگ میں مصروف تھا۔ ایک طرف میز کرسی بچھائے پولیس کے
دو اعلی آفیسر بیٹھے ہوئے تھے ـــــ وہ کاغذات چیک کر کے
ان پر مہر لگا دیتے اور اس طرح وہ کاریں آگے روانہ ہو جاتیں۔

تنویر نے کار ایک طرف روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ جیری بھی
اس کے ساتھ ہی نیچے اترا۔ جیری نے جیب سے کاغذات کا لفافہ

نکالا اور چیکنگ سٹاف کی طرف بڑھ گیا۔

" آپ غیر ملکی ہیں ـــــ ٹھیک ہے۔ آپ کار میں بیٹھیں۔ ہم آپ
کے سفارت خانے سے تصدیق کر کے آپ کے کاغذات واپس کریں
گے " ـــــ پولیس آفیسر نے کہا۔

" کتنی دیر لگے گی۔ اور یہ کس سلسلے میں چیکنگ ہو رہی ہے "
جیری نے قدرے کرخت لہجے میں پوچھا۔

" سپیشل جنرل چیکنگ ہے جناب۔ آپ گھبرائیں نہیں۔ آپ کو
صرف تھوڑی دیر انتظار کرنا ہو گا۔ ہم اس کے لئے معذرت خواہ
ہیں " ـــــ پولیس آفیسر نے بڑے اخلاق بھرے انداز میں کہا۔

اور جیری سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ اُسے چونکہ معلوم تھا کہ
کاغذات بالکل درست ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے انہیں کسی قسم کا کوئی
خطرہ نہ تھا۔

جیری اور راجر دوبارہ اپنی کار میں آ کر بیٹھ گئے۔ کاریں آتی جاتی
رہیں۔ کئی اور غیر ملکی بھی روک لئے گئے تھے اور پھر ایک ایک کر کے
راڈلر گروپ کی تینوں کاریں بھی وہاں پہنچ گئیں ـــــ ان کے کاغذات
بھی سفارت خانے سے چیکنگ کے لئے روک لئے گئے۔ لیکن وہ
سب ایک دوسرے سے علیحدہ تھے۔

تھوڑی دیر بعد ایک سپاہی ان کے پاس پہنچا۔

" آپ کا نام جیری اور راجر ہے سر " ـــــ سپاہی نے بڑے
مؤدبانہ انداز میں پوچھا۔

" ہاں کیوں " ـــــ جیری اور راجر نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کے کاغذات چیک ہو چکے ہیں۔ جا کر لے لیں سر" سپاہی نے کہا۔

اور وہ دونوں اتر کر دوبارہ اس میز کی طرف بڑھ گئے جس پر کاغذات کی چیکنگ ہو رہی تھی۔ جیری نے دیکھا کہ اس کے سارے ساتھی بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔

"آپ کے کاغذات تو درست ہیں جناب۔ لیکن آپ کے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ تو نہیں ہے" ——— ایک اعلیٰ آفیسر نے جیری سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

تنویر نے دیکھا کہ وہ سوپر فیاض تھا۔ اُسے سوپر فیاض جیسے آدمی کا اس طرح اخلاق سے بولنا کچھ کھٹکا۔

"ہماری تلاشی لے لیں۔ ہمارے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے" جیری نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ پہلے اپنا سامان یہاں میز پر رکھ دیں۔ اس طرح وقت ضائع نہیں ہو گا" ——— اور جیری نے جیب سے سامان نکال کر میز پر رکھنا شروع کر دیا۔

تنویر نے بھی اس کی پیروی کی۔ جیری کے باقی ساتھی بھی ایسا کرنے لگے۔ پین، پیچ کش سیٹ، بٹوے وغیرہ میز پر پہنچ گئے۔ جیری جانتا تھا کہ یہ پین، پیچ کش سیٹ وغیرہ ہی اصل اسلحہ ہیں ——— لیکن ان کی ساخت ایسی تھی کہ انہیں کسی صورت اسلحے میں شمار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یہ تو صرف جیری اور اس کے ساتھی جانتے تھے کہ بظاہر پین، پیچ کش سیٹ، قلم تراش چاقو اور اس قسم کا سادہ سا سامان اپنے اندر کس قدر

خوف ناک ہلاکت لئے ہوئے ہیں۔

جب سب سامان رکھ کر پیچھے ہٹے تو سوپر فیاض نے سپاہیوں سے جو اب وہاں اکٹھے ہو گئے تھے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ معزز مسافروں کی جامہ تلاشی لو۔ ان صاحب کی تلاشی میں خود لوں گا" ——— سوپر فیاض نے تنویر کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سپاہیوں سے کہا۔

اور دوسرے لمحے ماحول حیرت بھری چیخوں سے گونج اٹھا۔ جیری اور اس کے ساتھیوں کو بجلی کی سی تیزی سے سپاہیوں نے اٹھا کر زمین پر پھینکا۔ اور چند ہی لمحوں میں ان سب کے ہاتھوں میں کلپ ہتھکڑیاں پہنائی جا چکی تھیں ——— جب کہ دوسرے سپاہیوں کی گنوں کا رخ ان کی طرف تھا۔ البتہ تنویر ویسے ہی کھڑا حیرت سے پلکیں جھپکا رہا تھا۔ اُسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ یہ سب کچھ اچانک کیسے ہوا۔ اس کے خیال کے مطابق تو ابھی صرف نگرانی ہوئی تھی ——— اور اُسے چھوڑ دینے کا مطلب تو یہی ہو سکتا تھا کہ سوپر فیاض ایکسٹو کے حکم پر یہ سب کچھ کر رہا ہے۔ ورنہ ظاہر ہے اس کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جاتا۔

"کک ——— کک ——— کیا مطلب۔ یہ کیا ہے" ——— جیری اور اس کے ساتھیوں نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے راڈار گروپ کا خاتمہ مسٹر جیری۔ میں بتاتا ہوں" ——— اُسی لمحے ایک پولیس آفیسر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اور تنویر نے ایک طویل سانس لیا۔ یہ عمران تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے سر سے پولیس کیپ اتاری۔ اور پھر جیکٹ سے سر اور چہرے

سے ایک ماسک اتار کر پھینک دیا اب وہ اپنی اصلی شکل میں تھا۔

"ہمارا سامان تو واپس کرو" ——— جیری نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اسے یہ اندازہ بھی نہ تھا کہ انہیں اس طرح چکر دے کر قابو کر لیا جائے گا۔

"مجھے معلوم ہے کہ یہ سامان دراصل ہلاکت خیز بم ہیں"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر سعید" ——— عمران نے اچانک ایک طرف کھڑے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور تنویر نے اسے چونک کر دیکھا۔

"ان سب کو لے جا کر باس کے حوالے کر دو۔ اب میں اور سوپر فیاض ذرا ان دیگوں کو چیک کر لیں جن میں غیر ملکی اسلحہ فٹ کیا گیا ہے"
عمران نے اس نوجوان سے کہا اور پھر اس کے اشارے پر کئی افراد آگے بڑھ آئے۔ اور پھر سپاہی جیری اور اس کے ساتھیوں کو دھکیلتے ہوئے ان کاروں کی طرف لے گئے۔ جن کی طرف سعید اور اس کے ساتھیوں نے اشارہ کیا تھا۔

دیگوں کے بارے میں سن کر جیری کے چہرے پر مایوسی چھا گئی وہ سمجھ گیا تھا کہ ان کی ساری گیم ختم ہو چکی ہے۔

"یہاں چیکنگ کی کیا ضرورت تھی۔ کم از کم ڈیلیوری سپاٹ تو سامنے آ جاتا" ——— تنویر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ آ چکا ہے۔ ان کے اصل باس جیگر کو قابو کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ گیم کھیلنے کی کوشش کی تھی۔ اسلحہ دیگوں کے ذریعے پہلے نکال دیا۔ اور ٹرک ہمیں ڈاج دینے کے لئے لے آئے تھے۔

اب تم بھی اپنے باس کے پاس جاؤ۔ تمہاری ڈیوٹی بھی ختم ہو گئی ہے۔ تم ان کی نظروں میں تھے اور تمہاری وجہ سے ہمیں یہ سارا کھڑاگ پھیلانا پڑا ——— ورنہ یہ انتقامی طور پر سب سے پہلے تمہارا خاتمہ کر دیتے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے تنویر سے کہا۔ اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

"آؤ سوپر فیاض۔ اب تمہارا دوسرا کارنامہ بھی دیکھ لیں کہ تم نے کس طرح اپنی ذہانت اور مستعدی سے غیر ملکی اسلحہ پکڑ لیا"
عمران نے سوپر فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور سوپر فیاض کا چہرہ چمک اٹھا۔

"یہ کیسے ممکن ہے" ——— بلیک زیرو کے حلق سے حیرت کے مارے چیخ نکل گئی۔

"اگر یہی بات سمجھ میں آجاتی تو پھر رونا ہی کس بات کا تھا" عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

عمران ابھی ابھی دانش منزل واپس پہنچا تھا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔ اسلحہ نہ ہی ویگنوں سے ملا تھا اور نہ ٹرکوں سے ——— ویگنوں اور ٹرکوں کا ایک ایک پرزہ علیحدہ کر کے دیکھ لیا گیا تھا۔ لیکن اسلحہ تو کجا ایک گولی تک نہ مل سکی تھی۔

"اس کا مطلب ہے ہمیں ڈاج دیا گیا ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"صرف ڈاج نہیں انتہائی خوب صورت ڈاج۔ آج پتہ چلا کہ ابھی ایسے لوگ دنیا میں موجود ہیں۔ جو مجھ سے بھی حماقت میں دو جوتے

آگے ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"میرے خیال میں اب ان لوگوں سے ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ اسلحہ کہاں گیا" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ انہیں بھی نہیں معلوم۔ انہیں بھی ہماری طرح استعمال کیا گیا ہے۔ کوئی انتہائی خوب صورت جال بچھایا گیا ہے۔ اور ہم آنکھیں بند کر کے اس جال میں پھنس گئے ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"درہ ثاب کے سردار گل جہاں کی نگرانی کی جائے تو شاید صورت حال واضح ہو سکے" ——— بلیک زیرو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے یہاں آنے سے پہلے سر سلطان کی معرفت اس کا بندوبست کر دیا ہے۔ دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ سوپر فیاض تو میری جان کو آگیا ——— بڑی مشکل سے اس سے پیچھا چھڑایا ہے۔ وہ بیچارہ گیا تھا کارنامہ انجام دینے اور وہاں سے کارنامہ تو کار نامہ مرا ہوا چوہا بھی برآمد نہ ہوا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کی مسکراہٹ بتا رہی تھی کہ وہ بس مسکرا ہی رہا ہے۔ ورنہ اس کا ذہن اس وقت زلزلے کی زد میں ہے۔ اور تھا بھی ایسا ہی۔ عمران کو زندگی میں پہلی بار احساس ہو رہا تھا کہ وہ مکمل طور پر شکست کھا گیا ہے ——— مکمل اور واضح شکست۔ راڈا تنظیم اس کی ہر توقع سے کہیں زیادہ چالاک اور عیار ثابت ہوئی تھی۔ اور جہاں تک گرفتار شدہ افراد کا تعلق تھا اُسے معلوم تھا کہ ان کی گرفتاری بھی کوئی فائدہ نہ دے

سکے گی۔ کیونکہ کوئی الزام ثابت نہ ہو سکا تھا۔ کاغذات بالکل درست تھے۔ وہ کمپنیاں بھی موجود تھیں جنہوں نے دیگنوں کے باقاعدہ آرڈر دیئے تھے اور ٹرکوں سے غلہ منگوایا تھا ـــــ اور ظاہر ہے اب وہ کمپنیاں بھی حکومت کے خلاف ہرجانے کے دعوے دائر کر دیں گی۔ اس طرح ساری ہی آنتیں الٹی گلے پڑ گئی تھیں۔ اور عمران اور سیکرٹ سروس کے پاس سوائے ہاتھ ملنے کے اور کچھ باقی نہ رہا تھا۔ ایکسٹو کی پوزیشن بھی خراب ہو رہی تھی۔

اُسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بجی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ـــــ عمران نے کہا۔ اُسے خیال تھا کہ فون سر سلطان کا ہوگا۔ لیکن اس نے پھر بھی ایکسٹو کا ہی نام لیا تھا۔ احتیاط کے طور پر۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران کہاں ہے" ـــــ سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"عمران ہی بول رہا ہے۔ فرمایئے" ـــــ عمران نے مایوس سے لہجے میں کہا۔

"عمران ـــــ درہ ٹاپ میں حالات بالکل نارمل ہیں۔ ہنگامی تحقیقات کے مطابق وہاں گزشتہ دو روز سے نہ ہی کوئی ٹرک پہنچا ہے اور نہ کوئی دیگن۔ سرداں گل جہاں بھی نارمل ہے۔ کوئی مشکوک بات سامنے نہیں آئی۔ لیکن یہ چکر کیا ہے" ـــــ سر سلطان نے کہا۔

"صرف چکر نہیں سر سلطان صاحب بلکہ گھن چکر ہے۔ بہرحال

ٹھیک ہے شکریہ" ـــــ عمران نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ اس کا موڈ واقعی آف ہو رہا تھا۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال پھیلا ہوا تھا۔

"وہ سامان کہاں ہے جو ان لوگوں کی جیبوں سے نکلا ہے"

اچانک عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"موجود ہے" ـــــ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"وہ لے آؤ جلدی کرو" ـــــ عمران نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی تھی۔

بلیک زیرو تیزی سے اٹھ کر ملحقہ کمرے میں چلا گیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ ایک بڑا سا لفافہ اٹھائے واپس آیا۔ اس نے لفافے میں سے سامان نکال نکال کر میز پر رکھنا شروع کر دیا۔

"احتیاط سے رکھو۔ یہ سب خوفناک بم ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو اور زیادہ محتاط ہو گیا۔ جب سب سامان میز پر رکھ دیا گیا۔ تو عمران نے بٹوے اٹھا اٹھا کر ان کی تلاشی لینی شروع کر دی ـــــ بٹوے میں کرنسی نوٹوں کے علاوہ عام سے کاغذات تھے۔

"اس جیگر کی جیبوں سے بھی کچھ ملا تھا" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس کے پاس بھی چند چیزیں تھیں۔ بٹوہ بھی تھا وہ علیحدہ پڑا ہے۔ لے آؤں" ـــــ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں لے آؤ" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور بلیک زیرو ایک بار پھر ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گیا جب کہ عمران سامان کی چیکنگ میں مصروف رہا۔ تھوڑی دیر بعد اس کا سامان بھی آ گیا ـــــ اور پھر اس کے بٹوے میں سے عمران کو ایک کاغذ مل گیا۔

جس پر پنسل سے چند ہندسے اور الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ عمران غور سے اس کاغذ کو دیکھتا رہا۔

"آؤ بلیک زیرو۔ شاید کام بن جائے"۔۔۔ عمران نے کاغذ ہاتھ میں لے کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے ٹرانسمیٹر روم میں پہنچ گئے۔ اس کمرے میں انتہائی وسیع حلقہ عمل کے طاقت ور ٹرانسمیٹر موجود تھے۔۔۔ عمران نے کاغذ پر دیکھ کر ایک ٹرانسمیٹر پر فریکونسی سیٹ کرنی شروع کر دی۔

"کیا اس پر فریکونسی درج ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔ بظاہر تو عام الفاظ ہیں۔ لیکن یہ دراصل جاگا کوڈ ہے۔ یہ کوڈ جرمنی نازیوں نے جنگ کے دوران ایجاد کیا تھا۔ لیکن چونکہ اسے یاد رکھنا بے حد مشکل تھا۔ اس لئے جلد ہی اسے متروک کر دیا گیا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ جیگر کالنگ چیف باس اوور"۔۔۔ عمران نے فریکونسی سیٹ ہوتے ہی ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

چند لمحے تو ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں ابھرتی رہیں۔ پھر یک لخت اس کا بلب سبز ہو گیا۔

اور عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ سبز بلب جلنے کا مطلب تھا کہ اس نے صحیح کوڈ حل کر لیا تھا۔

"یس۔۔۔ چیف باس آن دی لائن اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"باس غضب ہو گیا۔ ہمارا پورا گروپ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ٹرک اور ویگنیں بھی روک لی گئی ہیں۔ انٹیلی جنس کے سینکڑوں آدمیوں نے انہیں

گھیر لیا ہے۔ میں بڑی مشکل سے وہاں سے فرار ہوا ہوں باس اوور"
عمران نے جیگر کے لہجے میں انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو اوور"۔۔۔ چیف باس نے اسی طرح مطمئن لہجے میں پوچھا۔

"میں باس اپنے اڈے سے۔۔۔ سارا کام گڑبڑ ہو گیا ہے۔ مشن ناکام ہو گیا ہے اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم نے اچھا کیا کہ مجھ سے ایمرجنسی فریکونسی پر رابطہ قائم کر لیا۔ تم ایسا کرو کہ اپنے ساتھیوں کو چھڑانے کی پوری کوشش کرو۔ مشن کی فکر نہ کرو۔ وہ فیل نہیں ہو سکتا۔۔۔ راڈار تنظیم اتنی احمق نہیں ہے جتنی پاکیشیا والے اسے سمجھتے ہیں اوور"۔۔۔ چیف باس نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"مشن فیل نہیں ہوا۔۔۔ کیا مطلب باس۔ ویگنیں ان کے قبضے میں ہیں۔ اسلحہ وہ نکال لیں گے اوور"۔۔۔ عمران کے لہجے میں شدید حیرت ابھر آئی تھی۔

"اسلحہ ویگنوں میں ہوگا تو نہیں ملے گا۔ تم اس بات کو چھوڑو۔ ایسا کرو۔ فوری طور پر سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری مسٹر پیٹرک سے ملو۔ اسے بس راڈار کا حوالہ دے دینا۔۔۔ وہ باقی کام خود کر لے گا۔ ہمارے آدمیوں کے کاغذات بالکل درست ہیں۔ حکومت انہیں کسی صورت بھی گرفتار نہیں کر سکتی۔ وہ سفارت خانے کی مداخلت پر انہیں چھوڑنے پر مجبور ہو گی۔۔۔ میں نے اس کا انتظام پہلے ہی کر لیا ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں اوور"۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"لیکن باس ——— مجھے تو اورت ——— عمران نے جھجکتے ہوئے بات ختم کرنے سے پہلے ختم کر دی۔

"میں تمہارے جذبات جانتا ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی فعال ہے۔ اس کے لئے ایسے ہی انتظامات کرنے پڑتے تھے۔ اور تم میں کسی کو اصل بات کا اس لئے پتہ نہ لگنے دیا گیا۔ تاکہ تم سب کی کارکردگی نارمل رہے۔ بہرحال یہ میرا اپنا منصوبہ تھا۔ اور ویسے ہی ہوا۔ جیسے میں نے سوچا تھا۔ تم فوراً کوشش شروع کر دو۔ ہو سکتا ہے کل یا پرسوں میں خود تم سے رابطہ قائم کروں۔ پیڑک کے ذریعے۔ ابھی میں مصروف ہوں اوور اینڈ آل" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آؤ بلیک زیرو ——— میرا خیال ہے۔ مسئلہ حل ہو جائے گا"

عمران نے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا واپس آپریشن روم میں آ گیا۔ اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس ——— ٹرانسمیٹر مانیٹرنگ سنٹر" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو ——— صدیقی سے بات کراؤ" ——— عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس سر ——— یس سر ——— ہولڈ آن کریں" ——— دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور عمران خاموش ہو گیا۔

"یس سر ——— صدیقی بول رہا ہوں جناب" ——— چند لمحوں بعد ہی ٹرانسمیٹر مانیٹرنگ سنٹر کے انچارج صدیقی کی مؤدبانہ آواز سنائی

دی۔

"ایکسٹو ——— دانش منزل کی ٹرانسمیٹر کال کا آڈٹ سیکشن کام کر رہا ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"یس سر ——— اس کی سیلڈ ٹیپس دانش منزل ہر ماہ پہنچا دی جاتی ہیں" ——— صدیقی نے جواب دیا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے دانش منزل کے ماسٹر کمپیوٹر سے ایک کال کی گئی ہے۔ آج کی سیل کھول کر اس کی سیکنڈ فریکونسی کا محل وقوع معلوم کرو۔ ابھی بتاؤ" ——— عمران نے کہا۔

"سیکنڈ فریکونسی کا محل وقوع ——— یس سر۔ میں ابھی خود جا کر پتہ کرتا ہوں" ——— صدیقی نے جواب دیا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ اور بالکل صحیح۔ یہ بے حد اہم ہے" عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتا ہوں سر۔ میں خود جاؤں گا سر۔ میں ابھی چیک کر کے فون کرتا ہوں سر" ——— صدیقی نے جواب دیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

ٹرانسمیٹر مانیٹرنگ سنٹر ایکسٹو کے تحت ہی تھا۔ اس میں پاکیشیا سے ہونے والی تمام ٹرانسمیٹر کالیں جو بیرون ملک کی جاتی تھیں مانیٹر کی جاتی تھیں ——— دانش منزل کے لئے علیحدہ سیل بنایا گیا تھا۔ جہاں تمام مشینری آٹومیٹک تھی۔ دانش منزل سے کی جانے والی کسی ٹرانسمیٹر کال کی ٹیپ عملے میں سے کوئی نہ سن سکتا تھا۔ اس کی ٹیپس سیلڈ شدہ صورت میں دانش منزل پہنچا دی جاتی تھیں۔ جنہیں بلیک زیرو سن کر

پھر ضائع کر دیتا تھا۔ اس جدید ترین ٹرانسمیٹر مانیٹر سنٹر میں ایسی مشنری بھی نصب تھی کہ ٹرانسمیٹر کال کی مخالف فریکونسی چاہے وہ دنیا کے کسی بھی مقام پر ہو۔ اس کا محل وقوع دریافت کیا جا سکتا تھا۔

"آپ اب چیف باس پر براہِ راست ہاتھ ڈالنا چاہتے ہیں" بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو صورت حال کا تجزیہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ راڈار کا کوئی نہ کوئی مشن ضرور تھا۔ صرف ڈرامے کے لئے تو یہ ساری کارروائی نہیں کی گئی ہو گی —— البتہ یہ اور بات ہے کہ ہمیں ڈاج دینے کے لئے ایسا منصوبہ بنایا گیا کہ ہم ہر صورت میں ڈاج کھا جائیں۔ اور ہمیں پھنسانے کے لئے اپنے آدمیوں کو بھی اصل مشن کی ہوا تک نہیں لگنے دی گئی —— ایسی کارروائیاں کی گئیں کہ جس سے ظاہر ہو کہ مجھے الجھایا جا رہا ہے۔ پھر ان کا ٹرکوں والا مشن سامنے آیا۔ اس کے ساتھ دیگنوں کو سامنے لایا گیا۔ اور مجھے یقین ہے کہ بھاکر کو جان بوجھ کر بھیجا گیا تھا تاکہ بھاکر کو دیکھنے کے بعد ہم سمجھ لیں کہ ہمیں ڈاج دیا جا رہا ہے۔ اور اسلحہ ان دیگنوں کے ذریعے لے جایا جا رہا ہے —— ہمیں مزید الجھانے کے لئے جیگر کو درہ ٹاپ اور اس کے ایسے سردار کا نام بھی بتا دیا گیا جس سے حکومت کی چپقلش تھی تاکہ ہم اسی میں الجھ جائیں۔ اور واقعی ہم دھوکہ کھا گئے —— لیکن مجھے یقین ہے کہ اس دوران انتہائی خفیہ طریقے سے اسلحہ کسی اور ذریعے سے سمگل کر دیا گیا یا کیا جا رہا ہے۔ اب چیف باس کی باتوں سے میں نے سونگھا ہے۔ کہ اصل مشن کے ساتھ چیف باس خود ہے —— اسی لئے وہ ایک دورد زمیں جیگر سے رابطہ کے متعلق کہہ

رہا تھا۔ بہرحال اب فریکونسی کا محل وقوع معلوم ہونے سے کچھ صورتحال مزید واضح ہو جائے گی" —— عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کو یہ خیال کیسے آ گیا کہ جیگر کے بٹوے میں اس ایمرجنسی فریکونسی کے بارے میں کوئی چٹ موجود ہو گی" —— بلیک زیرو نے کہا۔ وہ اس طرح عمران سے پوچھ رہا تھا جیسے سیکرٹ سروس کے ارکان خود اس سے سوال کرتے ہیں۔

"جیگر بہرحال اس مشن کا انچارج تھا۔ یہ اور بات ہے کہ اسے بھی اصل مشن کی ہوا نہیں لگنے دی گئی۔ ورنہ میں نے جس انداز سے اس سے پوچھ گچھ کی تھی وہ ضرور اشارہ کر دیتا —— لیکن کچھ بھی ہو اصل سربراہ اور مشن کے سربراہ کے درمیان ہنگامی رابطے کی ضرورت بہرحال پڑ ہی سکتی ہے۔ اس لئے مجھے خیال آیا تھا کہ جیگر کے پاس لازماً ہنگامی صورت حال میں چیف باس سے رابطے کے لئے کوئی نہ کوئی کارڈ ضرور ہو گا۔

"لیکن جیگر بھی تو جانتا ہو گا۔ اس سے بھی تو پوچھا جا سکتا تھا" بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے —— لیکن اس ٹائپ کے افراد سے اس بات گو ... ایک کٹھن مسئلہ ہوتا ہے اور اس کے لئے ان کی ذہنی کیفیت کو ایک خاص سطح پر لے آنا پڑتا ہے۔ جس کے لئے خاصا وقت چاہئے۔ ہاں اگر یہ چٹ نہ ملتی یا کوڈ حل نہ ہوتا تو پھر لازماً جیگر سے ہی بات کرنی پڑتی" عمران نے کہا۔

اُسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران

نے رسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"صدیقی بول رہا ہوں جناب ٹرانسمیٹر مانیٹرنگ سنٹر سے"
دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"یس ——— کیا رپورٹ ہے" ——— عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"سر۔ یہ کال پاکیشیا میں ہی کیچ کی گئی ہے۔ ایریے کا محل وقوع درہ تاج کے درمیان سے گزرنے والی سڑک لگتا ہے۔ میں نے سر کوشش تو کی لیکن کوئی عمارت ٹریس نہیں ہوئی" ——— صدیقی نے کہا۔

"درہ تاج کے کس طرف" ——— عمران نے پوچھا۔
صدیقی کی بات سن کر اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی تھی۔

"سر۔ درہ تاج سے پہلے جو درہ کاٹیر آتا ہے۔ اس کے درمیان کا علاقہ ہے" ——— صدیقی نے جواب دیا۔

"اوکے ——— ٹھیک ہے" ——— عمران نے کہا اور جلدی سے رسیور رکھ دیا۔

"دیکھا یہ تھی پلاننگ ——— ہمیں درہ ٹاپ، ویگنوں اور ٹرکوں کے چکر میں ڈال کر اسلحہ درہ تاج لے جایا جا رہا ہے" ——— عمران نے پہلی بار کھل کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— اس وقت درہ تاج کا تو ہمیں خیال ہی نہیں آیا۔ واقعی

درہ تاج میں تو کئی ماہ پہلے اچھی خاصی شورش ہو چکی ہے [illegible] بہ حکومت نے بمشکل قابو پایا تھا" ——— بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

عمران نے سر ہلایا اور رسیور اٹھا کر اس نے جولیا کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ" ——— چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو ——— جولیا۔ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو لے کر فوری طور پر سپیشل ہیلی پیڈ پر پہنچ جاؤ۔ فوری مشن درپیش ہے۔ عمران تمہارا انچارج ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے کے اندر"
عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ در ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ اس کے بعد اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پی۔ اے۔ ٹو کمانڈر زون بی" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو ——— کمانڈر الطاف سے بات کراؤ۔ جلدی"
عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ——— یس سر۔ ہولڈ آن کریں" ——— دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"کمانڈر الطاف سپیکنگ" ——— چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر" ——— کمانڈر الطاف نے انتہائی

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"درہ تاج اور درہ کاٹیر آپ کے زون میں شامل ہیں"

عمران نے پوچھا۔

"یس سر ۔۔۔ کیوں سر۔ کوئی خاص بات" ۔۔۔ کمانڈر الطاف نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ ایک اہم مشن درپیش ہے ۔ درہ کاٹیر اور درہ تاج کے درمیان تمہاری کوئی چھاؤنی ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ تقریباً درمیان میں باب خیل شہر میں چھاؤنی موجود ہے سر" ۔۔۔ کمانڈر الطاف نے کہا۔

"اس چھاؤنی کا انچارج کون ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"سب کمانڈر جہانگیر سر" ۔۔۔ کمانڈر الطاف نے جواب دیا۔ ویسے اس کے لہجے میں حیرت اور ہلکے سے خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اچھا سنو۔ سب کمانڈر جہانگیر کو آرڈر دے دو۔ کہ وہ دس جیپیں تیار رکھے۔ جو ہر قسم کے اسلحہ سے لیس ہوں۔ ان جیپوں میں مسلح فوجی ہونے چاہئیں ۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ایک ہیلی کاپٹر چھاؤنی میں اترے گا۔ اس میں چھ مرد اور ایک عورت سوار ہو گی۔ یہ سب سپیشل سروس کے لوگ ہیں۔ ان کا انچارج علی عمران ہو گا۔ جو میرا خصوصی نمائندہ ہے۔ وہ سب کمانڈر جہانگیر کو ہدایات دے گا ۔۔۔ سب کمانڈر جہانگیر اس کے احکامات کی فوری تعمیل کرے گا۔ کوڈ ایکسٹو ہی ہو گا۔ کسی قسم کی کوتاہی احکامات کی تعمیل میں نہیں ہونی چاہیئے" ۔۔۔ عمران

نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی ہدایات دے دیتا ہوں۔ سر اگر مشن کے بارے میں کچھ مجھے بھی۔۔۔۔۔۔" ۔۔۔ کمانڈر الطاف نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"ابھی نہیں۔ بعد میں تفصیل بتا دی جائے گی" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم ہیلی پیڈ پر اطلاع کر دو کہ ہیلی کاپٹر تیار کریں۔ میں وہیں جا رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو سے کہا۔ اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

درہ کاٹ پر کی چیک پوسٹ پر غلے سے بھرے ہوئے دس ٹرک رکے۔ اور چیک پوسٹ کا عملہ ان کی چیکنگ کے لئے بڑھا ہی تھا کہ سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار چیک پوسٹ پر آکر رکی۔ کار میں سے ایک مقامی نوجوان نیچے اترا اور چیک پوسٹ کی عمارت کی طرف تیز تیز قدم اٹھاتا بڑھ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خاکی رنگ کے کاغذ کا تھیلا تھا۔

"اوہ جناب۔ آپ۔ آئیے ۔۔۔۔ اندر بیٹھے ہوئے آفیسر نے چونک کر نوجوان کو دیکھا اور احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ ٹرک میں اپنے قبیلے کے لئے لے جا رہا ہوں۔ کیا اس کی چیکنگ ضروری ہے" ۔۔۔۔ نوجوان نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خاکی رنگ کے کاغذ کا تھیلا اس آفیسر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ۔۔۔۔ واہ صاحب واہ ۔۔۔۔ آپ کے قبیلے کے لئے غلہ

جا رہا ہو تو اُسے چیک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں" ۔۔۔۔ آفیسر نے تھیلے کو نوجوان کے ہاتھ سے جھپٹ کر جلدی سے عقبی الماری میں رکھتے ہوئے کہا۔

"آپ جیسے آفیسر تو ہر چیک پوسٹ پر ہونے چاہئیں۔ ہمدرد۔ اور تعاون کرنے والے" ۔۔۔۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تو فرض ہی آپ سے تعاون کرنا ہے" ۔۔۔۔ آفیسر نے سر ہلا کر کہا اور پھر اس نے جلدی سے گھنٹی بجا دی۔ دوسرے لمحے ایک سپاہی اندر داخل ہوا۔

"رحمت خان۔ ٹرکوں کو جانے دو۔ یہ تو صرف غلے کے ٹرک ہیں۔ اور غلہ تو سب کو چاہیئے" ۔۔۔۔ آفیسر نے سپاہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے جناب" ۔۔۔۔ سپاہی نے معنی خیز انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"جائیے جناب۔ بے فکر ہو کر جائیے" ۔۔۔۔ آفیسر نے نوجوان کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے شکریہ" ۔۔۔۔ نوجوان نے کہا۔ اور آفیسر سے مصافحہ کر کے واپس مڑ گیا۔

ٹرکوں کے ارد گرد موجود مسلح سپاہی اب واپس چوکی کی طرف آ رہے تھے۔ کیونکہ اس بیریئر اٹھا لیا گیا تھا۔ اور ٹرک آہستہ آہستہ رینگنا شروع ہو گئے تھے۔

نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا کار کے پاس پہنچا اور پھر دروازہ کھول

کر اندر بیٹھ گیا۔

"کام ہو گیا" ——— ڈرائیونگ سیٹ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک بھاری بھر کم آدمی نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا چہرہ کافی چوڑا تھا۔ اور وہ چہرے سے انتہائی سخت گیر دکھائی دے رہا تھا۔

"یس باس ——— سب کچھ تو طے تھا باس" ——— نوجوان نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار کو چلاتے ہوئے کہا۔

"اب آگے کتنی چیک پوسٹیں ہیں" ——— باس نے پوچھا۔ گو وہ شکل سے مقامی لگ رہا تھا۔ لیکن ان دونوں کے درمیان بات چیت غیر ملکی زبان میں ہو رہی تھی۔

"صرف ایک چیک پوسٹ درہ تاج کی آتی ہے باس۔ وہاں بھی معاملہ طے ہے۔ اس کے بعد کوئی مسئلہ نہیں ہو گا" ——— نوجوان نے کار کو آگے دوڑاتے ہوئے کہا۔

"راستے میں تو کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی۔ راستے میں جو فوجی چھاؤنی ہے" ——— باس نے سخت لہجے میں کہا۔

"چھاؤنی میں بھی کچھ لوگ اپنے ہیں باس میں نے سب بات چیت طے کر لی ہوئی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ ہم کس طرح آسانی سے مشن مکمل کر لیتے ہیں" ——— نوجوان نے جواب دیا۔

"گڈ کرابی ——— تم واقعی باصلاحیت ہو" ——— باس نے پہلی بار مطمئن انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس یہ تو معمولی سا مشن تھا۔ میں نے تو درخواست کی تھی کہ آپ کو خود تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں میں نمٹا لوں گا۔ آپ نے

دیکھا کہ کہیں بھی ہمیں چیک نہیں کیا گیا۔ سب معاملات صاف تھے" کرابی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں تمہاری منصوبہ بندی واقعی بے داغ ہے۔ لیکن جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ تمہیں نہیں معلوم کہ یہ مشن راڈار کے لئے عزت کا مسئلہ بن گیا ہے۔ اور ہم نے اس مشن کے لئے کیا کیا پاپڑ بیلے ہیں" ——— باس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ نوجوان نے کوئی جواب نہ دیا وہ خاموش ہو رہا۔ اس کی کار کبھی ٹرکوں سے آگے نکل جاتی کبھی پیچھے آ جاتی۔

"درہ تاج کا فاصلہ یہاں سے کتنا ہے" ——— باس نے پوچھا۔

"ایک سو دس کلو میٹر ہے جناب۔ چار گھنٹے لگ جائیں گے۔ کیونکہ چڑھائی بہت ہے" ——— کرابی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ باس کچھ کہتا۔ اس کے پیروں کے سامنے رکھے ہوئے بریف کیس میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھریں۔ باس اور کرابی دونوں چونک پڑے۔

"کال کس کی ہو سکتی ہے" ——— کرابی نے چونکتے ہوئے کہا

"مجھے معلوم ہے کہ کال کس لئے ہو رہی ہے۔ ہمارا مشن سیکرٹ سروس نے پکڑ لیا ہے" ——— باس نے مسکراتے ہوئے جھک کر بریف کیس اٹھایا۔ اور اپنی رانوں پر رکھتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹ سروس نے پکڑ لیا ہے۔ کیا کہہ رہے ہیں باس" نوجوان اس بری طرح گھبرا کر چونکا کہ اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا سٹیرنگ لڑکھڑا گیا۔ اور کار ٹرک سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔

"اپنے آپ کو سنبھالو کرابی ۔ میرے سامنے ایسی گھبراہٹ کا مطلب موت بھی ہو سکتا ہے" ـــــ باس نے بریف کیس کے مخصوص ساخت کے تالوں کو کھولتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا ۔

"سوری باس" ـــــ کرابی نے خوف زدہ لہجے میں کہا ۔

باس نے بریف کیس کھول کر اس میں موجود ایک ریڈیو ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اُس کی سائیڈ میں لگا ہوا بٹن دبا دیا ۔ اس بٹن کے دبتے ہی ڈائل پر موجود سوئی تیزی سے حرکت میں آئی ۔ اور ایک ہندسے پر رک گئی ۔

"یہ ایمرجنسی فریکونسی ہے ۔ جیگر کی کال ہو سکتی ہے ۔ اُسی کے پاس یہ فریکونسی ہے" ـــــ باس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ اور ریڈیو آن کرنے والی ناب گھما دی ۔ دوسرے لمحے ریڈیو سے ایک انسانی آواز ابھری ۔

"ہیلو ہیلو ـــــ جیگر کالنگ چیف باس" ـــــ بولنے والے کا لہجہ قدرے گھبرایا ہوا تھا ۔

"یس چیف باس آن دی لائن اوور" ـــــ باس نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

اور پھر جیگر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں بتایا کہ ٹرک اور ویگنوں کو انٹیلی جنس کے افراد نے گھیر لیا ہے ۔ اس کے بعد باس اور جیگر کے درمیان گفتگو ہوتی رہی ـــــ جیگر بے حد گھبرایا ہوا تھا جب کہ چیف باس مطمئن تھا ۔

تھوڑی دیر بعد چیف باس نے جیگر کو ہدایات دے کر رابطہ

ختم کیا اور ریڈیو کی سائیڈ کا بٹن آف کر کے اس نے اسے واپس بریف کیس میں رکھ کر بریف کیس بند کر دیا ۔

کرابی حیران تھا کہ اس قدر خوف ناک اطلاعات کے باوجود باس آخر کیوں اتنا مطمئن تھا ۔

"اب تمہیں پتہ چلا کہ جس مشن کو تم اس قدر آسان سمجھ رہے تھے ۔ وہ کتنا مشکل ہے ۔ اس لئے مجھے خود آنا پڑا ہے" ـــــ چیف باس نے بریف کیس دوبارہ نیچے رکھ کر کرابی سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"باس میں تو کچھ بھی نہیں سمجھا کہ جیگر کس مشن کی بات کر رہا تھا" کرابی نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

اور چیف باس نے مختصر طور پر اُسے بتایا کہ سیکرٹ سروس اور انٹیلی جنس کی نظروں سے اصل مشن چھپانے کے لئے کس طرح گیم کھیلی گئی ہے ۔ اور کرابی کی آنکھیں یہ حیرت انگیز تفصیل سن کر پھیلتی گئیں ۔ وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس قدر گہری اور پلاننگ کی گئی ہو گی ۔

"اب جب سیکرٹ سروس اور انٹیلی جنس کو ان ویگنوں اور ٹرکوں سے کچھ نہیں ملے گا تو ان کی حالت دیکھنے والی ہو گی" ـــــ چیف باس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

"لیکن باس ـــــ جیگر کو بھی اس مشن کی اصل حقیقت کا علم نہیں تھا ۔ وہ تو تنظیم میں مجھ سے بھی سینئر ہے باس" ـــــ کرابی نے جھجکتے ہوئے کہا ۔

"مجھے معلوم ہے ۔ لیکن اگر اُسے اصل کہانی کا پتہ چل جاتا تو پھر اس کی کارکردگی میں اداکاری آجاتی ۔ اور یہ ہمارے مشن کے لئے

نقصان وہ بھی ہو سکتا تھا۔ اصل مشن کا صرف مجھے اور کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کو ہی علم ہے۔ بس"۔۔۔۔ چیف باس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

سڑک پر اکا دکا ہی ٹرک اور بسیں آجا رہی تھیں ورنہ پہاڑی علاقے میں سے گزرنے والی یہ سڑک خاصی سنسان تھی۔ اچانک چیف باس اور کرابی کی نظریں دور سے آتی ہوئی ایک فوجی جیپ پر پڑیں۔ تو وہ چونک پڑے۔۔۔۔ جیپ خاصی تیز رفتاری سے چلی آرہی تھی۔ اس وقت وہ ٹرکوں سے آگے چل رہے تھے۔ اسی لمحے جیپ کی دونوں ہیڈ لائٹس دو بار جل کر بجھ گئیں۔ اور کرابی بُری طرح چونک پڑا۔

"یہ ہمارے پاس آرہی ہے باس"۔۔۔۔ کرابی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔۔۔ کیا ہوا"۔۔۔۔ چیف باس نے بھی چونک کر پوچھا۔

کرابی نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ دوسرے لمحے جیپ ان کے قریب آکر رکی۔ اور فوجی جیپ سے ایک فوجی اچھل کر نیچے اترا۔۔۔۔ اتنی دیر میں کرابی بھی دروازہ کھول کر نیچے آگیا تھا۔

"کیا بات ہے سلطان"۔۔۔۔ کرابی نے پریشان لہجے میں پوچھا۔

"ابھی ابھی بڑے صاحب کا فون آیا تھا۔ کمانڈر صاحب کے پاس، کہ وہ دس جیپیں تیار رکھے۔ جن میں مسلح فوجی ہوں۔ میں اس وقت صاحب کے کمرے میں داخل ہی ہو رہا تھا کہ صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے مجھے واپس بھیج دیا۔۔۔۔ صرف اتنی بات

میں سن سکا کہ بڑے صاحب نے دس جیپیں تیار کرنے کے لئے کہا ہے میں نے سوچا کہ آپ کے ٹرک گزر رہے ہیں۔ کہیں آپ کا مسئلہ نہ ہو۔۔۔۔ اس لئے آپ کو بتانے آگیا ہوں۔ تاکہ آپ محتاط ہو جائیں" سلطان نے تیز تیز لہجے میں کرابی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے نہیں۔ وہ ان کا اپنا کوئی مسئلہ ہو گا۔ بڑے صاحب کا ہمارے ٹرکوں سے کوئی تعلق نہیں۔ تم واپس جاؤ۔ خواہ مخواہ مجھے پریشان کر دیا"۔۔۔۔ کرابی نے سخت اور جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صاحب۔۔۔ میرا تو فرض تھا کہ۔۔۔۔۔"۔۔۔۔ سلطان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں تمہارے فرض کو۔ تمہارا پیٹ کسی طرح نہیں بھرتا۔ یہ لو۔ اور جاؤ"۔۔۔۔ کرابی نے کہا اور جیب سے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر سلطان کی طرف بڑھا دی۔

سلطان نے بڑے حریصانہ انداز میں نوٹوں کی گڈی کرابی کے ہاتھ سے جھپٹی اور اُسے سلام کر کے واپس جیپ کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد جیپ اُسی تیز رفتاری سے چلتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ سلطان شاید کہیں جلنے کا کہہ کر آیا تھا۔ اس لئے واپس جانے کی بجائے آگے نکل گیا تھا۔

"کیا بات تھی"۔۔۔۔ چیف باس نے کرابی کے واپس بیٹھتے ہی کرخت لہجے میں پوچھا۔

"باس۔۔۔ یہاں کے لوگ بے حد حریص ہیں۔ مزید تم بیٹھے

کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ بنا لیتے ہیں ۔ مجھے بتانے آیا تھا کہ کمانڈر صاحب کا فون یہاں چھاؤنی کے سب کمانڈر کے پاس آیا ہے ۔ کہ دس جیپیں تیار رکھے —— بس اسی بات کو بہانہ بنا کر آگیا ۔ حالانکہ کمانڈر کا ہم سے کیا تعلق ۔ فوجی چھاؤنی ہے ایسے احکامات تو آتے ہی رہتے ہیں" —— کرابی نے کہا ۔ اور چیف باس نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا ۔ اور کرابی نے کار آگے بڑھا دی ۔

ہیلی کاپٹر خاصی تیز رفتاری سے اڑتا ہوا وزہ تاج کی طرف بڑھا جا رہا تھا ۔ پائلٹ سیٹ پر صفدر تھا ۔ جب کہ سائیڈ والی سیٹ پر عمران آنکھوں سے طاقتور دوربین لگائے بیٹھا نیچے دیکھ رہا تھا ۔ جولیا اور باقی سیکرٹ سروس پیچھے بیٹھی ہوئی تھی —— وہ سب ایکسٹو کے حکم پر ہیلی پیڈ پر آئے تھے اور پھر عمران وہاں پہنچا ۔ اور دوسرے لمحے وہ سب ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر پرواز کرنے لگے ۔ عمران کے کہنے پر ہی صفدر نے ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ سنبھالی تھی —— عمران نے انہیں صرف اتنا بتایا تھا کہ انہیں وزہ تاج جانا ہے ۔

"یہ چکر کیا ہے ۔ کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ" —— عمران کے پیچھے بیٹھے ہوئے تنویر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا ۔

"اس بار چکر کی بجائے چکر باز سے واسطہ پڑا ہے ۔ اور مجھے واقعی یوں محسوس ہونے لگا ہے کہ جیسے میں ضرورت سے زیادہ عقلمند ہو

گیا ہوں۔ اگر ایکسٹو کی کھوپڑی کام نہ کرتی تو بس یوں سمجھو میں اور سیکرٹ سروس چاروں شانے چت ہو چکے تھے"۔۔۔۔ عمران نے دوربین آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے مڑ کر کہا۔

"تم تو خواہ مخواہ اپنی سیلف پبلسٹی کرتے رہتے ہو۔ اصل دماغ تو ایکسٹو کا ہی چلتا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں واقعی تم سچ کہہ رہی ہو۔ ایکسٹو کا دماغ چل گیا ہے" عمران نے محاورہ استعمال کرتے ہوئے کہا اور جولیا کے علاوہ باقی ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"بس تمہیں یہ کام آتا ہے کہ الفاظ کی الٹ پھیر کرتے رہو۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ یہ سب سلسلہ کیا ہے ہم کہاں جا رہے ہیں اور کیوں" جولیا نے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں عمران ۔۔۔ کم از کم ہمیں پتہ تو چلے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اس بار جولیا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"اب میرے خیال میں تنویر کی جگہ تم بننے کی کوشش کر رہے ہو لیکن منہ دھو رکھو۔ بلکہ منہ دھو کر میک اپ بھی کر رکھو۔ تمہاری دال پریشر ککر میں بھی نہیں گلے گی"۔۔۔ عمران کی زبان ایک بار پھر چل نکلی۔

"عمران صاحب۔ میں آپ کی عزت کرتا ہوں آپ ......" کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا کرتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور ہیلی کاپٹر ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب۔ ڈائریکٹ درہ تاج جانا ہے یا کسی اور جگہ کا رخ

کرنا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"درہ تاج تو آئے پھر بتاؤں گا۔ ہاں تو دوستو ساتھیو۔ مہربانو۔ سوتی آنکھو۔ بہتے کانو۔ اب دل تھام کر بلکہ اسے کسی بنک کے لاکر میں رکھ کر بیٹھو۔۔۔ تاکہ نہ دل ہوگا نہ جذبات امنڈیں گے۔ نہ جذبات امنڈیں گے نہ شادیاں ہوں گی۔ اور خاندانی منصوبہ بندی کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ شادی ہی نہ کرو۔ اب دیکھو ہم میں سے کسی کی شادی نہیں ہوئی۔۔۔ اس لئے ہم سب سیکرٹ سروس میں اکڑتے پھر رہے ہیں۔ ورنہ تنویر کسی مجرم کو تھپڑ مارنے سے پہلے اپنے بچے کا بہتا ہوا ناک پونچھنے میں لگ جاتا۔ کیپٹن شکیل اپنے بچوں کی کرکٹ ٹیم کا کیپٹن بن چکا ہوتا۔۔۔ صفدر ہاتھ میں دوائی کی شیشی اٹھائے اور ایکسرے اور ای سی جی بغل میں دبائے کلینک کلینک گردی کر رہا ہوتا ......" عمران نے مجمع بازوں کے سے انداز میں باقاعدہ لیکچر شروع کر دیا۔

"تم خاموش نہیں رہ سکتے۔ کان پک گئے ہیں تمہاری بکواس سنتے سنتے"۔۔۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"جب پک کر بہنے لگیں تب بتانا۔ ایسا اکسیری نسخہ بتاؤں گا کہ نہ رہے گا کان نہ سنے گا بانسری"۔۔۔ عمران نے محاورے کا ستیاناس کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ درہ تاج میں پچھلے دنوں خاصی شورش رہی ہے کہیں آپ اس سلسلے میں تو نہیں جا رہے"۔۔۔ اچانک پیچھے بیٹھا ہوا نعمانی بول پڑا۔

"بالکل جس طرح پولیس اس وقت پہنچتی ہے جب ڈاکو ڈاکہ ڈال کر

جا چکے ہوتے ہیں ۔ اس طرح سیکرٹ سروس کو بھی اس وقت پہنچ
جانا چاہیئے جب شورش بپا ہو کر ختم ہو جائے تاکہ اطمینان سے جا کر
فاتحہ خوانی کی جا سکے "۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔
" ہم درہ کاٹر پر پہنچ گئے ہیں عمران صاحب "۔۔۔۔ اچانک صفدر
نے کہا ۔

اور عمران درہ کاٹر کا نام سن کر تیزی سے مڑا اور پھر اس نے
جلدی سے گلے میں لٹکی ہوئی دوربین آنکھوں سے لگا کر نیچے دیکھنا شروع
کر دیا ۔۔۔ اور پھر چند لمحوں بعد اسے درہ کاٹر اور درہ تاج کے
درمیان سڑک پر چلنے والے ٹرکوں کا ایک کارواں نظر آ گیا ۔ اس کے
آگے آگے ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی کار بھی دوڑ رہی تھی ۔ عمران
چند لمحے اسے دیکھتا رہا ۔۔۔ کار کبھی ٹرکوں سے آگے ہو جاتی کبھی پیچھے
رہ جاتی ۔ پھر ہیلی کاپٹر ان کے اوپر سے ہو کر گزر گیا ۔
" صفدر ۔۔۔ ہیلی کاپٹر کو بابِ خیل شہر میں موجود فوجی چھاؤنی کی
طرف دوڑاؤ ۔ شمال کی طرف "۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
کہا ۔

اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑ دیا ۔ عمران
کی سنجیدہ آواز سنتے ہی سب چوکنا ہو گئے ۔
" تنویر ۔ ابھی تمہارے چیف باس سے ملاقات ہو گی ۔ راڈار کے
چیف باس سے "۔۔۔ عمران نے مڑ کر تنویر سے کہا اور تنویر چونک
پڑا ۔
" راڈار کا چیف باس ۔ اوہ یہاں کہاں سے آ گیا ۔ ان کا مشن تو

دارالحکومت میں ہی ختم ہو گیا تھا "۔۔۔ تنویر نے چونکتے ہوئے کہا ۔
" ختم کہاں ہوا تھا ۔ وہ تو ہم ہی چاروں شانے چت گرے تھے ۔
اگر ایکسٹو کی کھوپڑی کام نہ کرتی اور ٹرانسمیٹر کال ۔۔۔ کا پتہ نہ چلا
لیتا تو غیر ملکی اسلحہ درہ تاج پہنچ گیا تھا ۔۔۔ اور ہم دانش منزل میں
بیٹھے سیکرٹ سروس کے مزار پر قوالی ہی کرتے رہ جاتے "
عمران نے کہا ۔
" اوہ تو یہ چکر ہے "۔۔۔ جولیا نے کہا ۔
اور عمران نے اس بار بڑی سنجیدگی سے انہیں تمام تفصیل بتا دی ۔
اس قدر حیرت انگیز ڈاج کا سن کر ان سب کے چہرے حیرت سے بگڑ
سے گئے ۔۔۔ مجرموں نے واقعی سیکرٹ سروس کو شکست فاش
دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی ۔
" یہ ایکسٹو کوئی مافوق الفطرت چیز ہے ۔ ورنہ اس قدر گہری گیم
کو توڑ کر اصل سراغ لگا لینا کسی انسان کے بس میں نہیں "
جولیا نے بڑے فخریہ انداز میں کہا ۔ اس کا لہجہ ایسا تھا کہ جس سے
ایکسٹو کی تعریف کا پہلو نکلتا تھا ۔
" ہو سکتا ہے کوئی چڑیل ہو ۔ سنا ہے چڑیلوں کی تو [illegible] ہوتی
ہے ۔ اس لئے تو وہ ہر وقت پردے میں رہتا ہے "۔۔۔ عمران نے
حسبِ عادت فقرہ کستے ہوئے کہا ۔
" شٹ اپ ۔۔۔ باس کے متعلق کوئی بکواس کی تو منہ توڑ دوں گی ۔"
جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا ۔
" ٹھیک ہے ۔ توڑ دینا تاکہ کم از کم اس کا نقاب تو اترے گا ۔"

عمران نے بات کو ایکسٹو کی طرف پلٹتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ فوجی چھاؤنی نظر آنے لگ گئی ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور عمران سیدھا ہو گیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کی ہدایات کے مطابق ہیلی کاپٹر فوجی چھاؤنی کے خصوصی ہیلی پیڈ پر اتر گیا۔ ہیلی پیڈ پر سب کمانڈر جہانگیر بذات خود موجود تھا۔۔۔۔ عمران اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے اور پھر عمران نے آگے بڑھ کر سب کمانڈر جہانگیر سے ہاتھ ملایا۔

"مجھے علی عمران کہتے ہیں۔ میں ایکسٹو کا نمائندہ ہوں"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"اوہ یس سر۔۔۔۔ کمانڈر صاحب کی طرف سے مجھے ہدایات مل چکی ہیں۔ دس جیپیں اور مسلح فوجی تیار ہیں سر"۔۔۔۔ سب کمانڈر جہانگیر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آیئے دفتر میں بات کریں۔ یہ سپیشل سروسز کے لوگ ہیں"

عمران نے اپنے ساتھیوں کا تفصیلی تعارف کرانے کی بجائے سرسری سا تعارف ہی کافی سمجھا۔ اور پھر وہ سب کمانڈر کے ساتھ چلتے ہوئے اس کے بڑے سے آفس میں جا کر بیٹھ گئے۔

"آپ لوگ کیا پینا پسند کریں گے"۔۔۔۔ سب کمانڈر جہانگیر نے اخلاقاً پوچھا۔

"ان تکلفات کی نہ ضرورت ہے اور نہ وقت۔ پہلے یہ بتائیں یہاں ہماری کوئی بات تو نہیں سن رہا"۔۔۔۔ عمران نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"نو سر۔۔۔۔ آپ کھل کر بات کریں۔ میری اجازت کے بغیر اندر کوئی نہیں آئے گا"۔۔۔۔ سب کمانڈر جہانگیر نے کہا۔

"بات یہ ہے سب کمانڈر جہانگیر صاحب۔ میں نے سنا ہے کہ آپ نے ابھی حال ہی میں شادی کی ہے"۔۔۔۔ عمران نے اچانک کہا اور سب کمانڈر جہانگیر کے ساتھ ساتھ اس کے سب ساتھی بھی عمران کی اس بے تکی بات پر بے اختیار چونک پڑے۔

"یس سر۔۔۔۔ یس سر۔۔۔۔ دس روز پہلے شادی ہوئی ہے سر"۔۔۔۔ سب کمانڈر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"اب آپ پوچھیں گے کہ مجھے کیسے معلوم ہوا تو میں آپ کے پوچھنے سے پہلے بتا دوں کہ آپ کی انگلی میں بالکل نئی اور چمکدار شادی کی انگوٹھی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر آہستہ سے اٹھ کر دروازے کی طرف جھپٹا دوسرے لمحے اس نے دروازہ کھول کر ایک فوجی کو گریبان سے پکڑ کر اندر گھسیٹ لیا۔۔۔۔ عمران کے ہاتھ میں نجانے کس وقت ریوالور آ گیا تھا جو اب اس فوجی کی کنپٹی سے لگا ہوا تھا۔

"خبردار اگر حرکت کی تو گولی مار دوں گا"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

اور سب کمانڈر جہانگیر تو یوں حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس فوجی کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر سے اعتبار اٹھ گیا ہو۔

"حکومت خان تم"۔۔۔۔ سب کمانڈر نے اپنے آپ کو سنبھالتے

ہوئے کہا۔

"س۔ س۔ صاحب" ـــــ حکومت خان نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس سے پوچھ گچھ بعد میں کریں گے۔ فی الحال اسے کہیں بھجوانے کا انتظام کرو۔ ورنہ میں اسے یہیں گولی مار دوں گا" ـــــ عمران نے سب کمانڈر جہانگیر سے کہا اور جہانگیر نے جلدی سے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر گارڈ بھیجنے کو کہا۔

چند لمحوں بعد سیکورٹی فورس کے چند مسلح افراد اندر آئے۔ اور سب کمانڈر جہانگیر نے حکومت خان کو لے جا کر سیکورٹی روم میں بند کرنے کا حکم سنا دیا ـــــ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس کے دفتر کا پہرہ دیا جائے کوئی دفتر سے سو گز کے فاصلے سے قریب نہ آئے۔ سیکورٹی فورس کے افراد حکومت خان کو لے کر چلے گئے۔

"اس کی وجہ سے مجھے تمہاری شادی کا پوچھنا پڑا۔ میں نے اس کی موجودگی محسوس کر لی تھی ـــــ بہرحال سنو کمانڈر جہانگیر، غیر ملکی اسلحے سے لدے ہوئے دس ٹرک درہ کاٹیر سے درہ تاج کی طرف جا رہے ہیں۔ بظاہر ان پر غلہ لدا ہوا نظر آ رہا ہے۔ لیکن درحقیقت اس میں غیر ملکی اسلحہ موجود ہے۔ ان کی نگرانی کے لئے سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار ساتھ ہے" ـــــ عمران نے براہِ راست بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ درہ کاٹیر میں تو فوجی چیک پوسٹ ہے" ـــــ سب کمانڈر جہانگیر کے عمران کی بات

سن کر حیرت کے مارے سر کے بال بھی کھڑے ہو گئے تھے۔

"فوجی چیک پوسٹ تو دور ہے۔ تم نے اپنی چھاؤنی میں ان کے آدمیوں کو دیکھ لیا۔ تم فوجی لوگ ہو سیدھے سے کام کرتے ہو۔ جب کہ مجرم ہمیشہ عیاری سے کام لیتے ہیں ـــــ اب سنو۔ پہلے میرا خیال تھا کہ اس اسلحے کی حفاظت کے لئے کافی لوگ ہوں گے اس لئے دس جیپوں کے انتظام کا کہا گیا تھا۔ لیکن ایک کار کے لئے اس قدر ہجوم کی ضرورت نہیں ـــــ اور پھر اب مجھے تمہاری چھاؤنی کے سپاہیوں پر سے بھی اعتبار اٹھ گیا ہے۔ ہو سکتا ہے ان جیپوں میں مجرموں کے آدمی بھی ہوں اور وہ عین وقت پر ہمارا ہی کباڑا کر دیں۔ ٹرک اور کار اس وقت تیسری پہاڑی کے قریب ہیں ـــــ میں اس علاقے کو جانتا ہوں۔ چوتھی پہاڑی کے پہلے موڑ پر اس کار کو روکا جا سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کار میں موجود افراد کو زندہ گرفتار کر لیا جائے۔ ٹرکوں کو بعد میں فوجیوں کی مدد سے آسانی سے قابو کیا جا سکتا ہے"
عمران نے کہا۔

"پھر جناب چوتھی کی بجائے پانچویں پہاڑی پر انہیں آسانی سے کور کیا جا سکتا ہے۔ وہاں ہماری ہنگامی چوکی قائم ہے۔ یہ چوکی صرف معاملات کے لئے ہے ـــــ ہم ٹرکوں، کاروں یا بسوں کو وہاں چیک نہیں کرتے۔ اس لئے یقیناً انہوں نے وہاں کوئی سلسلہ نہ بنایا ہو گا۔ ہم کسی بھی بہانے اس کار کو روک سکتے ہیں" ـــــ سب کمانڈر نے کہا۔

"اس چوکی پر کتنے افراد ہیں" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"دس فوجی اور ایک حوالدار ہے جناب۔ ویسے ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہاں مزید آدمی بھیجے جا سکتے ہیں"۔۔۔ سب کمانڈر نے کہا۔

"تو ایسا کرو کہ فوری طور پر وہاں کے افراد کو واپس بلا کر یہاں سے نئے آدمی بھیجو لیکن وہ آدمی بااعتماد ہوں۔ ابھی ان کو اس چوکی تک پہنچنے میں ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔۔۔ اس لئے یہ کام آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اور ہم بھی نئے آدمیوں کے ساتھ ہی وہاں پہنچ جائیں گے۔ باقی معاملات وہیں دیکھ لیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں انتظام کرتا ہوں۔ میں خود بھی ساتھ جاؤں گا"۔۔۔ سب کمانڈر نے کہا۔ اور پھر اٹھ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

"فوجی چھاؤنی میں مجرموں کے آدمیوں کی موجودگی کا مطلب ہے کہ وسیع جال پھیلایا گیا ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔۔۔ ویسے مجرم ہر طرف سے محتاط رہتے ہیں۔ میں اسی لئے انہیں بے خبری میں پکڑنا چاہتا ہوں۔ ورنہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کوئی ایسا انتظام کر رکھا ہو کہ وہ بیک وقت تمام ٹرکوں کو بموں سے اڑا سکتے ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

تھوڑی دیر بعد کمانڈر واپس آیا۔

"آئیے سر۔۔۔ ہمارا ہیلی کاپٹر اور آدمی تیار ہیں بھروسے کے لوگ ہیں"۔۔۔ سب کمانڈر نے کہا اور وہ سب اٹھ کر اس کے ساتھ واپس ہیلی کاپٹر پر پہنچ گئے۔ وہاں ایک فوجی ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ جس میں دس مسلح فوجی بیٹھے ہوئے تھے۔ سب کمانڈر جہانگیر اس

فوجی ہیلی کاپٹر میں بیٹھ گیا۔ جب کہ عمران اور اس کے ساتھی اپنے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے۔ دونوں ہیلی کاپٹر آگے پیچھے فضا میں بلند ہوئے۔ سب کمانڈر جہانگیر کا ہیلی کاپٹر آگے تھا۔ جب کہ عمران نے اپنا ہیلی کاپٹر اس کے پیچھے رکھا تھا۔۔۔ سب کمانڈر جہانگیر خاصا ذہین ثابت ہوا۔ کیونکہ وہ سڑک کی طرف سے جانے کی بجائے عقبی سمت سے ہو کر پانچویں پہاڑی پر جا رہا تھا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد دونوں ہیلی کاپٹر پہاڑی کی ایک وادی میں اتر گئے۔۔۔ یہاں ایک چوکی موجود تھی۔ چوکی پر موجود فوجی کمانڈر کو دیکھ کر اٹن شن ہو گئے۔ اور انہوں نے سیلوٹ مارے۔

"تم سب اسی ہیلی کاپٹر میں واپس چھاؤنی جاؤ"۔۔۔ سب کمانڈر نے ان سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

اور وہ سب تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر واپس چھاؤنی کی طرف جا رہا تھا۔ جب کہ عمران والا ہیلی کاپٹر چوکی کے پیچھے چھپا کھڑا تھا۔

"میں نے ہدایات دے دی ہیں۔ ان لوگوں کو مشن کی تکمیل سے پہلے نگرانی میں رکھا جائے گا"۔۔۔ سب کمانڈر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

عمران اس طرف سڑک کو دیکھ رہا تھا جدھر سے کار اور ٹرکوں نے آنا تھا۔

"اپنے سپاہیوں کو سائیڈوں میں چھپا دو اس طرح کہ اشارہ ملتے ہی وہ چاروں طرف سے کار کو گھیر لیں۔ اس سے پہلے سامنے نہ آئیں۔

اور تم خود بھی ان کے ساتھ چھپ جاؤ۔ باقی کام ہم لوگ کر لیں گے"۔ عمران نے سب کمانڈر سے کہا۔

اور سب کمانڈر نے سر ہلاتے ہوئے سپاہیوں کو احکامات دینے شروع کر دیئے اور تھوڑی دیر بعد کمانڈر سمیت سب سپاہی چٹانوں کے پیچھے غائب ہو چکے تھے۔

"صفدر تم اور کیپٹن شکیل چوکی کے پیچھے کھڑی فوجی جیپ کو لے آ کر سڑک پر اس طرح کھڑا کر دو جس طرح وہ اچانک خراب ہو گئی ہو۔۔۔ راستہ بھی رک جائے اور محسوس بھی نہ ہو کہ خاص طور پر راستہ روکا گیا ہے۔ اس کا بونٹ اٹھا دینا"۔۔۔ عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور وہ جیپ کی طرف مڑ گئے۔

"لیکن یہ کیا ضروری ہے کہ پہلے کار آئے۔ ہو سکتا ہے پہلے ٹرک گزریں"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اس کا بندوبست بھی ہو جائے گا"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تنویر تم اس موڑ پر جا کر چٹان کے پیچھے چھپ کر نیچے اترائی کو چیک کرو۔ جب یہ قافلہ اوپر چڑھنے لگے تو ہمیں بتانا کہ آگے کون ہے۔۔۔ اشارہ کر دینا۔ کار آگے ہو تو ایک انگلی اور ٹرک آگے ہوں تو دو انگلیاں"۔۔۔ عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ اور تنویر سر ہلاتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا۔

"جولیا تم اس جیپ کے ساتھ اطمینان سے کھڑی ہو جانا۔ لامحالہ

کار رکے گی۔ تم انہیں صرف یہی بتانا کہ تم غیر ملکی اخبار کی رپورٹر ہو۔ فوجیوں کے ساتھ درہ تاج جا رہی تھی کہ جیپ خراب ہو گئی۔ اور وہ اسے چھوڑ کر مدد لینے کے لئے گئے ہیں۔۔۔ پھر جیپ ہٹانے کے لئے ان میں سے ایک لازماً نیچے اترے گا یا دو اتریں گے۔

اور باقی افراد ادھر ادھر چھپ جائیں۔ پھر ہم نے بیک وقت کار پر حملہ کرنا ہے اور جس قدر افراد کار میں موجود ہوں۔ انہیں فوری طور پر نکال کر ان پر قابو پانا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

اور وہ سب مناسب جگہیں دیکھ کر ادھر ادھر ہو گئے۔ کیپٹن شکیل اور صفدر نے اس دوران پرانی جیپ کو لا کر سڑک پر ٹیڑھا کر کے کھڑا کر دیا تھا۔ اس طرح سے کہ باقاعدہ راستہ بند کرنے کا سوچا نہ جا سکتا تھا۔۔۔ اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد تنویر کا اشارہ دکھائی دیا۔ اس نے دو انگلیاں اٹھائی ہوئی تھیں۔

"ٹرک پہلے آ رہے ہیں۔ جیپ ہٹا دو صفدر۔ ٹرکوں کو گزرنے دو"۔۔۔ عمران نے زور سے کہا۔

اور صفدر اور کیپٹن شکیل نے آڑ سے نکل کر جیپ کو دھکیل کر ایک طرف کر دیا۔ جولیا جیپ کے پیچھے اس طرح بیٹھ گئی کہ سڑک پر سے اسے دیکھا نہ جا سکتا تھا۔

"اگر ٹرکوں کے ساتھ ہی کار نکل گئی تو"۔۔۔ ساتھ والے پتھر کے پیچھے بیٹھے ہوئے چوہان نے کہا۔

"نہیں یہ تنگ سڑک ہے۔ یہاں سے سائیڈ سے نکلنے کی جگہ نہیں ہے۔ وہ ٹرکوں کے بعد ہی آئے گی"۔۔۔ عمران نے سر

ہلاتے ہوئے کہا۔

" ویسے میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ ایک کار کو روکنے کے لئے اس قدر جدوجہد کیوں کی جارہی ہے۔ وہ کر بھی کیا سکتے ہیں" چوہان نے کہا۔

" بات کار کی یا اس میں موجود سواروں کی نہیں بلکہ میں وہ دستاویزات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ جس سے یہ ثبوت مل جائے کہ کافرستانی حکومت درہ تاج کے شورش پسندوں کو غیر ملکی اسلحہ سپلائی کر رہی ہے۔ اس طرح بین الاقوامی طور پر پروپیگنڈا کر کے اس سلسلے کو آئندہ کے لئے روکا جا سکتا ہے ——— ورنہ آج ہم ایک کھیپ پکڑ لیں گے تو کل وہ دوسری بھیج دیں گے پرسوں تیسری بھیج دیں گے ——— عمران نے جواب دیا۔

" اوہ واقعی ——— لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ ان کے پاس سے ایسی دستاویزات مل جائیں گی" ——— چوہان نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

" ہاں۔ کار میں تنظیم کا چیف باس موجود ہے۔ اور چیف باس ٹائپ کے آدمیوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ وہ اس قسم کی دستاویزات اپنے پاس رکھتے ہیں ——— اگر نہ بھی ہوئیں تو چیف باس زندہ ہاتھ لگ جائے تو اس سے نکلوائی بھی جا سکتیں ہیں" ——— عمران نے کہا اور چوہان مطمئن ہو گیا۔ واقعی عمران کی سوچ بہت گہری تھی۔ ان دستاویزات کو حاصل کئے بغیر مشن نامکمل تھا۔

اُسی لمحے تنویر نے ذرا سا ہاتھ اونچا کیا۔ اور وہ سب تیزی سے

پتھروں کے پیچھے ہو گئے۔ تنویر کا اشارہ وہ سمجھ گئے تھے کہ ٹرک اب قریب آ چکے ہیں۔ اور تھوڑی دیر بعد ایک ٹرک اوپر آ گیا۔ اس ٹرک سے ذرا فاصلے پر دوسرا اور پھر تیسرا نظر آیا ——— اور ایک ایک کر کے ٹرک وہاں سے آگے نکلتے چلے گئے۔ دس ٹرک گزرنے کے بعد جب ذرا سا وقفہ ہوا۔ تو عمران نے چیخ کر کہا۔ اب جیپ مت لگانا ورنہ وہ لوگ چونک پڑیں گے کہ ٹرک تو گزر گئے پھر یہ جیپ نے کیسے راستہ روک لیا ——— اب جولیا تم نے انہیں روک کر کوئی کہانی بتانی ہے"

اور جولیا جلدی سے جیپ کے پیچھے سے نکل کر سڑک پر آ گئی۔ چند لمحوں بعد چڑھائی پر سیاہ رنگ کی بڑی سی کار نظر آئی اور جولیا کار کو دیکھتے ہی تیزی سے ہاتھ لہراتی ہوئی سڑک کے تقریباً درمیان میں آ گئی ——— اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے آثار تھے۔ کار کے بریک لگنے اور ٹائروں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں اور جولیا تیزی سے کنارے پر ہٹ گئی۔

" پلیز پلیز ——— میری بات سنو۔ ——— جولیا نے انتہائی گھبرائے ہوئے اور پریشان لہجے میں ڈرائیور سے مخاطب ہو کر غیر ملکی زبان میں کہا۔ چونکہ جولیا غیر ملکی تھی اس لئے ڈرائیور کے چہرے پر صرف حیرت کے آثار تھے۔

" کیا بات ہے مس" ——— ڈرائیور نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" مس جولیا نافرواٹر۔ میں سوئس نیوز پیپر کی سپیشل نمائندہ ہوں۔ میں درہ تاج جا رہی تھی فوجی لے جا رہے تھے کہ ان کی جیپ خراب ہو

گئی وہ یہ کہہ کر چلے گئے ہیں کہ ہم مدد لے کر آئیں اور مجھے گھنٹہ ہو گیا ہے ابھی تک وہ نہیں آئے۔ میں بہت خوف زدہ ہوں۔ ٹرکوں کو میں نے ہاتھ دیا تھا وہ نہیں رکے۔ اس لئے مجبوراً مجھے سڑک کے درمیان آنا پڑا ـــــ جولیا نے انتہائی گھبرائے ہوئے اور پریشان لہجے میں کہا۔

"آپ نے درہ تاج جانا ہے" ـــــ ڈرائیور نے پوچھا۔

"ہاں ـــ میں نے وہاں سردار سے مل کر فیچر بنانا ہے اخبار کے لئے۔ پلیز ہیلپ می" ـــــ جولیا نے کہا۔

"پیچھے بٹھا دو" ـــــ دوسری سائیڈ سیٹ سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"مس پیچھے بیٹھ جاؤ" ـــــ ڈرائیور نے مڑ کر پچھلے دروازے کا لاک کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

مگر اسی لمحے دوسری طرف کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور باس چیختا ہوا باہر سڑک پر گرا۔ عمران پہلے ہی پچھلی طرف سے کار کی سائیڈ میں پہنچ چکا تھا ـــــ ڈرائیور دروازہ کھلنے اور باس کے چیخنے کی آواز سن کر بجلی کی سی تیزی سے مڑا تھا کہ جولیا نے اس سے بھی زیادہ پھرتی دکھائی اور دوسرے لمحے اس نے دروازہ کھول کر ڈرائیور کو ایک جھٹکے سے باہر کھینچ لیا ـــــ اور پھر تو پوری سیکرٹ سروس ایک لمحے میں اکٹھی ہو گئی اور پلک جھپکنے میں وہ دونوں ان کے ہاتھوں بے بس ہو چکے تھے۔ اس کے بعد سب کمانڈر جہانگیر اپنے مسلح سپاہیوں کے ساتھ آ گیا۔

"گک ـــ گک ـــ کیا مطلب ـــــ میرا نام ریشم جان ہے اور میں" ـــــ بھاری چہرے والے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"راڈار تنظیم کے چیف باس کا نام ریشم جان کی بجائے پتھر جان ہونا چاہیئے" ـــــ عمران نے اس کے ہاتھوں میں کلپ ہتھکڑی پہناتے ہوئے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے چیف باس جیسے بھاری آدمی کو اٹھا کر یوں سڑک پر پٹخا جیسے دھوبی کپڑے کو پتھر پر پٹختے ہیں۔ چیف باس کے حلق سے دردناک چیخ نکل گئی ـــــ اور عمران نے اسے نیچے گرا کر دونوں ہاتھوں سے اس کا جبڑا کھولا اور پھر انتہائی پھرتی سے اس نے اس کے ایک دانت کے خلا سے زہریلا کیپسول نکال لیا ـــــ دوسرے آدمی کے ہاتھوں میں بھی کلپ ہتھکڑی پہنائی جا چکی تھی۔ اور وہ سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔

"اس کی کار کو احتیاط سے ایک طرف کرو اور ان دونوں کو چوکی میں لے آؤ" ـــــ عمران نے سیکرٹ سروس کے ممبران سے کہا۔ اور پھر چیف باس کو کھڑا کر کے وہ ان دونوں کو دھکیلتے ہوئے چوکی کی عمارت میں لے گئے۔ جب کہ کار کو بھی دھکیل کر چوکی کی سائیڈ پہ لے جایا گیا۔

"کمانڈر ـــ اب ان ٹرکوں کو روکنا اور ان سے اسلحہ حاصل کرنا آپ کا کام ہے۔ آپ جس طرح مناسب سمجھیں کریں" عمران نے سب کمانڈر جہانگیر سے کہا۔

"آپ کا ہیلی کاپٹر ہم استعمال کر لیں۔ جیپیں منگوانے تک یہ ٹرک

درہ تاج پہنچ جائیں گے۔ میں تھوڑی دیر میں واپس آجاؤں گا"
کمانڈر نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں ــــ لے جاؤ۔ لیکن ہمیں پھر پیدل چھاؤنی تک نہ جانا پڑے۔"
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں سر یہیں آؤں گا" ــــ کمانڈر نے کہا۔ اور پھر وہ مسلح سپاہیوں کو لے کر چوکی کی پچھلی طرف کھڑے ہوئے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"ہاں تو مسٹر چیف باس۔ پہلے میں اپنا تعارف کرا دوں۔ مجھے حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان کو علی عمران کہتے ہیں جس سے مشن بچانے کے لئے تمہیں اتنی لمبی پلاننگ کرنی پڑی" ــــ عمران نے چیف باس کے قریب جا کر بڑے معصوم سے انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے تم نے اسلحہ پکڑ لیا بات ختم ہو گئی۔ باقی ہمارا کسی اسلحے سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے کاغذات بالکل اصلی اور درست ہیں۔ اور ہمارے چہروں پر میک اپ بھی تم نے خود کیا ہے۔ تاکہ تم ہمیں مجرم ثابت کر سکو" ــــ چیف باس نے اس بار کرخت لہجے میں کہا۔

"اگر اس طرح بات ختم ہو جاتی تو مس جولیا کو اتنی دیر اداکاری نہ کرنی پڑتی۔ تم دو افراد کو تو جہاں ہمارا جی چاہتا پکڑ لیتے"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ہمارے خلاف کوئی الزام ثابت نہیں کر سکتے۔ ہمیں ہمارے سفارت خانے کا مکمل تحفظ حاصل ہے" ــــ چیف باس نے منہ

اتے ہوئے کہا۔

"جس سیکنڈ سیکرٹری پیٹرک کے سر پر تم اکڑ رہے ہو وہ پہلے ں ہمیں سب کچھ بتا چکا ہے۔ صفدر اور جولیا تم اس کار کی تلاشی لو۔ نتہائی احتیاط سے ــــ میں ذرا اس چیف باس صاحب ریشم جان ں تلاشی لے لوں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمارے پاس سے تمہیں کیا مل سکتا ہے" ــــ چیف باس نے کہا۔

"جو کچھ بھی ملے گا۔ وہی غنیمت ہو گا۔ کم از کم خرچہ تو پورا ہو جائے ا" ــــ عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے آگے بڑھ کر پہلے اس کی ام ظاہر اور خفیہ جیبوں کی تلاشی لی۔ لیکن عام چیزوں کے علاوہ کوئی اص چیز برآمد نہ ہوئی۔ چیف باس کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ قی ــــ عمران نے اس کا لباس اتار دیا۔ اسے سارا ادھیڑ کر دیکھا۔ ں کے بوٹ۔ جرابیں۔ سب کچھ چیک کر ڈالا۔ لیکن ایسی کوئی دستاویز ملی۔ کار میں سے بھی کوئی خاص چیز نہ ملی تھی۔ بریف کیس میں عام کاغذات باس اور مخصوص ساخت کا ریڈیو تھا ــــ جسے دیکھتے ہی عمران سمجھ لیا کہ اسے بطور ٹرانسمیٹر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مسئلہ تھا ستاویزات کا۔ بریف کیس کو کاٹ کر چیک کر لیا گیا۔ اس کے لے توڑ کر چیک کئے گئے ــــ لیکن عمران کے مطلب کی کوئی چیز آمد نہ ہوئی۔ چیف باس خاموش اور مطمئن بیٹھا ہوا تھا۔

مجھے ایسی دستاویز چاہئیے جس سے کافرستانی حکومت اس اسلحہ کی سمگلنگ میں ملوث ثابت ہو اور وہ دستاویز تمہارے پاس ہے نی

چاہیئے" ——— عمران نے چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا۔
" وہ میرے خون میں موجود ہے۔ مجھے گولی مار کر حاصل کر لو"
چیف باس نے اس کا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔ اور عمران خاموش
کھڑا اُسے دیکھتا رہا۔
" تم اگر یہ سوچ رہے ہو کہ میں تم پر تشدد کر کے اس دستاو
کا پتہ معلوم کر دوں گا تو میں ایسے بچگانہ کام نہیں کیا کرتا" ——— عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" تو پھر ڈھونڈھ لو۔ میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو" ——— چیف باس
طنزیہ لہجے میں کہا۔
" ڈھونڈھ تو میں نے لی ہے۔ دکھاؤں" ——— عمران نے ہنستے
ہوئے کہا۔
اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہ کیپسول نکال لیا جو ا
نے چیف باس کے دانت سے نکالا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے کیپ
کھولا تو سیکرٹ سروس کے سب ممبران یہ دیکھ کر حیران رہ گئے
کیپسول میں زہر کی بجائے ایک مائیکرو فلم نظر آ رہی تھی۔ چیف باس
کا چہرہ بجھ گیا۔
" تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ ایسی دستاویز میرے پاس ہو گی ا
وہ بھی اس کیپسول میں۔ حالانکہ ایسا کیپسول تو خودکشی کے لئے رکھا
ہے" ——— چیف باس نے شکستہ لہجے میں پوچھا۔ اس کی آنکھیں
بجھ چکی تھیں۔
" ہمارے باس کے پاس دنیا بھر کے مجرموں کی کیٹلاگ موجو

ہے۔ اس میں راڈار تنظیم کے متعلق بھی کچھ باتیں لکھی ہوئی ہیں اور اس
یہ بھی درج ہے کہ راڈار تنظیم کا چیف باس پارٹیوں کے ساتھ
عاہدے کی باقاعدہ فلم بنا کر رکھتا ہے ——— اور بعض اوقات
ی پارٹی کو بعد میں بلیک میل کرتا ہے۔ باقی رہی بات کیپسول
تو پہلے میں بھی اسے زہریلا کیپسول سمجھا تھا۔ لیکن جب تمہارے
ں سے کوئی چیز نہ ملی ——— اور تمہارے اس ساتھی نے بھی خودکشی نہ
۔ جیگر وغیرہ نے بھی کیپسول استعمال نہ کیا تھا تو میں سمجھ گیا کہ تمہاری
یم میں اس کا رواج نہیں ہے۔ اس کے بعد کیپسول کا اور کوئی مقصد
نہ رہتا تھا" ——— عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
" تم واقعی خطرناک حد تک ذہین ہو۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ
نہ صرف میری اس قدر گہری پلاننگ فیل کر دو گے بلکہ یہ دستاویز
ی حاصل کر لو گے" ——— چیف باس نے کہا۔
" یہ تمہاری مہربانی ہے کہ تم مجھے ذہانت کا سرٹیفکیٹ دے
ہے ہو۔ ورنہ میرے ساتھی تو مجھے احمق ہی سمجھتے ہیں" ——— عمران
ے مسکراتے ہوئے کہا۔
اسی لمحے ہیلی کاپٹر واپس آ گیا۔ ہیلی کاپٹر رکتے ہی سب کمانڈر
انگیر نیچے اترا۔ اس کا چہرہ جوش سے سرخ ہو رہا تھا۔
" اسلحہ پکڑ لیا گیا ہے۔ انتہائی جدید اور کثیر تعداد میں اسلحہ ہے۔
وں کے ڈرائیوروں نے فرار ہونے کی کوشش کی تھی۔ انہیں ہلاک
دیا گیا ہے" ——— سب کمانڈر جہانگیر نے عمران سے مخاطب ہو
پرجوش لہجے میں کہا۔ اور پھر جذبات کی شدت سے اس نے

باقاعدہ عمران کو سیلوٹ مار دیا۔ اور جواب میں عمران نے بھی اُسے
سیلوٹ مارنے کی کوشش کی۔ لیکن اس طرح کہ سیکرٹ سروس کا
کے ارکان کے حلق سے نکلنے والے قہقہوں سے فضا گونج اٹھی۔
عمران نے خفیف ہوکر ہاتھ چھوڑ دیا۔ اور اس کے اس انداز پر ایک
بار پھر قہقہے ابل پڑے۔

ختم شُد